فہرست مجموعۂ رسائل

نمبر شمار	نام رسالہ
۲۷	غنیمت یازدہ۔
۲۸	شرح صدر۔
۲۹	بزم نشاط۔
۳۰	لمعۂ نور۔
۳۱	سند حدیث۔
۳۲	اوراد شاذلیہ۔
۳۳	وادیٔ اُلفت۔
۳۴	عرصۂ ظہور
۳۵	شرابِ طہور
۳۶	فیضِ صحبت
۳۷	صحیفۂ راز
۳۸	حدیث نعمت۔
۳۹	حزب البحر۔
۴۰	زوائدِ فوائد۔
۴۱	فیض و برکت۔
۴۲	اوراد چشتیہ۔
۴۳	کتاب العلم
۴۴	اوراد خلوتیہ۔
۴۵	برکات رحمانی۔
۴۶	تذکرہ۔
۴۷	دعوت الی اللہ
۴۸	مکتوبات
۴۹	متبرک حالات۔
۵۰	صحائف قدسیہ۔
۵۱	الوظائف۔
۵۲	کمالات فضلیہ
۵۳	حزب الاخفا۔
۵۴	افادات سُلیمانی
۵۵	استفادہ
۵۶	سلاسل اولیا
۵۷	مجموعۂ اوراد
۵۸	ضمیمہ رسائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ منظومہ خاندان عالیشان نقشبندیہ مجددیہ علی ربابہا السلام والتحیۃ

خداوندا بحق سرور ما — محمدؐ مصطفیٰ پیغمبر ما

بحق حضرت صدیق اکبرؓ — وفا پروردۂ ضمن پیمبر

بحق بحر علم و کان احسان — چراغ محفل اصحاب سلمانؓ

بحق قاسمؒ انوار صدیق — حقیقت محرم اسرار صدیق

بحق وارث صدیق و حیدر — خطابش صادق و نام ست جعفرؓ

بحق بایزیدؒ آن غوث بسطام — ز انوارش منور روم تا شام

بحق بوالحسنؒ آن قطب عالم — بسمی مرتضیٰ شیخ مکرم

بحق بوعلیؒ پیر طریقت — بہار فقر و عرفان حقیقت

بحقِ شیخ ابو یعقوب یوسف
جمالِ افزائے اربابِ تصوف

بحقِ خواجہ عبدالخالقِ ما
کلیدِ گنجِ حکمت کانِ معنے

بحقِ خواجہ اُو عارف آمد
ز سرِّ "کُنتُ کنزاً" واقف آمد

بحقِ خواجہ محمود نامے
ولایت منصبے والا مقامے

بحقِ کاشفِ انوارِ عرفان
علی رامتینے خواجہ عزیزان

بحقِ خواجہ بابا محمد
مشیخت پایۂ ارشاد مسند

بحقِ آن کہ نام او امیر ست
مکمل عارف و کامل فقیر ست

بحقِ خواجۂ مشکلکشائے
بہاء الدین طریقت پیشوائے

بحقِ قطبِ ارشادِ زمانہ
علاء الدین حقیقت آشنانہ

بحقِ آنکہ یعقوب ست نامش
فروغِ دیدۂ عرفان مقامش

بحقِ ناصر الدین خواجہ احرار
عبید اللہ نورِ چشمِ اخیار

بحقِ آن کہ زاہد نام دارد
شرابِ معرفت در جام دارد

بحقِ شاہ معنے خواجہ درویش
بحقِ پیوستہ دا رستہ از خویش

بحقِ خواجگی کو حق نشان بود
بعالم یادگارِ خواجگان بود

بحقِ حضرتِ حق آگہِ ما
جنابِ خواجہ باقی باللہ ما

بحقِ حضرتِ قیوم دوران
سمیِّ مصطفٰے محبوبِ یزدان

بحقِ جانشینِ صدرِ قیوم
جنابِ خواجہ مجدالدین معصوم

بحق نقشبند آن حجۃ اللہ | ابو القاسم علیہ رحمۃ اللہ
بحق آبروے فقر و ارشاد | زبیر آن قبلۂ اقطاب و افراد
بحق مشرق صبح ولایت | ضیاء اللہ سپہر ہدایت
بحق خواجۂ ما شاہ آفاق | نمک ریز جراحتہائے عشاق
بحق "فضل رحمن قبلہ ما | کہ آمد حضرت او کعبۂ ما
الٰہی ظل او ممدود تر باد | پناہ او جہان را بیشتر باد
بامدادش ز خود آزاد گردان | گرفتار خودم کن شاد گردان
شہود خویش کن ما را کرامت | بحال ما فگن چشم عنایت
ز احوال تباہ خود چہ گویم | ترحم کن اگر بد یا نکویم
تہی دستیم از فقر و ریاضت | گنہگاریم بے زہد و عبادت
ولے با این تباہی ور تباہی | تہیدستی و عصیان دستگاہی
بدست دستت چون دست دادیم | نگاہ فضل آخر فضلیانیم
دگر یاد کسے واکرد لبہا | زجذب عشق دارم تاب و تبہا
بمدحت خوانیش طاقت ندارم | ولے مجبور از جوشش بیانم
چہ گویم وصف او اللہ اکبر | حبیب اللہ محبوب پیمبر
جمال مصطفیٰ در سینۂ او | جلال کبریا آئینۂ او
صفائے سینۂ صدیق اکبر | ہمہ آئینۂ صدیق اکبر

لسانِ ناطق فاروق اعظم | بیانِ او ہمہ از دوست ہم
نگاہِ چشم ذی النورین عثمان | نہ بیند از حیا جز روے یزدان
توانا بازوِ کرار حیدر | زآلِ قرۃ العین پیمبر
دل خواجہ بہاء الدین والحق | دماغ شاہِ جیلان غوث اسبق
نظام الدین بہ محبوبیت او | ہمہ احمد بقیومیت او
بود ہر چند از خود بے نشانے | نشانے دار از ہر خاندانے
بود او رافع دشواری ما | دوائے شافی بیماری ما
نباشد درد ما را ہیچ درمان | مگر تیرِ نگاہِ فضل رحمٰن

شہرۂ آفاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد! واضح ہو کہ ہمارے شیخ المشائخ، امام الطریقہ، کاشف الحقیقہ غوث زمان محبوب خلاق **حضرت شاہ محمد آفاق** رحؒ کو اپنے بزرگوں سے اجازت جملہ سلاسل متعارفۂ اولیاء اللہ کی حاصل تھی۔ اور طریقہ آپ کا جامع برکات جملہ طرق

اور باعتبار سہولت سلوک کے، اقرب الطرق الی اللہ اور مناسب وسعت و وقت زمان کے ہی۔

نسبت آپ کی نہایت عالی ہی، کہ زبان اور قلم اُسکی شرح سے قاصر ہی۔ اور آپ کے خلیفہ اعظم، ہمارے حضرت قطب الاقطاب، مجدد العصر، خلیفۃ اللہ، نائب جناب رسالتپناہ سیدنا و مولانا حضرت **فضل رحمٰن**، مدظلہ الاعلیٰ، رونق افزائے طریقۂ آنجناب، اور فیض رسان خاص و عام ہین۔ چنانچہ رجوع عالم کا آپ کی طرف شرقاً و غرباً ہی۔ اور وارث اتم، حضرت قبلہ کے، اُن کے خلف الصدق، پیر و مرشد برحق جناب آقائی وارثِ جناب رسالت پناہی، ولایت پناہ، عالی مناقب **حضرت احمد میان** صاحب مدظلہ الاقدس ہین۔

اگرچہ حضرت شاہ آفاق رحمۃ اللہ علیہ کا قبول عام تھا، اور ولایت کابل تک آپ کا نام تھا۔ مگر حضرات موصوف سے، ہر طرف مشہور خاص و عام ہوا۔ چونکہ یہ رسالہ بیان میں سلسلہ اور طریقہ، اور سلوک اور علو نسبت، اعلیٰ حضرت کے ہی۔ لہذا نام اسکا "**شہرۂ آفاق**" رکھا۔ اور راقم الحروف، فقیر **نور الحسن** احمدی، کہ گدائے آستانہ ان حضرات کا ہی۔ یہ رسالہ اُسکی اول تصنیف ہی، جو فیض سے اُنکے مرقوم ہوتا ہی۔

فیض در بیان سلسلہ۔ فی زماننا، جو سلاسل اولیا اللہ شائع ہین، منجملہ اُنکے سلسلہ ہمارے حضرات کا، جامع برکات، اکثر طرق ہی۔ اور جسقدر شعبے اس سلسلہ مین پیدا ہوئے ہین، اور طرق سے نہین نکلے۔ منشا اُسکا یہ ہی کہ یہ طریقہ، جناب حضرت صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ سے ملتا ہی جنکو ضمنیت کبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل تھی۔ اور کمالات آنحضرت ؐ کا بسبب ضمنیت کے آپ مین ظہور رہوا۔ لہذا مناسب بوقت حال، و استعداد زمانہ کے، کمال خاص اس طریقے مین پیدا ہوتا ہی۔

بالجملہ بعد حضرت امام جعفر صادق رضؓ کے، جو بواسطہ امام قاسم و حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نسبت صدیقی رکھتے ہین۔ اور سلسلۂ آبائی سے نسبت آپکی علوی ہی۔ اول حضرت سلطان العارفین ابویزید بسطامی رحؒ سے طریقۂ اویسیہ پیدا ہوا۔ بعد ازان حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحؒ سے طریقۂ خواجگان شائع ہوا۔ آپ کو ذکر نفی اثبات حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا تھا۔ اور ایک سلسلہ آپ کا حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضؓ سے ملتا ہی۔ بعد ازان خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رحؒ سے، طریقۂ نقشبندیہ جاری ہوا۔

آپ کو علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبد الخالق غجدوانی رحؒ سے بھی بطور اویسیت فیض پہونچا ہی۔ یہ آپ کے ملفوظات مین ہی "مرا آن کرامت کردہ اند، کہ بواسطہ من بلا برگردد۔ التجا بما کن، حاجت روا بین، در بہشت تروم، تا یاران خاندان خود را نیارم، ہمکینہ یاران من تا پنجاہ قدم شفاعت کند، سی سال ست کہ انچہ بہاء الدین میگوید خدا میکند"

اُصول طریقۂ نقشبندیہ کے، تمام متاخرین نے اختیار فرمائے ہین۔ بعد ازان حضرت مجدد الف ثانی رحؒ سے، طریقۂ مجددیہ کا ظہور ہوا۔ آپ کو علاوہ طریقۂ نقشبندیہ کے

جملہ سلاسل متعارفہ مثل سلسلۂ قادریہ، وسہروردیہ، وچشتیہ وغیرہ کے، اجازت حاصل تھی منجملہ آپ کے ملہمات کے، یہ الہام ہے کہ "غفرت لك ولمن توسل بك بواسطة اوبغیرواسطة الی یوم القیامة"

اس طریقے مین بھی، بہت سے، مشارب پیدا ہوئے۔ چنانچہ طریقۂ حضرتین یعنی حضرت ایشان، وحضرت خازن الرحمۃ، اور طریقۂ حسنیہ حضرت سید آدم بنوریؒ کا، اور طریقۂ زبیریہ، اور مظہریہ، اور طریقۂ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا، اور طریقۂ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیبؒ کا جس کے مروج حضرت خواجہ میر دردؒ ہوئے۔ بعد ازان ہمارے شیخ المشائخ حضرت شاہ آفاقؒ سے طریقۂ جامع برکات، جملہ طرق بمزید معاملات خاصہ پیدا ہوا۔

آپ دُعا سے، حضرت میرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ کی، پیدا ہوئے، سلسلۂ آبائی سے فرزند ارجمند، حضرت مجدد خازن الرحمۃ محمد سعیدؒ کی اولاد امجاد مین ہین۔ والد ماجد آپ کے جناب احسان اللہ خان صاحب، فرزند نواب اظہر الدین خان صاحب، جو زمانہ اورنگ زیب شاہ عالمگیرؒ مین منصب دار شاہی تھے، اور خطاب خانی ونوابی کا رکھتے تھے۔ وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمہ، فرزند حضرت شیخ عبد الاحد شاہ گل المتخلص بوحدت، فرزند حضرت خازن الرحمۃؒ کے تھے۔ اور راز دری ارادت وخلافت، سلسلہ آپکا حضرت عروۃ الوثقی، خواجہ محمد معصوم فرزند سجادہ نشین، حضرت مجددؒ سے ملتا ہے، حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار

حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو اعاظم خلفائے حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیرؒ اور اولاد امجاد حضرت خواجہ نقشبند بخاری سے تھے کمال و تکمیل حاصل ہوئی۔ حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے تھے۔ کہ جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو۔ حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے ؛ الغرض حضرت شاہ آفاق، بعد حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ مین، مدت دراز رہے اور بشارت منصب قطبیت کی پائی۔ کابل تک، سب آپ کے زیرنگین ہو گیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے، وہان بھی قبول عام ہوا حتی کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپ کا مرید ہو گیا۔ اور کرامات عظیم الشان آپ سے ظاہر ہوئین۔ حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدون کو بعد تعلیم کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین بھیجا کرتے تھے، جو وہ صاد فرماتے مسلم کرتے تھے۔

فیض در بیان طریقہ — طریقہ **نقشبندیہ**، کتب و رسائل طریقہ سے ظاہر ہے۔ چنانچہ رسالۂ انسیہ، حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کا ناقل و دل ہے اور طریقہ **قادریہ** مین، غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب مشہور ہے۔ اور طریقہ **سہروردیہ** آداب المریدین اور عوارف المعارف، مین مذکور ہے۔ اور طریقہ **چشتیہ** مین فوائد الفواد، ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رح کتاب مستند ہے۔ چونکہ طریقہ ہمارے حضرات کا لب لباب، جملہ طرق اور جامع برکات ہے، اصول اس طریقے کے باقی تمام فروع سے بے نیاز کرتے ہین۔ اور جیسا کہ روش، اعلائے طریقہ نقشبندیہ مین،

اقرب الطرق ہی، اور حضرت ایشان نے، سلوک طریقۂ مجدد یہ سہل کر دیا تھا ایسا ہی ہمارے حضرت نے طریقہ حضرت شاہ آفاقؒ کا اپنے تصرف باطن سے، اقرب اور آسان فرمایا ہی۔

ہمارے حضرت کو سند حدیث شریف کی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمتہ سے ہی، اور صحاح ستہ، بطور درس مولانا محمد اسحاق صاحبؒ پر کہ بڑے عالم باعمل تھے، گذرانی تھی۔ بالجملہ بیان اس طریقۂ عالیہ کا یہی ہی کہ مرشد کی نظر اور صحبت اور کلام اور توجہ باطن سب سے فیض پہونچتا ہی۔

ایک بار چند شخص اُمیدوار بیعت تھے، بعد نماز کے حضرت نے اُن سے بیعت لی، بعد ازان توجہ دی، اور فرمایا کہ تم سب کے دل ذاکر ہو گئے تمکو معلوم ہو یا نہو۔ پھر فرمایا کہ ہمارے حضرت فرماتے تھے، جسکی استعداد عالی ہوتی ہی، جلد معلوم کر لیتا ہی، پھر زبان مبارک سے یہ اشعار فرمائے۔

جائیے کس واسطے ای درد میخانے کے بیچ
اور ہی مستی ہی اپنے دل کے پیمانے کے بیچ

کیا کرین سیر چمن یان آرزو کچھ اور ہی
گل کو کیا سونگھین دماغ اپنے مین بوکچھ اور ہی

بسانِ کاغذِ آتش زدہ مرے گل رو
ترے چلے بجھنے اور ہی بہار رکھتے ہین

دل ڈھونڈھنا سینے مین مرے بوالعجبی ہی
اِک ڈھیر ہی یان راکھ کا اور آگ دبی ہی

پھر اُس کے معنی فرمائے یعنی "اگرچہ ہم بوڑھے ہو گئے ہین، لیکن حرارت عشق کی ویسی ہی باقی ہی"

ارض و سما کہاں تری وسعت کو پاسکے | میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

اور سند القای نسبت کی توجہ باطن سے یہ حدیث ہے کہ "ما صب الله شیئاً فی صدری شیئاً الا صببته فی صدر ابی بکر" اس حدیث کو علمائے صوفیہ لکھتے آئے ہیں۔ جو نقاد حدیث بھی تھے اور علاوہ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرئیل نے سینہ بسینہ فیض الٰہی پہونچایا ہے اور ہمارے حضرت بجز قال اللہ اور قال الرسول کے اور کچھ نہیں تبلاتے، ایک بار اس آیۂ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ کہ تو اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ تمکو چاہے۔ پھر فرمایا کہ یہ معنی ہوئے اب مطلب سنو یعنی مجھ مین اس قدر محبوبیت ہے، کہ جو میری چال چلتا ہے، وہ بھی محبوب ہو جاتا ہے، اور صحبت سنت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حدیث شریف مین ہے کہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتهم الملائکة وغشیتهم الرحمة ونزلت علیهم السکینة وذکرهم اللہ فیمن عنده ؎

صحبت مردان اگر یک ساعت ست | بہتر از صد خلوت و صد طاعت ست

اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ خدا نے آپ مین یہ قدرت دی ہے کہ نظر وہین مقامات طے کراتے ہین۔

فیض در بیان سلوک ہر۔ الحمد للہ کہ محض نظر عنایت حضرت پیر و مرشد مدظلہ الاقدس سے مقامات سلوک ہر طریقے کے، جو فی زماننا شائع ہین، اور جو مذکور کتب و رسائل

موجود ہ تصوف ہین۔ راقم پر ادراکاً و کشفاً و حالاً و ذوقاً ہر طرح اسے کھلے ہین۔ چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کے ہو تفصیلاً دریافت کرے۔ ایک شمہ اُسکا تحریر ہوتا ہی کہ مقامات سلوک، ہر طریقے کے، فی الحقیقت معاملات الٰہی ہین۔ جو ان اکابر سے درمیان مین آئے ہین کہ "العلماء ورثۃ الانبیاء" اور بنای معاملہ فیض پر ہی تو فیضان الٰہی چار طرح پر ہی۔

ایک فیض وجود جو تمام کائنات پر علی الاتصال ہر آن وارد ہی اور رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اُس سے مشعر ہی۔

دوسرا فیض رحمت جو مخصوص باہل ایمان و اسلام ہی اور اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُس سے عبارت ہی۔

تیسرا فیض افعال اور حامل اس فیض کے اولیائے عزلت ہین اور مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اسکی طرف اشارہ ہی اور یوم الدین اسواسطے فرمایا کہ اُس دن سب بے پردہ افعال الٰہی دیکھین گے۔

چوتھا فیض اسرار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اس سے مخبر ہی سو یہ علم و حکمت ورثۂ انبیا ہی۔ جو متعلق بکمال و تکمیل ہی۔ اور حامل اُسکے اولیائے عشرت ہین، اور یہ سب فیض بواسطۂ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوتے ہین۔ تو حاصل سلوک وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی۔ اور بقدر معاملہ علو نسبت معلوم ہوتا ہی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہ ہ

صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کھینچا
تھا۔ لیکن اُسی ایک راہ کو ہر ایک اوضاع متنوعہ سے بحسب استعداد و مشیت الٰہی
سلوک کرتا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو مناسب اُس کے تعلیم ہدایت
فرماتے تھے۔ اور منشا طرق اولیا اور انواع سلوک کا یہی ہی۔ لہذا فرمایا کہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تاکہ اُس مرتبہ وحدت سے جو ظہور کثرت ہوا ہی اسکو باطل
نہ سمجھین، جب یہ مضمون ذہن نشین ہو گیا تو اب تفصیل انعام سننا چاہئیے۔

سب سے بڑا انعام پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دوسرا انعام
قرآن شریف کا بڑا انعام ہی جس سے کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم
ہوتے ہین تیسرے منجملہ نعمائی عظیمہ احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور تمام
اولیاء اللہ نے اتباع کتاب وسنت کیا ہی۔ اور کوئی طریقہ اُن کا برخلاف قرآن و حدیث
نہین، کہ سب اُنھین اُصول سے ماخوذ اور اُسی اجمال کی تفصیل ہین۔ چوتھا انعام
مرشد کامل مکمل ہی چنانچہ خود انعمت علیہم سے ظاہر ہی۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ آمین۔

فیض در بیان نسبت ہا۔ چونکہ اُصول جملہ طرق سلاسل اربعہ نقشبندیہ وقادریہ
وسہروردیہ وچشتیہ ہین اور باقی تمام طرق شعبہ انھین چار کے ہین لہذا نسبت ہر
سلسلہ کی مذکور کیجاتی ہی، کہ ان اُصول سے بہت سے فروع نکلے ہین۔ واضح ہو کہ
بزرگان نقشبندیہ مین نسبت صدیقی کا ظہور ہی لہذا یہ طریقہ اقرب الطرق اور

سہل الوصول بہت ہی کہ معاملات صدیقی شاہد اس معنی کے ہین، اور نسبت حضرت صدیق اکبرؓ کی ابراہیمی تھی، اور ضمنیت کبریٰ حاصل تھی کہ ما صبّ اللہ فی صدری شیئًا الا صببتہ فی صدر ابی بکر" لہذا القای سینہ بسینہ حضرت نقشبندؒ سے شائع ہوا اور نسبت معیت کی روشن ہوئی۔ اور بزرگان قادریہ مین نسبت فاروقی کا ظہور ہی اور نسبت حضرت فاروق اعظمؓ کی موسوی تھی اسی واسطے جلال الٰہی اور تصرفات عظیم الشان کا ظہور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت ہوا۔ اور قرب شہادت مین بڑا رتبہ پایا اور بزرگان سہروردیہ مین نسبت عثمانی کا ظہور ہی لہذا اس طریقے مین عبادات اور تعمیر اوقات کی طرف بڑا التفات ہی کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین کمال اقربیت، بسبب وظائف طاعات کے بہت ہی اور نسبت آپ کی نوحی تھی اور حضرت نوحؑ کی دعوت کو قبول کم ہوا اور امت نے ایذا پہونچائی تھی، حضرت بھی مظلوم شہید ہوئے، اور طریقۂ سہروردیہ کا رواج بہت کم ہی اور بزرگان چشتیہ مین خاص نسبت علوی کا ظہور ہی اور وہ فیض عینیت کہ علی منی وانا منہ اُس سے عبارت ہی، اس طریقے مین بہت ہی، اور فنا فی الشیخ کا یہی منشا ہی، اور آپ کی نسبت عیسوی تھی تو اُسی نفخت فیہ من روحی کی مناسبت ہی کہ چشتیہ کا درد بے سماع کے آرام پذیر نہین ہوتا اور اُسی کا دم بھرا کرتے ہین۔

اے درد اس جہان مین آکر صدائے غیب | بے پردہ جس سے ہوئے وہ پردہ ہی ساز کا

اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے لا اعبد ربا لم اره
اور فرمایا ہے کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا

حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ روحہ سے کسی نے پوچھا تھا
کہ آپ میں اور حضرت محبوب سبحانی میں کیا فرق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بیاہی تھے
اور میں آنکھ لگی ہوں حضرت پیر و مرشد مدظلہ نے اس کی شرح میں عجب نکتہ فرمایا کہ
آنکھ لگی میں ایک چوٹ ہوتی ہے کہ بیاہی میں نہیں ہوتی ہے

سحر میں سامری کے کیا قدرت ۔۔۔ تیری آنکھوں میں جو اثر دیکھا

بالجملہ معرفت الٰہی کا پایان نہیں علم سینہ بہ از علم سفینہ، اس بیان
سے علو نسبت حضرات کا ظاہر و باہر ہے اور رحمانیت پر انکی دلیل نمایاں ہے۔
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

فیض رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ یہ رسالہ دوسرا ہے جو فیض سے حضرات کے راقم الحروف
تحریر کرتا ہے، اور تبرکاً نام اس رسالہ کا **فیض رحمانی** رکھا کہ ایک جزو پر نام
مبارک حضرت مدظلہ العالی کے مشتمل ہے للراقم۔

کی جب دعا تو بعض مشکل زبان پہ | تمام عمر ابھی آیا تو رحمان آگیا

اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند فوائد پر

دین و ایمان کا رشتہ (۱) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اسمین دین کی تفصیل ساتھ اسلام و ایمان و احسان کے، فرمائی ہے تو معلوم ہوا کہ جیسے بے اسلام و ایمان کے دین ناقص ہے اسیطرح بغیر احسان کے بھی نقصان دین ہے، اور اسلام سے تعلق اعمال کا ہے اور ایمان سے عقائد کا، اور احسان سے عرفان کا، اور جس کو علم اسلام و ایمان و احسان کا حاصل ہے، وہ علماء راسخین مین سے ہے۔ تو علم اسلام مسمی بفقہ ہے اور علم ایمان بھی تفصیل عقائد ہے۔ اور علم احسان مسمی بعلم تصوف ہے۔ اور جامع ان علوم ثلثہ کا علم حدیث ہے کہ یہ سب علم اس سے مخرج ہین اور اصل حدیث قرآن ہے۔

بالجملہ جو کچھ ہے سو قرآن و حدیث ہے، تو ہر ایک کو لازم ہے کہ اسلام و ایمان پہ استقامت کرے، قل امنت باللہ ثم استقم تا کہ مقام احسان پر فائز ہو۔

بحریم کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند | کہ برون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی

اور اسلام ارکان خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہے جو ہر مسلمان پر فرض ہے اور ارکان مذکورہ مین کوئی اختلاف نہین، الا فروع مسائل مین جو مضر اسلام نہین۔

اور ایمان مجمل الایمان باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والقدر خیرہ و شرہ ہے۔ اور اسمین بھی کسی مومن کو اختلاف نہین۔ البتہ تفصیل ایمانیات مین

کسی قدر اختلاف ہی کہ اپنی دید و فہمید کے موافق ہر ایک نے فرمایا ہو اور وہ اختلاف بھی مضر ایمان نہین، اور اہل عرفان جن پر انکشاف حقائق ہوا ہی اُن کے سامنے وہ سب مختلفات تطبیق رکھتے ہین۔ اور اہل عرفان مین جو ظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہی اُسکا منشا بھی علمای راسخین پر جن کا عرفان جامع اور نسبت عالی ہی کھلا ہوا ہی۔ **مصرع** ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانی دارد۔

ایمان کی کمی و بیشی (۲) حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قائل اسکے ہین کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہین، اور علما اسکے قائل ہین کہ گھٹتا بڑھتا ہی۔ سو یہ دونون قول صحیح ہین ظاہر ہی کہ ظاہر ایمان اعمال ہین۔ اور باطن ایمان تصدیق قلبی ہی۔ سو وہ تصدیق قلبی جو باطن ایمان ہی، زیادت و نقصان پذیر نہین۔ اور اعمال جو ظاہر ایمان ہین، کم اور زیادہ ہوتے ہین۔ اور چونکہ ظاہر و باطن مین ملازمت ہی لہذا یہ بھی صادق آتا ہی کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہی۔ اور جب اُس اعتبار سے دیکھو تو فی الحقیقۃ گھٹتا بڑھتا نہین، کیونکہ تصدیق قلبی ہر حال مین قائم ہی جیسے باطن انسان روح ہی اور ظاہر انسان بدن ہی۔ روح ہمیشہ یکسان رہتی ہی۔ اور بدن مین زیادتی و نقص ہوتا رہتا ہی۔ باوجود اس کے یمن کا لفظ دونون پر صادق آتا ہی تو اجتہاد حضرت **امام اعظمؒ** کا طرف باطن کے بہت متوجہ ہی، اسی واسطے اہل ظاہر اُسکی کنہ سے واقف نہین ہوتے، اور اجتہاد دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا ظاہر سے زیادہ تعلق رکھتا ہی۔ وجہ یہ ہی کہ حضرت امام اعظمؒ دو برس صحبت مین حضرت امام **جعفر صادق**

علی جدہ وعلیہ السلام کے رہے، جو جامع نسبت صدیقی وعلوی بقوت تمام تھے۔

لہذا اجتہاد اُن کا جامع ظاہر وباطن بلطف تمام ہی۔ چنانچہ بعض ائمہ کے نزدیک تارک صلوٰۃ کافر ہی، اور امام اعظمؒ کے نزدیک کوئی مومن، کافر نہین، وہ ظاہر حدیث من ترک الصلوٰۃ متعمدا سے استدلال کرتے ہین، اور امام اعظمؒ یون معنی فرماتے ہین کہ جو ترک صلوٰۃ کرے جان کر یعنی حلال جان کر سو وہ کافر ہی۔ تو انکا فرض سے کافر ہوا نہ صرف اُسکے ترک سے۔ اور کفر بمعنی کفران نعمت بھی آیا ہی اور تکفرون العشیر لفظ حدیث ہی اسی پر جملہ مجتہدات کو قیاس کرلو۔

اہل سنت وجماعت کی حقانیت اور انکا تعلق مذاہب اربعہ اور طرق اولیا سے (۳)

جملہ مختلفات اکابر اُمت وعلمائی اہل سنت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقربیت رکھتے ہین، اُن سب کے درمیان مین حق دائر ہی۔ اور اگر دائرۂ حق سے باہر ہون تو اس خیر الامم کی فضیلت کیا ہوئی۔ اور اہل مذہب حنفیہ ومالکیہ وحنبلیہ و شافعیہ کوئی ضلالت مین نہین۔ اور طرق اولیا سب موافق کتاب وسنت، اور واسطے اُن اہل طریقہ کے موصل الی اللہ ہین، اور حقیقت شناس اُنکی حقانیت سے خوب واقف ہین۔ اور تفاوت استعداد منشا اِس اختلاف کا ہی "الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ"۔

اور اجتماع اہل حق اور مقبولان خدا ورسول کا ان مذاہب اور طرق پر دلیل قاطع ہی، اُنکی حقیت پر، اور خلافت خلفائی راشدین کی اجماع اہل حق سے ہوئی ہی

ورنہ صریحاً کوئی خلافت پر اُنکی نصوص دالہ نہین۔ اور کس حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر سے، بعد ازان حضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ وحضرت علی رضی اللہ عنہم سے بیعت کرنا اور وہ بیعت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سب نے کی تھی کافی تھی۔ لیکن صحابہ کرام عدول اور رطائفہ مقبول ہین۔ اُن کا اجماع دلیل صریح خود ہے کہ وہ سراپا نور تھے اور آیہ من آیات اللہ تھے، کہ الحق ینطق علی لسان عمرؓ لیکن یہ ظاہر بین کہان اس راز سے واقف ہین کہ درمیان بندے اور خدا کے کوئی رسم وراہ بھی ہوتی ہے تو مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفی مین ہزار اولیائے کبار کہ بمصداق العلماء ورثۃ الانبیاء ہین گذرے ہین، چنانچہ تمام پیران طریقہ نقشبندیہ اسی مذہب مین ہوئے ہین۔ اور ابتک موجود ہین۔ تو وہ بزرگ جنکو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہوگئی ہے، اور حضوری سے مشرف ہوتے ہین اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہین بتلادیا کہ تم مذہب باطل پر ہو۔ بلکہ اُنکو رسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کیونکر ہوئی۔

الغرض حاصل کلام یہ ہے کہ جو مذہب مانع وصول جناب خدا و رسول مین نہو، اور جو طریقہ کہ اُنکی طرف موصل ہو، محبت دُنیا اُسکے برتاؤ سے کم ہو، اور محبت خدا و رسول و توفیق طاعت مقبول پیدا ہو، یہی دلیل حقانیت اُس طریقے کی کافی ہے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ "

شان رسالت اور صحابۂ کرام واولیائے امت ہے۔ اکثر لوگ جو فی زماننا اپنے کو موحد کہتے ہین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیا کو بنظر اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ اپنے مساوی زعم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا۔ اور چونکہ اصل سے فروع کی رونق ہی لہذا اصحابہ کرام واولیای اُمت کو جو بمنزلہ اجزاے جناب نبوت ہین، اُن کو بھی نظر تعظیم سے نہین دیکھتے۔ بلکہ اکثر افراد اُس گروہ کے، وعظ وغیرہ مین انبیا، اور اولیا، کو الفاظ پست سے یاد کرتے ہین، اور اُن کو بندۂ عاجز وغیرہ الفاظ سے خطاب کرتے ہین، عجب احمق ہین۔ خدا تو یون فرماتا ہی کہ وَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ وَلِرَسُوۡلِهٖ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَلٰكِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ اور یہ لوگ جو اپنے کو نفاق سے مبرا جانتے ہین، بجائے عزت ذلت کا اطلاق کرتے ہین۔ البتہ حقیقت انسانی، آگے رتبۂ الوہیت کے، سرافگندہ وشرمندہ ہی۔ اور یہ دیدا اکابر کو اپنے نفس کی طرف ہوتی ہی۔ لیکن یہ کب روا ہی کہ ہم اُن کو ایسے الفاظ سے یاد کرین، جو وہ خود اپنی طرف نسبت کرتے ہین، اور مابہ الاشتراک بشریت پر نظر کرکے، مابہ الامتیاز جو اُنکی مقبولیت اور درجات رفیع ہین، اُس سے قطع نظر کرین اگرچہ ظاہرا یہ لوگ فضائل اکابر کو، طاق نسیان پر رکھکے، اپنے کو معتقد خدا کا اور موحد ثابت کرتے ہین۔ لیکن صرف زبانی اور دام شیطانی ہی۔ اور ظاہرا زبان پر خدا ہی خدا ہی، اور دل شرک خفی سے معمور ہی، اب ایک مثال سنو مثلاً ایک سلطان اعظم ہی، اور اُسکے وزرا اور ارکان سلطنت، اور مقربان دربار وخواص بارگاہ ہین، ظاہر ہی کہ اُن سب کو جو اعزاز ہے بادشاہ نے دیا ہی کما قیل۔

نیاوردم از خانہ چیزے نخست	تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

اب باوجود اسکے اگر ان کو کوئی دوسرا الفاظ پست سے گستاخی کرے تو خوب ہو کہ وہ سلطان خوش ہوگا یا ناخوش بلکہ حکم سزا دیگا اور تعزیر کرے گا۔

غرض الدنیا کا لظل عجب کلیہ ہے جس سے تمام مطالب خوب معلوم ہوتے ہین۔ اور سلطان کو ظل اللہ فرمایا ہے اور چونکہ ان موحدان لفظی کو نسبت مع اللہ سے بہرہ نہین، لہذا مراتب اولیا و انبیا کے ان کو نظر نہین آتے بلکہ بسبب اسی سوء عقیدت کے نسبت مع اللہ سے محروم رہتے ہین کہ انکا رسول اور قرآن سے ہے۔

ہرکہ او روی بہ بہبود نداشت　　دیدن روی نبی سود نداشت

اور قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ بیان کمال ہے نہ وہ جو یہ لوگ سمجھتے ہین۔ اور خدا اپنے دوستون سے جس طرح چاہے کلام کرے ان کے اسرار سے عوام کالانعام کو کیا خبر ہے مصرع۔

میان عاشق و معشوق رمزیست

تصوف کا سرچشمہ اہل بیت ہین ہ۔

موافق حدیث شریف کے دو چیزین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑی ہین جن کا تمسک گمراہی سے امان مین رکھتا ہے ایک قرآن شریف، دوسرے اہل بیت، اور ارقبوا محمدا فی اهل بیته حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ سو تمام طرق اولیا کا منشا اہل بیت ہین اور جملہ سلاسل امام اہل بیت حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے ہین حتی کہ طریقہ نقشبندیہ بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے متصل ہے۔ اور انا مدینة العلم و علیٌّ بابها

سے مراد علم سینہ ہے والا علم ظاہر جیسا کہ اور صحابہ سے پہونچا ہے۔ آپ سے کہاں پہونچا ہے۔ جامع قرآن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور جہاد و ترویج دین، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے اور تمام احادیث اور سنن صحابہ کبار جیسے حضرت عائشہ رض صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ رض و حضرت انس رض و حضرت ابن عمر رض وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں۔ اور کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ہیں۔ اور ائمہ مجتہدین میں سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب گویا مذہب اہل بیت ہے۔ کیونکہ آپ کو صحبت بابرکت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے استفادہ ہوا ہے لولا السنتان لهلك النعمان آپ کا قول ہے۔

مناقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

اس مقام پر مناسب جانا کہ بعض مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے منقول ہوں حضرت مجدد الف ثانی رح ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں " بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت این مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم مینماید و سائر مذاہب در رنگ حیاض وجداول بنظر می درآیند۔ و بظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ می آید سواد اعظم از اہل اسلام متابعان ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان و این مذہب باوجود کثرت متابعان در اصول و فروع از سائر مذاہب متمیز ست، و در استنباط طریق علیحدہ دارد و این معنی مبنی از حقیقت ست عجب معاملہ است امام ابو حنیفہ رح در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است، و احادیث مرسل را در رنگ احادیث مسند شایان متابعت می داند، و بر رائے خود مقدم میداند

وهمچنین قول صحابی را بواسطهٔ شرف صحبت خیر البشر علیه وعلیهم الصلوات والتسلیمات
برای خود مقدم میدارد و دیگران همچنین اند ذلک مثلا افغان او را صاحب رای
میدانند و الفاظیکه مبنی از سوء ادب ست باو منتسب می سازند. باوجود آنکه همه
بکمال علم و وفور ورع و تقوی او معترف اند حضرت حق سبحانه و تعالی ایشان را توفیق
دهاد که آزار راس دین و رئیس اسلام نمایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکنند
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

جماعه که این اکابر دین را اصحاب رای میدانند اگر این اعتقاد دارند که
ایشان برای خود حکم می کردند و متابعت کتاب و سنت نمی نمودند پس سواد اعظم از
اهل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال و مبتدع باشند بلکه از جرگهٔ اهل اسلام بیرون بوند
این اعتقاد نه کند مگر جاهلی که از جهل خود بیخبر ست یا زندیقی که مقصودش ابطال شطر
دین ست، ناقصی چند احادیث چند را یاد گرفته اند و احکام شرعیه را منحصر دران
ساخته ما ورای معلوم خود را نفی می نمایند و آنچه نزد ایشان ثابت نشد منتفی می سازند۔

چو آن کرمی که در سنگی نهان ست | زمین و آسمان او همان ست

اور حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کہ مروج طریقۂ محمدیہ ہین رسالۂ نالۂ درد
مین تحریر فرماتے ہین۔

نالہ طریقۂ نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ بمنزلۂ ملت ابراہیمیہ است کہ محمدیان
خالص اتباع آن دارند و اشغال و اذکار باطنیہ و اعمال و اوراد ظاہریہ بطور معمول

ہمین اکابر سلاسل علیہ بعمل می آرند و اعظم مجتہدین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ را می فہمند واعمال موافق اجتہاد ایشان میکنند انتہی کلامہ رحمۃ اللہ علیہ۔

اور قرون اولی مین مجتہد بہت گذرے ہین لیکن مذہب کسی کا بجز ائمہ اربعہ کے مدون نہوا اور حضرت غوث اعظم اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما اُمت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور خاص وعام ہین۔ سو یہ حکمت آلہی اور اُسکا قبول ہی جس کو عنایت کرے۔

بمقبولی کسی را دسترس نیست — قبول خاطر اندر دست کس نیست

اور بعض اکابر نے جو کسی مسئلے پر دوسرے مذہب کے عمل کیا ہی سو وہ مثل اُس اختلاف کے ہی کہ بعض مسائل مین امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما نے امام اعظم سے اختلاف کیا ہی۔ سو اسکے واسطے کمال علم و نور بصیرت درکار ہی۔ اور ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ جو قرب امام اعظمؒ کو اللہ تعالی سے نظر آتا ہی کسی امام کو نہین اور امام بُخاری و مسلم اُنکے رتبہ کو نہین پاتے رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

نور احمدی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡنَ اصۡطَفٰى **امابعد** یہ تیسرا رسالہ ہی جو بعد فیض رحمانی کے مرقوم ہوتا ہی اور نام اس کا بمناسبت اسم مبارک حضرت پیر و مرشد

دوام فیوضہ کے نور احمدی رکھا۔ اللہ تعالیٰ نافع خاص و عام کرے۔ اور یہ رسالہ مشتمل ہو چند لطائف پر۔

لطیفہ ۱۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ روشنی ہو آسمانون کی اور زمین کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور ت اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوئے ہین اور خلق آپ کے نور سے پیدا ہوئی ہو۔ تو اس بیان سے معنی اس آیت کے یہ ہوئے کہ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مثال اسکے نور کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند طاق کے ہو مراد سینہ مبارک آپ کا ہو کہ طاق محراب عبودیت طالبان خدا ہو اسمین ایک چراغ ہو یعنی قلب مبارک آپ کا وہ چراغ دھرا ایک شیشہ مین مراد وہ مضغہ ہو جسمین لطیفہ قلب ہو، وہ شیشہ جیسے ایک تارا ہو چمکتا روشن کیا جاتا ہو وہ چراغ درخت مبارک زیتون سے یعنی اپنی اصل سے۔

ما تماشا کنان کوتہ دست | تو درخت بلند بالائے

نہ طرف مشرق کے ہو اور نہ مغرب کے یعنی لامکانی ہو۔ نزدیک ہو تیل اسکا کہ روشن ہو جائے اور اگرچہ نہ لگے اسکو آگ یعنی وہ محتاج آلات نہین بلکہ وہ خود محتاج الیہ ہو کہ قیام تمام عالم کا اس سے ہو روشنی پر راہ دکھاتا ہے

الله طرف اپنی روشنی کے جس کو چاہے۔ ویضرب الله الامثال للناس اور
بتاتا ہی الله مثالین واسطے لوگون کے سبحان الله پردہ مثال مین آنحضرت
صلی الله علیہ وسلم کا مذکور عجب کنایہ ہی کہ الکنایة ابلغ من التصریح اور
معشوق کا نام نہ لینے مین عجب لطف ہی کہ بیان سے باہر ہی۔ والله بکل شیء
علیم۔ بالجملہ اس نور نبوت کی طرف الله تعالی نے اپنے بندگان خاص کو ہدایت
کی کہ وہ اس سے مستفیض اور منور ہوئے اور خیر القرون سے الی الآن وہ نور سینہ
پیران طریقت مین آیا ہی یہی وجہ ہی کہ اطراف عالم مین ان کا نام روشن ہی

لطیفہ ۳ — انا اعطینک الکوثر۔ کوثر یعنی خیر کثیر حوض ہی آنحضرت صلی الله
علیہ وسلم کا کہ روز قیامت وہان تشریف لیجائین گے اور امت مرحومہ کو وہ آب
خوشگوار کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہی پلائین گے۔
اور حسب ارشاد آپ کے ساقی کوثر حضرت علی مرتضی کرم الله وجہہ ہونگے۔
واضح ہو کہ جو اس عالم مین معانی ہین آخرت مین مجسم ہو کر آئین گے چنانچہ
نماز روزہ وغیرہ اعمال صالحہ اور اسیطرح افعال خبیثہ سو وہی خیر کثیر بصورت ایک
حوض کے نمودار ہوگی اور ساقی کوثر ہونا حضرت علیؓ کا اسلیے ہی کہ فیض ولایت
جس کو پہنچتا ہی آپ کے واسطے سے پہونچتا ہی چنانچہ حدیث شریف مولی کل
مؤمن اسپر دال ہی اور حوض کوثر پر جام ہین کہ مثل کواکب کے تابان ہین سو
یہ فیض نظر ساقی کوثر کا ہی کہ متشکل بصورت جام ہوگا۔ اور ہمت متعلق دل سے ہی مگر

بوسیلہ نظر پہونچتی ہی۔ نظر مرشد مشہور ہی۔

دونون جہان کی نرہی پھر خبر اُسے ‍ ‍ ‍ دو پیالے تیری آنکھون نے جسکو پلادیے

اور فیض نظر یہان ہی، اور جام کوثر وہان ہی کیونکہ مقام ارشاد کا دنیا ہی، اور دار الجزا آخرت ہی یعنی ہر شے کا بدلا وہان ملیگا، اور جیسا یہان کیا ہی وہان پیش آئیگا چنانچہ حوض کوثر پر مرغ بھی ہین کہ جن کا دیکھنا باعث تنعم ہوگا، سو یہ بدلا ہے اُس کلمہ کا جس کا اقرار کرتے ہین۔

ندانم آن گلِ خندان چہ رنگ بو دارد ‍ ‍ ‍ کہ مرغ ہر چمنی گفتگوی او دارد

اور جنت بدلا ہی اعمال کا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا اور جنت کو مہمانی فرمایا ہی، تو اس مہمانی سے مقصود کچھ اور ہی یعنی دیدار پروردگار کا۔ اور یہ بدلا کسی عمل کا نہین، بلکہ محض فضل رحمٰن ہے کہ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ ط

بالجملہ حدیث مین آیا ہی کہ زمین کوثر مشک، اور کنکر اُس کے مروارید ہین، تو جس نے فیض کوثر مین غواصی کی، اور اُسکی تہ کو پہونچا، وہ مشک عرفان اُسکے ہاتھ آئیگا، اور وہ گوہر بے بہائے حکمت اُسکی زبان سے جھڑین گے۔

لطیفہ ۳ — حضرت زلیخا کو جو یوسف علیہ السلام سے نسبت ہوگئی، اور کیفیت اُنکی عاشقی کی مشہور ہوئی، تو بعض عورتون نے اُن پر اعتراض کیا۔ حضرت زلیخا نے اُن کو اپنے مکان مین بُلایا، اور ایک ایک چھُری ہاتھ مین دی اُسکے بعد حضرت

یوسفؑ کا جلوہ دکھایا بے اختیار سب نے اپنے ہاتھ کاٹ لیئے، اور خبر نہوئی اسیطرح
جب کیفیت محبت آلہی کی سالک پر غالب ہوتی ہے اور دیوانہ وار اس سے حرکات
ہونے لگتے ہین، تو اہل دنیا بسبب کور باطنی کے معترض ہوا کرتے ہین، اور
ملامت سے پیش آتے ہین ۔ شعر ۔

اگر پرسند سعد از عشق او حاصل چہا داری | ملامتہای گوناگون جراحتہائے بے مرہم

اور جو وہ عاشق زار متوجہ ہوجاتا ہے اور اپنے معشوق کی جھلک انکو دکھا دیتا ہے،
تو آخر کار قائل ہوجاتے ہین۔ اور اعتراض سے باز آتے ہین۔ تو اُن عورتون پر حضرت
زلیخا کا عکس پڑا اور وہ بھی اُس رنگ سے رنگین ہوگیئن۔ اسی طرح مریدون کو مرشد
کامل سے نسبت پہونچتی ہے، اور اُن عورتون نے اُس کیفیت مین ہاتھ کاٹ لیئے
اور خبر نہ ہوئی۔ اور حضرت زلیخا کا یہ حال نہوا تو باعث یہ تھا کہ وہ عورتین عالم
تلوین مین تھین، اور حضرت زلیخا کا عشق مقام تمکین پر پہونچا ہوا تھا شعر

باس ادب ببین کہ بکویت شہید عشق | با ہیئتے تپید کہ گرد از زمین نخاست

لطیفہ ہم۔ حدیث شریف مین ہے۔ انا املح واخی یوسف اصبح تو حسن صباحت وہی
ہے جس کو دیکھکر آدمی بے اختیار ہوجاتا ہے، چنانچہ ایک حدیث مین ہے کہ لوگ جنت مین
حور کو دیکھکر سجدہ کرینگے، اِس خیال سے کہ خدا ہے، بعد ازان معلوم ہوگا کہ حور ہے خدا
نہین۔ اور حسن ملاحت سے انسان اسطرح بے اختیار نہین ہوتا کہ ہیبت یہان بہت ہے
لیکن جی ہی جی مین گھلا کرتا ہے۔ اور اولو الالباب پر ظاہر ہے کہ یہ عالم اُس ہنگامے سے

بڑا اعلیٰ ہوا ہی یہی سبب ہی کہ جو آنحضرت ؐ کو دور سے دیکھتا تھا ہیبت کرتا تھا اور جب نزدیک پہونچتا تھا محبت کرتا تھا۔ شعر۔

گر مصور صورت آن دلستان خواہد کشید | حیرتی دارم کہ نازش را چسان خواہد کشید

لطیفہ ۵۔ نسبت لطیفہ نفس کی جو اقربیت مین پیدا ہوتی ہی بزرگان نقشبندیہ سے رائج ہوئی ہی۔ اور حضرت مجدد الف ثانی نسبت لطائف عالم امر کو ولایت صغریٰ سے اور نسبت لطیفہ نفس کو ولایت کبریٰ سے تعبیر فرماتے ہین اور فوق ولایت کبریٰ کے نسبت عناصر ثلثہ کو ولایت علیا کہتے ہین۔ یہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پر کھلی ہی اور اسکے علاوہ مقامات عالی آپ نے فرمائے ہین جو مذکور کتب و رسائل اس خاندان عالیشان کے ہین۔ لیکن فی زماننا وہ نسبت خاصہ مجددیہ نایاب ہی صرف سلوک رسمی رہ گیا ہی۔ اسی واسطے ہمارے حضرات پابندی رسوم سے برکنار رہین۔

لطیفہ ۶۔ ہمارے حضرت نے حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا ہی اور شاہ احمد سعید صاحب اور آپ مولانا محمد اسحٰق صاحب سے درس حدیث مین ہم سبق تھے۔ شاہ عبد الغنی صاحب اُن کے بھائی داماد حضرت شاہ آفاق رح کے تھے۔ دونون صاحب حضرت شاہ آفاق رح کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے۔ وقت نماز کے حضرت شاہ آفاق ہمارے حضرت کے پیچھے اقتدا فرمایا کرتے تھے اور ایسا ہی جب ہوا کہ حضرت سترہ برس کی عمر مین دہلی شریف

تو گئے تھے حضرت شاہ آفاقؒ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ اُن کو اندرون خانہ لے گئے اور اپنی بیٹی صاحبہ اور داماد سے فرمایا کہ انکو نذر دکھلاؤ ہر چند آپنے تواضع کی مانا حضرت شاہ آفاقؒ جملہ کمالاتِ باطن مین طاق تھے آپکو کشف سے معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا یہ رتبہ ہوگا اور بہت سی بشارات فرماتے تھے۔

لطیفہ۔ شاہ غلام رسول صاحبؒ نے زمانۂ غدر مین فرمایا کہ اب انگریزونکا یہان سے قدم اُٹھا حضرت نے کہا کہ آپ ذرا غوض کرین بلکہ جم گیا یہ کہکر حضرتؒ یہان سے چلے آئے شاہ صاحب نے غوض کیا تو صحت کشف آپ کی معلوم ہوئی اسیوقت آدمی بھیجکر بلایا اور فرمایا کہ بیشک تمہارا مکاشفہ صحیح ہی۔ اور فرماتے تھے کہ یہ ایک آفتاب ہی کہ مشرق سے مغرب تک چمکیگا۔ یہ تذکرہ حضرت پیرومرشد سے سُنا۔

لطیفہ۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو صفت سمع سے بڑی مناسبت تھی الحان داؤدی مشہور ہی۔ اور اُن کی شریعت مین عبادت ساتھ سماع اور مزامیر کے ہوتی تھی اور حضرت یعقوب کو مناسبت بصر کی زیادہ تھی اور اعتدال سمع اور بصر وغیرہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا ہی۔ اور ظاہر ہی کہ اعتدال کمال حسن ہی سو محبت اور محبوبیت دونون ذات پاک مین جمع ہین **مصرع**۔

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو اپنی سمع و بصر فرمایا ہی۔ تو حضرت ابو بکرؓ سُنتے ہی ایمان لاتے ہین اور حضرت عمرؓ نے جب دیکھ لیا تو قائل

ہوئے۔ یہی سبب ہی کہ دونون صاحب نزدیک جناب سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم کے آسودہ ہین کہ سمع و بصر کبھی جدا نہین ہوتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
قرۃ العین آپکی ہین اور امام حسن و حسین علیہما السلام وہان نہین تو ناہر دکہ آنکہ
کہین نہین جاتی اور نظر خدا جانے کہان پہونچ جاتی ہی۔ لیکن آنکھ سے جدا نہین
ہوتی اور اولاد کو لخت دل بھی کہتے ہین تو دل پہلو ہی مین ہوتا ہی لیکن خدا جانے
کہان ہوتا ہی۔ **شعر**

پہلو مین دل تپان نہین ہے | ہر چند کہ یان ہے یان نہین ہے

حدیث شریف مین ہی کہ لڑکیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دف
کے ساتھ گا رہی تھین آپ سُن رہے تھے حضرت ابوبکرؓ آئے وہ بھی سُنتے رہے جب
حضرت عمرؓ آئے تو لڑکیان مزاج سے واقف تھین گانا موقوف کر دیا اور دف کو چھپا
دیا تو حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ کہ سلسلہ آپ کا حضرت صدیق اکبرؓ سے ملتا ہی
اسی مناسبت سے فرما گئے ہین کہ نہ این کار میکنم و نہ انکار میکنم اور حضرت مجدد الف
ثانی قدس سرہ کہ اولاد امجاد حضرت عمرؓ سے ہین اُس رگ فاروقی کی جنبش تھی کہ
سماع کیطرف اصلا التفات نہ فرمایا۔ اور یہ بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ خواجہ محمد ہاشم گانا
سُننے لگے آپ سے کسی نے مخبری کی آپ نے منع نہ فرمایا۔ بلکہ ارشاد کیا کہ وہ بدرجہ
کمال پہونچگیا ہی۔ ہمکو اُسپر اعتراض نہین، اور حضرت میرزا مظہر جانجانان قدس اللہ
سرہ بھی نہین سُنتے تھے آپ کو حضرت مجدد سے کمال عشق تھا اور حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ

کی خدمت مین، دوسری تاریخ ہر ماہ کی کاملان موسیقی بلا طلب اُن کے گا نا راگ سُنا کر چلے جاتے تھے۔ راقم نے حضرت پیرو مرشد سے سُنا کہ کسی نے حضرت مرزا صاحب سے پوچھا کہ خواجہ صاحب سماع سنتے ہین آپ کیون نہین سنتے آپ نے جواب دیا کہ وہ کن رسی ہین، ہین آنکھ رسی ہون، رموز عاشقان، عاشق بداند+

لطیفہ ۹۔ علم غیب اللہ تعالیٰ کو ہی۔ اور کسی کو نہین۔ اولیا کے دل منور ہوتے ہین کہ اُسکے ذریعے سے جدھر التفات کرتے ہین اُن پر کھل جاتا ہے بلکہ اللہ تعالے بے التفات کے بھی کھول دیتا ہی اتقو افراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ + اور ایسا بھی ہوتا ہی کہ عرش سے فرش تک سب منکشف ہوجاتا ہی یہ پرتو علم الٰہی کا پڑجاتا ہی۔ کنت سمعہ وبصرہ اِس سے عبارت ہے شعر

علم حق در علم صوفی گم شود | این سخن کے باور مردم شود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا کہ کیا حال ہی انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ عرش وکرسی، اور بہشت ودوزخ سب دیکھ رہا ہون۔ آپنے فرمایا عبد نور اللہ قلبہٗ ایسا ہی اللہ تعالیٰ اُنکی روح مین وہ قوت دیتا ہی کہ اُسکے ذریعے سے دور دور کے کام ہوتے ہین، کہ وہان عقل وفہم کو رسائی نہین جب ملائکہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت دی ہی تو کیا انسان کامل کو نہین دے سکتا ہی۔ ہمارے حضرت نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاقؒ کے بھوپال مین نوکر تھے اُس زمانے مین کہ وہان کے نواب کو جنگ درپیش تھی، اثنائے جنگ مین ایک سکھ نے اُن کو

بھالا مارا انھون نے اسی وقت حضرت شاہ آفاق کو یاد کیا آپ نے [illegible]

پر جھیل لیا اور وہ مرید بچ گیا حضرت کی پشت مبارک سے خون رواں تھا اس بات

ایک مرید جو بہت شوخ تھے حاضر تھے باصرار استفسار کرنے لگے آپ نے بیان

فرمادیا اور بسم اللہ کرکے اپنی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا خون بند ہو گیا گویا زخم بھی

نتھا ایسی ہی مذکو تصرفات ہمارے حضرات کے بہت ہین جنکے بیان کے لیے

ایک دفتر چاہیے مقصود اس بیان سے یہ تھا کہ کل امامت الاولیا حق

لطیفہ ۱۰- قرب خلافت خلفائے راشدین کو ہی اور قرب امامت ائمہ اہل بیت

کو مسلم ہی اور اس قرب مین ایک اتحاد ہی جو جزو کو اپنی اصل سے ہوتا ہی اور حضرت

امام حسنؓ سر سے ناف تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھے اور حضرت امام

حسینؓ ناف سے پانون تک یہ بھی اس اتحاد کا باعث ہی اور مرتبہ سیادت

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بھی ہوا اور امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو بھی

آنکو سید الشباب اہل الجنۃ فرمایا اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو سید

الکہول اہل الجنۃ اور جائز ہی کہ کوئی بزرگ اہل بیت سے از روئے نسب کے

نہو اور فائز اس قرب کا ہو جیسا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ہوا کہ

سلمان منا اہل البیت

لطیفہ ۱۱- ہمارے حضرت قبلہ وقت بیعت لینے کے اسطرح فرمایا کرتے تھے کہ

بیعت ہی رسول اللہ صلعم کی طریقے مین حضرت شاہ آفاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے+

میخانۂ عشق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

و صلی اللہ تعالےٰ علےٰ سید نا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

امابعد ایہ رسالہ چوتھا راقم الحروف کا موسوم بہ "میخانۂ عشق" متضمن بعض نکات سورۂ رحمٰن ہی امید کہ پسند خاطر ارباب عرفان ہو للراقم ؎

یہ میخانہ بھی کیا چلتا ہوا ہے	لٹا دیتی ہی اک عالم کو وہ آنکھ

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ + واضح ہو کہ انسان آئینۂ رحمٰن ہی اسی واسطے انسان کی صفت بھی بیان ہی جس سے سالکان راہ ذاہبان فی سبیل اللہ جو سفر در وطن کرتے ہین راہ پاتے ہین، تو وہ نور بیان سالکان انفس کا راہبر ہے۔ جیسے کہ مسافران آفاق کے لیے رہنما شمس و قمر ہے اسی واسطے فرمایا اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ سورج اور چاند گردش مین ہین، اسی طرح بیان کو بھی گردش ہے، اور اہل ارشاد بیان کو ایر پھیر کرا نواع عبارت مین موافق ہر استعداد کے پردہ کشائی اسرار فرماتے ہین۔ علاوہ اس کے یہ مذکور سیر آفاقی ہے ؎

تو اندکے بغور ببین این کتاب را	عالم تمام در وز آیات حق پرست

الحق کہ مثل انفس کے آفاق بھی سرگردان طلب ہے، اور جیسے کہ انفس محو ذوق و شوق

وانس وانجذاب ہین، اسی طرح آفاق مین چاند سورج تارے خدا جانے کس پردہ نشین کی تاک جھانک مین ہین ؎

ندانم ہر شب از شوق کدامین شور محشرہا | نمک در پردہ ہای خواب میریزند انجمہا

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ اور جھاڑ اور درخت سجدہ کر رہے ہین، اور تمام رنگ بار اسکی یاد مین مشغول ہین ؎

چمن مین جو دیکھا تو چرچا ہے تیرا | لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہے

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ اور آسمان کو اونچا کیا اور رکھی ترازو، کہ مت زیادتی کرو، ترازو مین یعنی عدل کرو، اور تمام اعمال و اقوال واحوال چاہئے، کہ اندازے سے ہون۔ اور مثل تفریطا کے افراطا بھی نہ کرتے ہون۔ جیسے زہاد خشک و ملایان بے معنی گھٹاتے بڑھاتے ہین۔ ؎

بزہد و ورع کوش وصدق وصفا | ولیکن میفزای بر مصطفٰے

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ۔ اور سیدھی ترازو تولو انصاف سے اور مت گھٹاؤ، تول جیسے مغلوبان حال و مدہوشان سکر استقامت حال سے بے بہرہ ہین اور کوچۂ کفر طریقت سے مقام اسلام حقیقی مین نہین آئے، سو وہ میزان اتباع شریعت ہے۔ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ اور زمین کو رکھا واسطے خلق کے اسمین میوہ ہے اور کھجورین خوشون والی، اور اناج بھُس والا جو علف دواب ہی۔ اور پھول خوشبو کے، سو یہ سب

واسطے انتفاع مخلوق کے ہین تاکہ اُسکو کھائین اور کھلائین اور خوشبو سے دماغ کو جو رئیس اعضا او رہبت لطیف ہی، قوت اور راحت پہونچائین۔ نہ یہ کہ مثل رہبانون کے اُن کو اپنے اوپر حرام کرلین رباعی۔

مازاہد روزہ دار جو خوارنئیم	ما چلہ نشین رو بدیوار نئیم
چیزے کہ زحق رسد بصدق خوریم	پرہیز چرا کنیم بیمار نئیم

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے تم دونون یہ خطاب طرف جن وانس کے ہی کیونکہ مکلف یہی دو گروہ ہین اور نیز خطاب طرف سمع وبصر کے ہی کہ انسان ان دونون کی وجہ سے نعمای الٰہی کا بیان سُنتا ہے اور دیکھتا ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ بنایا آدمی کو کھنکناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جنکو آگ کے شعلے سے، تو انسان وہی ہے جو خاکساری اختیار کرے، نہ وہ کہ شعلۂ غضب وحسد وکبر وغیرہ شہوات نفسانی کا گرفتار ہو کیونکہ ان تمام رذائل کا مبدأ وہی عنصر ناری ہے۔

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پروردگار دو مشرق کا اور پروردگار دو مغرب کا۔ تو اگر ایک مشرق اور مغرب ہوتی، یعنی صرف جاڑا رہتا یا نری گرمی، تو یہ راحت تبدیل موسم کی کہان میسر ہوتی، تو یہ

بھی بڑی نعمت ہی۔
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
ہر ایک اپنے مطلب کی سنتا ہی اور سمجھتا ہی، تو اس آیت کے اسرار عجیب ہین،
عاشق کو معشوق سے تمتع از روی سمع کے ہی یا از روی بصر کے، تو نسبت سمع کی
ایک دریائے ذخار ہی کہ فیض اسکا مثل ابر مطیر کے برستا ہی۔ اور بصر کی نسبت، دوسرا
دریائے مواج ہی کہ عاشق بیچارے کو تہ و بالا کرتا ہی اور عاشق کو کبھی اس ہنگامۂ
سمع و بصر سے فرصت نہین، اور دونون مین عجیب پردہ ہی کہ سمع آنکھ کی اور بصر سمع
کی محل نہین، اور کان مین بھی ایک پردہ ہوتا ہی رباعی۔

ہر جا زنی و چنگ صدامی شنویم	آہنگ ترا نام خدا سے شنویم
گر چشم کشائیم تو مد نظرے	ور گوش نہیم ہم ترا سے شنویم

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ یعنی اُن
بحرین سمع و بصر سے عجیب عجیب در و جواہر معارف ہاتھ آتے ہین اور عاشق کی
زبان سے بے اختیار وہ موتی جھڑتے ہین۔
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ وہ کشتیان اُسی دریائے عرفان مین قائم ہین۔ تاکہ طالبان خدا اُنکے
ذریعہ سے فائز کعبۂ مقصود ہون رباعی۔

دریا پہ عبث جائے ہی ساقی سے کہو	لے آئینہ دیکھ ظالم اس عالم کو

آنکھیں تری ہیں نشہ میں باقی ہیں جو گھڑی | جن کشتی چڑھاؤ پہنچی جاتی ہوگا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

ضمیر علیہا کی کشتی کی طرف راجع کرنا بہتر ہوا بعد کی طرف سے یعنی وہ سب لوگ جو اُن کشتی پر ہیں فنا ہونیوالے ہیں، اور باقی رہیگا مُنہ تیرے پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے یعنی حاصل اُس کشتی میں بیٹھنے کا اور نتیجہ سیر و سلوک کا فنا و بقا ہے۔ اور وجہ کا اشارہ بے وجہ نہیں، فہم من فہم تشبیہ کشتی کی آنکھ سے نہایت مناسب ہے اور نظل عالم تنزیہ عالم تشبیہ ہے۔ تو چشم رحمت اور نظر قبول مرشد آئینہ دار عنایت الٰہی ہے اور بے واسطۂ مرشد وصول الی اللہ نادر ہے۔ ؎

بے عنایات حق و خاصان حق | گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

اور کشتی میں بیٹھنے کی تشبیہ نظر میں سما جانے سے بہت زیبا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی کسیکو دیکھتا ہے تو اسکا نقشہ تمام اُس دیکھنے والے کی آنکھ میں کھنچ جاتا ہے۔ بالجملہ ایک نظر کامل وہ کام کرتی جو کسی ریاضت اور مجاہدہ سالہا سال سے ممکن نہیں۔

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

یعنی وہ ہمیشہ دیتا رہتا ہے اور آسمان اور زمین والے سب اُس سے مانگتے رہتے ہیں اور یہ سب وجود و حیات وغیرہ اور گھربار مال و متاع سب اُسکا دیا ہوا ہے۔ اور مثل فیض کے کوئی سے فیض ارشاد و نور ہدایت، مومنین پر نازل ہوتا ہے۔ اور جو کوئی جس سے مانگتا ہے اور جو کوئی دیتا ہے وہ بھی درحقیقت خدا دیتا ہے۔ یہ سب اسباب

اور روپوش اسکے افعال کے ہین چنانچہ اکثر اسرار وحدت مشاہدہ اولیا سالکین سے
کرتے ہین اور واسطہ اسکے وہ لوگ ہین جو رسول ظاہر قرآن و حدیث اساتذہ
سے میسر ہوتا ہی- اور بذریعہ اس فیض کے وہ ہین اور کسب فیض باطن و علم سینہ
مرشدون سے دستور ہی- اور وسیلہ اس فیض کے وہ ہین.

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ یعنی تمہارا حساب لین گے
دن قیامت کے اُس روز سب حساب اور پردے اُٹھ جاوین گے اور منکر بھی مقر
ہون گے اور سب پردہ دیدار مرتبہ ساق سے مشرف ہون گے- اور مقر سجدہ کرینگے
اور منکرون کی پشت تختہ ہو جاویگی پھر مقر جنت مین زیارت وجہ اللہ سے مشرف
ہون گے- اور وجہ اللہ عجب مرتبہ عالی ہی جس سے مومنین اور دوستان خدا
آنکھین ٹھنڈی کرین گے اور کافر محروم اس نعمت سے آگ مین جلین گے۔

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ اے
گروہ جن و انس کے اگر ہو سکے تمسے کہ نکل بھاگو کنارون سے آسمانون اور زمین
کے تو نکل بھاگو نہین نکل سکتے مگر غلبہ سے اور غلبہ کہان ہو بہرحال اطاعت کرو۔

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
بھیجے جاوین گے تم پر شعلہ آگ کے اور تانبا گلا ہوا فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ

وَرْدَةً كَالدِّهَانِ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پھر
جب پھٹ جاوے آسمان ہو جاوے سُرخ مانند نری کے یہ بیان ہی قیامت کے دن کا ہے

دو عالم جلوہ از طلعت او | قیامت قیامت از قامت او

یعنی قیامت ہی ایک ٹھوکر ہے مشتری کی۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پھر
اُس دن نہ پوچھا جاویگا کوئی اُنکے گناہ سے۔

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ پہچانے جائیں گے گنہگار پیشانی سے روشنی ہیں مانند میرس
اور جو نیک ہوں گے انکا چہرہ بحال ہوگا۔ پکڑی جائیں گی پیشانیاں اور قدم
یعنی اُسی ناصیہ پر حکم صادر ہوگا۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یہ وہ دوزخ ہو جس کو جھٹلاتے تھے گنہگار پھرینگے
درمیان اُس کے اور گرم پانی کھولتے ہوئے کے یعنی وہ سب جھاڑ میں جائیں گے
نعوذ باللہ منہا۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یہاں یہ
نہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان لایا بلکہ ڈرا فرمایا یعنی ایمان کے ساتھ اطاعت بھی کی تو ان
دو باتوں کا بدلا دو باغ ہیں۔

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ان باغون مین بہت سی شاخیان

ہین یعنی شعب ایمان جو اس دنیا مین تھے انکا یہ بدلا ہے

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ اُن مین دو چشمے بہتے ہین یہ بدلا

ہے اُن دو چشمون کا جو خوف خدا سے بہتے تھے۔

فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ دو دو میوے یہ

ثمرہ ایمان ہین۔

مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ فَبِاَیِّ

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ اُن فرشون پر تکیہ لگائے ہین گے، یہ بدلا ہے اُس تکیہ کا جو انھون نے

خدا پر کیا۔ اور اُس تکیہ یعنی توکل کے سبب سے یہان آسانی تمام مطالب اُن کے

ہاتھ آئے، وہان بھی سہولت سے میوہ پائین گے۔

فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ فَبِاَیِّ

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یعنی وہ اچھوتی بیبیان ہین کہ اُن تک کسی کا دسترس نہین ہوا

نیچی نگاہ والیان۔

کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ جیسے یاقوت

اور مرجان۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ اور جن کے

نفس مطمئنہ ہین اُنکی جنّت زیادہ عالی ہوگی۔

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ مُدْهَآمَّتٰنِ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یعنی وہ باغ ہرے بھرے ہین۔

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اُن مین دو چشمے
اُبلتے ہین۔

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اُنمین میوے
ہین اور کھجورین اور انار۔

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اُن سب باغون مین
بھلی عورتین ہین خوبصورت۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ حورین ہین خیمہ نشین
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
یعنی وہ بن بیاہی ہین۔

مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ تکیہ لگائے ہوئے چاندنیان سبز اور چھاپہ دار خوش طرح پر۔

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ بڑی برکت والا ہی نام تیرے
پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے مصرع

ہم تو عاشق ہین تمھارے نام کے

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ المجتبیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ نجوم الھدیٰ

امابعد! یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ "**نشۂ عرفان**" کہ حاصل تجلیات عشق ہی مشتمل اکثر معارف عام فہم خاص پسند پر ہی جس سے ارباب فہم بہت سے مقاصد علیا معلوم کر سکتے ہین"

معرفت اسم مبارک اللہ کو اسم ذاتی کہتے ہین اور بعض دستاویزی اسمائے صفاتی سے شمار کرتے ہین۔ کہ یہ وہ اسم ہی جو جامع جمیع اسما و صفات ہی تو دونون قول درست ہین یعنی اس اعتبار سے کہ اسما و صفات زائد ہین ذات پر تو کوئی اسم ذاتی نہین لانہ تعالےٰ وراء الوراء لا یعبر عنہ بعبارۃ ۔۔۔ اور اس لحاظ سے کہ جامع جمیع اسما و صفات کون ہی وہی ذات ہی اسم ذاتی کہنا درست ہوا۔

معرفت صفات ثمانیہ امام جملہ صفات ہین اور بعض اکابر صفت وجود کو بڑھا کر نو صفت کے قائل ہوئے ہین۔ تو دونون قول صحیح ہین اس اعتبار سے کہ وجود بھی ایک صفت ہی تو نو ہوتی ہین۔ اور اس حیثیت سے کہ وجود سب صفات کو شامل اور سب مین ساری ہی تو آٹھ ہوتی ہین۔

معرفت شعر الیس منا ... بعیدہ پر کیونکر کہا گیا تھا۔ اور بلا تکلف کے

حضرت آدم کو سجدہ کیا گیا۔ اور اگر یہ صحیح ہو تو بسبب کسی حکمت کے منسوخ ہوا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بشر کے سوا کسی کے واسطے روا نہیں تھا۔ الغرض حاصل

یہ ہے کہ تعظیم و تکریم جو ہو اور دوستان خدا کی جناب میں نیازمندی لازم ہے

کیونکہ تکریم ان کی ہوا۔ اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ مت کھڑے ہو میرے

سامنے جیسے کھڑے ہوتے ہیں اعاجم ان کے روسا کے سامنے تو یہ نفی قیام نہیں

ہے بلکہ نفی اس وضع قیام کی ہے ورنہ حضرت کا قوموا فرمانا کافی تھا اور حضرت فاطمہ

رضی اللہ عنہا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

معرفت الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى اور اللہُ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کے

باب میں اختلاف اہل ظاہر کا ہے۔ سو ایمان دونون آیتون پر ہے وَالرَّاسِخُونَ فِي

الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا۔ اور حدیث میں ہے ان من افضل

ایمان المرء ان یعلم ان اللہ معہ حیث کان اور عرش پر بھی کوئی جلوہ ضرور

ہے ورنہ معراج کی کیا ضرورت تھی اور وحی عرش سے آتی تھی۔ ؎

از عرش بدل جرأت رندان آمد | این تی تاب ز نہ شیشۂ افلاک چکید

معرفت معانی میں مقامات عشرہ سلوک کے بڑا اختلاف ہے اور ہر عارف نے

موافق اپنی دید و فہمید کے معانی بیان کیے ہیں اور وہ سب بجائے خود درست ہیں مصرع

ہرچہ خوبان کنند خوب آید

راقم کو جو فیض سے حضرات کے معلوم ہوئے تحریر کرتا ہی۔ توبہ پشیمان ہونا گناہون
سے کہ النّدم توبۃ یہ باطن توبہ ہی۔ اور ظاہر توبہ استغفار ہی **انابت** رجوع الی اللہ
ہی جو علامت صدق توبہ کی ہی **زہد** ترک تعلقات ماسوا کا دل سے **صبر** روکنا اپنے
کو خلاف حکم خدا و رسول سے **شکر** بجا لانا احکام الٰہی کا اور اُسکی عبادت کرنا کہ افلا
اکون عبدًا شکورًا **توکل** بھروسا کرنا خدا پر ہر حال مین یا اسباب اور بے اسباب
ذکر یاد الٰہی جو ضد غفلت کی ہی **توجہ** تعلق دل کا خدا سے **مراقبہ** ہمیشہ حاضر و ناظر
جاننا خدا کو اور بعض نے **ریاضت** و عزلت و قناعت و ورع کو بھی بیان کیا
ہی۔ تو ریاضت درستی اخلاق سے متعلق ہی۔ اور عبادت کا تعلق اعمال سے ہے
اور عزلت گوشہ نشینی کو کہتے ہین **سہ**۔

در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن	در مذہب ما گوشہ نشستن اینست

اور قناعت کے معنی طمع نکرنا اور ورع مرادف تقویٰ ہی التقوی ھھنا لفظ
حدیث ہی اور یہ سب مصطلحات مع تسلیم و رضا تفصیل ہی محبت الٰہی اور اتباع سنت کی۔
معرفت اُصول طریقۂ نقشبندیہ جو الی الآن ہر شعبہ مین باقی ہین وہ یہ ہین۔
ذکر، مراقبہ، رابطہ، لیکن اتباع شریعت ضرور ہی۔
معرفت بزرگون نے جو مقامات کو دوائر سے تعبیر کیا ہے مثل دائرۂ
ولایت صُغریٰ و کُبریٰ و علیا و کمالات نبوت وغیرہ کے تو عالم مثال مین ہر مقام کا
قرب، بصورت دائرہ نظر کشفی مین آیا ہی۔ اور توضیح مطالب کے واسطے اُن عبارات

کو اختیار کیا ہی۔ تو غرض حاصل و دائرے سے ہو اور اختیار زوائد بیکار ہی۔ کیونکہ زوائد خود ضمن فوائد مین آجاتے ہین۔

معرفت عشق کا لفظ اس حدیث مین آیا ہی عن الحسن البصری رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اذا کان الغالب علے عبدی الاشتغال بی جعلت نعیمہ ولذتہ فی ذکری فعشقنی وعشقتہ فرفعت الحجاب فیما بینی وبینہ وصیرت بین عینیہ معالما لا یسہوا اذا سہی الناس اولئك كلامهم كلام الانبياء اولئك الابدال حقا اولئك الذين اذا اردت باهل الارض من عقوبة وعذاب ذکرتهم فصرفت ذلك عنهم رواه فی الحلیة

معرفت اصل اصول اتباع سنت احسن معاملت ہی، ساتھ خدا کے اور خلق کے۔

معرفت سند طلب خدا کی صریحاً یہ حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کبار سے فرمایا والملأ الاعلے یطلبونہ کما انتم تطلبونہ،

معرفت لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى بیشک دیکھے اُسنے اپنے رب کے بڑے نمونے اور تجلی ظہور شی کو مرتبۂ ثانی مین کہتے ہین اور تمام تجلیات آیات الٰہی ہین۔ فہم من فہم رُباعی۔

جلوہ مُفت ست اگر دیدۂ بینائی ہست	کاین جہان آئنہ آئینہ سیمائی ہست
مہر و مہ ارض و سما آئینہ شکل اندہمہ	میتوان یافت کہ در پردہ خود آرائی ہست

معرفت صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ قسم ہی قرآن کی جو یاد دلاتا ہی۔ یعنی کلام

طرف متکلم کے رہنما ہے۔ اور تمام آن وادا مشتق کی اس سے [illegible]

معرفت لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا [illegible]

کو محبت خالص ہو اللہ تعالیٰ سے۔

معرفت تکریم تبرکات اکابر کی لازم ہو بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسٰى [illegible]

وَآلُ هٰرُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ"

معرفت وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ [illegible] شرک سے مراد

شرک خفی ہے یعنی تعلقات ماسوا کا دل مین ہونا۔

معرفت علم ظاہر مقدمہ عمل ہی جس پر عمل صحیح موافق حکم خدا و رسول کے حاصل ہوتا ہی۔ اور یہ علم باطن عمل پر مترتب ہی کہ بعد تقدیم عمل صحیح کے پیدا ہوتا ہی۔ حدیث مین ہی کہ جو کوئی اپنے علم پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اُس کو ایک ایسا علم دیتا ہی جو پہلے معلوم ہی نہ تھا۔

معرفت قرب نوافل کا یہی بیان ہی کہ لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ الخ اور قرب فرائض یہ ہی ما تقرب الی عبدی بمثل ما افترضت علیہ

معرفت نسبت قلب و نفس جو اہل سلوک مین متعارف ہی بیان اُس کا آیات قرآنی سے اس طرح پر ہی يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور نسبت لطیفہ نفس یہ ہی يَآ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ"

معرفت معیت اور اقربیت وغیرہ تمام اسما و صفات الٰہی پر ایمان ہو مقصود حصول اُس معیت اور اقربیت کا ہی جو مفہوم مثل ان آیات سے ہو کہ واِنّ معَ المحسِنین اور واسجُدوَاقتَرِب،

معرفت اگر خلق نہ برا ہی نہ بھلا ہو بلکہ نسبت سے اُس مین حسن و قبح پیدا ہوتا ہی۔ اگر نسبت اُس خلق کی طرف خدا کے ہو وہ خلق حسن ہی، ورنہ کچھ نہین۔ اور خلق صفت روح کی ہی تو جس کو میل روحانی طرف پروردگار کے نہین وہ حسن اخلاق سے برکنار ہی۔

معرفت علم فی نفسہ کمال ہی اور حکمت مناسب تکمیل ہی۔ وَمَن یُؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیرًا کَثِیرًا،

معرفت اپنے نفس سے کبھی گمان نیک نہ رکھنا چاہیے کہ مورث عجب ہی۔ قال علی کرم اللہ وجہہ الحزم سوء الظن،

معرفت فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنا کم۔ سو یہ وہی عالم ہین جنکو عروج کے بعد نزول ہوا ہی۔

معرفت سند اہل خدمات باطن کی قصۂ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام سے ظاہر ہی اور کاشف اُن رموز کی یہ آیۂ کریمہ ہی مَا فَعَلتُہُ عَن اَمرِی،

معرفت رویت الٰہی کو جو بے جہت اور بے کیف کہتے ہین، تو ظاہر ہی کہ زمان و مکان جہانتک ہی وہان جہت ثابت ہی۔ ورلے زمان و مکان جہت

کہان ہی اور رب بے کیف سے مقصود برات ہی کیفیات وا ذواق سفلی سے۔

معرفت نور ولایت صُغریٰ مانند ماہتاب کے اور نور ولایت کبریٰ مانند آفتاب کے اہل سلوک نے بیان کیا ہی۔ اور علامت طے ہونے دائرہ کبریٰ کی غروب ہونا اس آفتاب کا نظر کشفی مین آتا ہی سو حقیقت اُس مکشوف اُن اہل مقام کی وہی قصہ ہی حضرت خلیل اللہ کا کہ بعد نفی ماہتاب و آفتاب کے آخر کار آپ نے فرمایا اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔

معرفت سیر نظری اس آیت سے ثابت ہی کہ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؎

ذرۂ حسن تو کوہ طور را صد پارہ ساخت	عاشق مسکین کجا ماند بحال خویشتن

معرفت للراقم ؎

نہین جانتے ہم وجود و شہود کو	یہ باتین ہین دو اور خدا ایک ہے

معرفت وضع مراقبہ بھی احادیث سے ظاہر ہی کہ صحابۂ کبار روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسطرح بیٹھتے تھے کہ چڑیان سر پر سے اوڑ نہ سکتی تھین۔ یہ ظاہر مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہی۔

معرفت وہ علم جو ادراک سے متعلق ہی اُس کو واردات کہتے ہین۔ اور جو مشاہدۂ باطن سے پیدا ہوتا ہی اُسکو مکاشفات سے تعبیر کرتے ہین اور علم خواہ واردات سے ہو خواہ مکاشفات سے یا متعلق بعالم سفلی ہی اور یہ علم اہل خدمات باطنیہ کو ہوتا ہی۔ یا متعلق بعالم علوی ہی جو موجب تقرب خدا و رسول ہی۔ یہ علم اولیائے عشرت کو ہوتا ہی۔

معرفت فضل اُن معاملات سے عبارت ہے جو بتفضل الٰہی ہوتے ہیں کسب کا
اُن مین کچھ دخل نہین اور رحمت مین کسب کا ہونا ہو [illegible] اور یہ رحمت سے
حیچ ہے کہ اسم مبارک فضل رحمٰن نمایان ہوتا ہے۔

معرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
کمال ہین ایک عبدہ ورسولہ دوسرا کمال محبوبیت جس سے ماقا حبیب اللہ
مشتہ ہی اور اسم مبارک احمد کنایہ اس کمال سے ہے

معرفت جو طریقہ اولیا جس عصر مین شائع ہوا [illegible] وقت و حال و
استعداد اُن اہل عصر کے وہی طریقہ تھا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء ماتقدم کے
اُنکے شرائع تھے شاہد اس بیان کی یہ حدیث ہی۔ العلماء ورثۃ الانبیاء،

معرفت یہ اصطلاحات صوفیۂ کبار زمانۂ نبوت مین نہ تھے، اگرچہ مصداق انکا ضرور
تھا جیسے کہ اصطلاحات علم ظاہر کا حال ہی اور بعد زمانۂ نبوت جو اصطلاحات پیدا ہوئے
اور مقامات کا مذکور ہوا۔ اسمین یہ حکمت تھی کہ بعد ایام نبوت سے لوگون نے
ظاہر پرستی اختیار کی، اور نسبت باطن سے ناآشنا ہوگئے، تو ضرور ہوا کہ اولیاے
کبار کے کمالات بقدرِ طاقت تحریر کیئے جاوین۔ تاکہ لوگون کو ترغیب اور اُنکے
توسل سے فائز المرام ہون لیکن جیسا کہ آگے مذکور مقامات و اصطلاحات باعث
ترغیب اکثر اہل زمانہ تھا۔ فی زمانناَ اکثر کے حق مین مضر بھی ہی۔ کہ لوگون نے
شطحیات اہلِ حال کو دستاویز مقرر کرکے بعض نے مذہب وجودیہ تقلیداً اختیار کیا

اور بعض رسوم پرست طریقہ اور رسالۂ آباء سے قطع نظر کر کے صرف رسم سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہیں، اور بعض نے فوائد مطلوبہ کو چھوڑ کر گرفتاری زوائد مثل طے کرنے مقامات اکابر کے پیدا کی، اور بعض محض فریفتہ قیل وقال اور تصوف دانی کو ولایت اور کمال جانتے ہیں **مصرع**

چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

لہذا بحکمت الٰہی طریقہ ہمارے حضرات کا عجب جامع فوائد و مانع زوائد پیدا ہوا کہ ظاہر اسہل الوصول اور معنی کثیر الفیوض ہو کما لا یخفی علی اہل النظر،

معرفت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صحابۂ کبار سے ہیں اور فیض صحبت و تعلیم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھی مشرف ہوئے ہیں۔

اخرج احمد فی الزھد عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعھد الیّ فقال یا سلمان اتق اللہ واعلم انہ سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظک منھا ما جعلتہ فی بطنک او القیتہ علی ظھرک واعلم انہ من صلے الصلوات الخمس فانہ یصبح فی ذمۃ اللہ فلا تقتلن احدا من اھل ذمۃ اللہ فتخفر اللہ فی ذمتہ فیکبک اللہ فی النار علی وجھک

معرفت حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیۂ سیر الرشدین پر کہ انساب اولاد حضرت مجدد میں ہو یوں لکھا ہو کہ "حضرت شاہ محمد آفاق از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہ از خلفائے حضرت محمد زبیر اند رضی اللہ تعالی عنہ نسبت این خاندان کسب نمودہ بسرگرمی حلقہ و مراقبہ و افادۂ نسبت درین وقت ممتاز اند انتہی"

معرفت ہمارے حضرت جد امجد و والد امجد سے حضرت مصباح العاشقین چشتی رضی اللہ عنہ کے ہین جنکا مزار مبارک اٹاوہ مین ہی۔ والد ماجد آپ کے حضرت شاہ اہل اللہ مرید حضرت شاہ عبد الرحمن صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ کے تھے حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب نے رکھا تھا

معرفت سال وفات اعلیحضرت شاہ محمد آفاق رح کا ایک ہزار دو سو اکسٹھ ہجری ہی مسکن شریف دہلی متصل ختم شریف روز چہارشنبہ بعد مغرب سترہ یک ہزار و دو سو پچپن محرم مین آپ نے انتقال فرمایا۔ اور پنجشنبہ کو مغلپورہ مین متصل مسجد شریف کے مدفون ہوگئے جہان حضرت قبلہ عالم کو غسل دیا گیا تھا حضرت پیر و مرشد سے معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپ نے اپنے واسطے خرید کر لی تھی۔

معرفت مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ تو وحی معاملہ انبیاء ہی اور حجاب مین سے ہمکلامی اولیاء اللہ کو ہوتی ہی اور بواسطہ رسل کے تمام مومنین سے معاملہ ہی۔

معرفت رویائے صالحہ ایک جز ہی اجزائے نبوت سے اور نسبت انبیا کی مشاہدہ سے بڑھی ہوئی ہی

معرفت اشعار نعت از راقم۔

قامت پہ تیرے خلعت نور خدا کھلا — جلوہ سے تیرے قسمت ارض و سما کھلی
کوثر کا فیض تونے جہان مین لٹا دیا — دعوت سے تیری باغ ارم کی فضا کھلی
تیرے لب دہن مین سخن نے مزا دیا — تیری ہی آنکھ مین نگہ آشنا کھلی
جو بات تیرے وصف مین لکھی وہ کھپ گئی — جو تیری شان مین کہی مدح و ثنا کھلی

اسرار محبّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ سبحانہ وتعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ المصطفیٰ نبی وعلیٰ آلہ و اصحابہ واتباعہ واحبابہ اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ "اسرار محبّت" مشتمل ہے اکثر ملفوظات پر جناب اعلیٰ حضرت امام الطریقہ محبوب خلاق حضرت شاہ محمد آفاق رح وحضرت قطب الاقطاب مجدد العصر حضرت مولانا فضل رحمٰن مدظلہ العالی وحضرت پیر ومرشد ولایت مآب محبوب رب الارباب عالی مناقب احمد میاں صاحب دام فیوضہ پر اور جو ملفوظات راقم نے بواسطہ سُنے ہین اُس نقل معتبر کا اظہار کر دیا ہے اور جہان راوی کا ذکر نہین وہ سب بے واسطہ سُنے ہین۔ اگرچہ بظاہر یہ چند ملفوظات ہین لیکن معنی حاوی ہین بہت سے مقاصد اعلیٰ پر لہذا واسطے افادۂ خاص وعام کے مناسب جانا کہ اشاعت پذیر ہون اور معاملہ فہم بواسطے ذوق صحیح کے آن وادائے ہر کلام سے اُس کے معنی کو پہونچتے ہین۔

اسرار محبّت را ہر دل نبود قابل | دُر نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے

وانا المؤلف فقیر نور الحسن کان اللہ تعالیٰ لہ۔

حضرت نے فرمایا کہ مین جب حدیث شریف پڑھکر اعلیحضرت شاہ آفاق رح کی خدمت مین جاتا تو دیکھکر فرمایا کرتے کہ یہ نور حدیث حضرت نے اعلیحضرت سے نقل فرمایا کہ ہم سب عزیز اقربا دوست آشناؤن کو چاہتے ہین کہ ہو جائین۔ لیکن کوئی نہین ہوتا جسکو خدا چاہتا ہی ہو جاتا ہی۔ حضرت نے اعلیحضرت رح سے نقل فرمایا کہ اب جو لوگ دسون لطیفے طے کرتے ہین۔ قدما کو جو صرف لطیفۂ قلب طے کرتے تھے نہین پہونچتے کہ بسبب عمل کے اُن کا مقام عالی ہو گیا حضرت نے اعلیحضرت رح سے نقل فرمایا کہ یہ دسون لطیفے کسی کو ایکبارگی کھل جاتے ہین اور کسی کو برسون مین کھلتے ہین

حضرت نے اعلیحضرت رح سے نقل فرمایا کہ جو کوئی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل کرے اُسکو وصول الی اللہ ہو جائے۔

حضرت نے اعلیحضرت رح سے نقل فرمایا کہ قدما لطیفۂ قلب طے کرتے تھے لیکن بسبب اخلاص اور اتباع سنت کے اُنکا مقام بڑھگیا۔

حضرت نے اعلیحضرت رح سے نقل فرمایا کہ ایک توجہ مین بھی سب مقامات طے ہو سکتے ہین۔ لیکن استعداد مرید کی بھی چاہیئے۔

حضرت نے فرمایا کہ ہمارے حضرت سب باتین موافق سنت کے کرتے تھے لیکن کسر نفسی سے ایسا فرماتے تھے کہ ہمسے جو کوئی بات موافق سنت کے ہو جاتی ہی تو عرش سے ایسا فیض آتا ہی کہ ہم تر بتر ہو جاتے ہین۔

حضرت نے اعلیحضرت رح سے نقل فرمایا کہ غوث ہو یا قطب جو خلاف

شرع کرے وہ کچھ بھی نہین۔

حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ بعض مریدون نے حضرت شاہ آفاق رح سے عرض کیا کہ جو ان پر یعنی حضرت قبلہ پر عنایت ہے مریدان قدیم پر بھی نہین۔ آپ نے فرمایا کہ تمکو مین چاہتا ہون کہ ہوجاؤ اور انکو خود خدا چاہتا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق کابل تشریف لیگئے تھے ایکبار کسبیون کے سامنے سے آپ کا گذر ہوا۔ آپ نے وہان کے حاکم سے کہا کہ تم کیسے مسلمان ہو جو کسبیان اپنے ملک مین رکھتے ہو۔ اُسنے تمام کسبیان وہان سے نکالدین۔

حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رح ولایت سے تشریف لائے تو میر قریب تھا آپ نے ارادہ کیا۔ لیکن پھر نہ گئے وہین سے فاتحہ پڑھدی بسبب وہان کے خادمون کے جانا مناسب نہ سمجھا۔

حضرت نے فرمایا کہ ہمنے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کی زیارت کا کیا تھا۔ رات کو ہمنے خود دیکھ لیا اور حضرت سے ایسا فیض آیا کہ بیان سے باہر ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو یہ بزرگ نبی ہوتے۔

حضرت پیر و مرشد اجمیر شریف گئے تھے آپ سے کسی نے کچھ نہ کہا بلکہ خود آپکی آؤبھگت کی۔

حضرت نے فرمایا کہ ہمکو جو اللہ تعالی جنت مین لیگیا۔ حورین ہمارے پاس آئینگی۔ سو ہم اُن سے کہینگے کہ تم مین خاک لطف ہے تم ہمسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سنو جو اسمین لطف ہے کسی مین نہین ایک صاحب نے حضرت سے مسئلہ سماع کا

پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی راستے سے گاتا ہوا نکل جاتا ہے مین بیتاب ہو جاتا ہون

ایک صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ وقت کسی مشکل یا حاجت کے یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین ایک نابینا آیا اور آنکھین چاہین آپ نے جو دعا بتلائی اُسمین ہے یا محمد انی اتوجہ الیک اُن صاحب نے عرض کیا کہ یہ بیان حضور ہی کا ہے آپ نے فرمایا کہ عثمان بن حنیفؓ صحابی نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک شخص کو یہ دعا بتلائی تھی۔

ایک صاحب نے حضرت سے فاتحہ کرنے کو دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قربانی ذبح کی اُسوقت فرمایا کہ یہ میری اُمت کیطرف سے ہے بس یہی فاتحہ ہے۔

حضرت پیر و مرشد نے حضرت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا مین مولانا اسحق صاحبؒ کے ساتھ مولود شریف مین جایا کرتا تھا۔ لیکن وہ کھڑے نہین ہوتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی ہے کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا ہے اُسی طرح کرے گھٹائے بڑھائے نہین اور یہ شعر پڑھے ؎

گرد نعلِ اسپِ سُلطانِ شریعت سرمہ کُن	تا شود نور الٰہی یاد و چشمت مقترن
مِژہ در چشمِ سنائی چون سِنانِ تیر باد	گر زمانے زندگی خواہد سنائی بی سُنن

حضرت نے فرمایا کہ مین دو مہینے سخت بیمار رہا کہ ہوش نرہتا تھا لیکن ایک نماز بھی قضا نہ ہوئی۔

حضرت پیر و مرشد نے حضرت کے ذکر مین فرمایا کہ سنت کا تو درجہ بڑا ہے اُن سے مستحب بھی ترک نہین ہوتا۔

حضرت شاہ آفاق رح ایک دم مین بارہ ہزار نفی اثبات ادا کر لیتے تھے اور حضرت نے فرمایا کہ مین نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تھا اور حضرت پیر و مرشد نے بھی ابتدا مین پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ مین ایک قصبہ مین جاتا تھا کسبیون کے سامنے سے گذرا سب نے کھڑے ہو کر سلام کیا مین نے جھڑک دیا خدا کی شان تھوڑی دور گیا تھا کہ وہ سب آکر میری مرید ہو گئین اُسکے بعد سب نے نکاح بھی کر لیے ایکبار راقم کے دل مین خطرہ آیا کہ آپ قرآن مین قراتین کیون بنایا کرتے ہین اسی وقت جواب مین فرمایا کہ مین اس واسطے یہ قراتین بنا دیا کرتا ہون کہ زبان مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکلی ہین۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے حضرت سے اس شعر کے معنے پوچھے

بہار ونیش خضر و موسی دوان | مسیحا چہ گویم ہمرکب روان

آپ نے اس لطف سے تقریر فرمائی کہ اُسطرح ادا ہونا دشوار ہے۔ از انجملہ یہ فرمایا کہ جب دولہا کی برات جاتی ہے، تو باپ دادا بھائی سب اُسکی رکاب مین چلتے ہین، تو اُسمین کوئی سوء ادب بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کے نہین۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت سے کسی نے تصور شیخ کو پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک صحابی نے حدیث کے بیان مین فرمایا کانی انظر الی رسول اللہ یہی تصور شیخ ہی۔ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے اور آپ نے حضرت سے یہ شعر سُنا ؎

کجرا دیون تو کر کرا سرمہ دیون نجائے | جن نینن مین پیو بسین دوجے کون سمائے

حضرت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر مین فرمایا مصرع

اچھی نیکی بیوّ سے لبھانا بزرا

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت اپنے مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آنحضرت کہا کرتے ہین ایکبار حضرت بہت علیل تھے آپ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین مجھ سے فرمایا کہ تمھاری زندگی بہت ہی۔

حضرت نے فرمایا کہ جو شخص تحقیق و تنقیح الفاظ و معانی قرآن کی کرتا ہو اُسکو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے نہین پاتا۔

حضرت نے فرمایا کہ ہمکو اگر بدلے قرآن شریف کے جنت ملے تو منظور نہین اگر قرآن شریف ہو تو کیا مضائقہ ہی۔ اور ہمارے پاس جنت مین حورین آئین تو اُنسے بھی ہم یہی کہین گے کہ آؤ بی بی بیٹھ جاؤ۔ تم بھی قرآن شریف سُنو۔ ایکبار قرآن مین روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہوگا اُسوقت حضرت نے بعد ترجمہ کے فرمایا۔ یا اللہ تعالیٰ جنکو آپ سے محبت ہی وہ تو بہت خوش ہون گے آپ کی لقا ہوگی اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کھڑے ہوں گے۔

حضرت نے فرمایا کہ جو شخص پابند ارکان اسلام ہو وہ ولی ہے۔ اس کی ولایت مین کوئی شک نہین کسی نے عرض کیا کہ جو پابند ارکان اسلام ہو اور ارتکاب حرام کرے۔ تو فرمایا کہ اسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی اچھی غذا کھا کر اُسپر زہر پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر ایسا کرے گا۔

حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحابہ سے فرماتے تھے کہ اُسکی یاد مین رہا کرو بس یہی سلوک ہی۔

حضرت نے فرمایا کہ سلوک مین "حصن حصین" سے بہتر کوئی کتاب نہین۔

حضرت نے فرمایا کہ مشائخ سے جو دعائین منقول ہین اُن مین وہ تاثیر نہین جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دُعائین فرمائی ہین اُن مین ہی۔

حضرت نے ترجمہ فرمایا کہ ان عباد اللہ لیسوا با لمتنعمین یعنی بندے خدا کے آرام طلب نہین۔

حضرت نے اسم مبارک اللہ کا ترجمہ من موہن فرمایا۔

حضرت نے ترجمہ اسمٰعیلؑ کا "مطیع اللہ" فرمایا اور ترجمہ مریم کا عابدہ فرمایا۔

راقم نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ ٹھنڈک مین تھوڑا کر لیا کرو اور لا الہ کے معنی لا معبود فرمائے۔

حضرت نے اس آیت کو پڑھا کہ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ

پھر فرمایا کہ شہیدا ولیا کو نہین پاتے اور صدیقین اولیا ہین وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا اور کیا اچھا ساتھ ہی۔

حضرت نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی نہایت سلوک ہی۔

حضرت نے فرمایا کہ اشتیاق لقای الٰہی کا ولایت ہی۔

حضرت نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی غوثیت اور قطبیت ہی۔

حضرت نے فرمایا کہ توجہ ہوا کرتی ہی لیکن اُسکا ایک وقت ہی اُسوقت ایک توجہ کافی ہوتی ہی۔ راقم نے حضرت سے مولانا اسحٰق صاحبؒ کی نسبت پوچھا آپنے فرمایا کہ عالم باعمل بزرگ اور صالح تھے بانسبت ہونا کیا آسان ہی۔ البتہ اولاد امجاد میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے آپ حضرت شاہ عبد القادرؒ کو فرماتے ہین۔

حضرت نے فرمایا کہ نسبت قاضی ثناء اللہؒ پانی پتی کی حضرت شاہ ولی اللہؒ سے بڑھی ہوئی تھی۔ ایسیطرح حضرت شاہ احمد سعید صاحب کی نسبت کو فرماتے ہین کہ اُنکے والد سے بڑھی ہوئی تھی۔

حضرت نے فرمایا کہ امام غزالیؒ نے لکھا ہی کہ صحابۂ کبار اگر اس زمانے مین ہوتے تو لوگ اُن کو دیوانہ کہتے اور وہ اُن کو کافر جانتے اور حق ہی۔

حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز عشا کے موافق سنت کے باتین کرے، اور سو جائے اُس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے نہین پاتا۔

حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کی اہتمام سے ادا کرے اُسکو وہ شخص کہ

جو رات کو عبادت کرے نہین پاتا۔

ایک مرید نے حضرت کو فقدان ذوق شوق کی شکایت لکھی تھی اُس پر آپ نے تحریر فرمایا کہ مدام با تقوی باشند ہمین اصل ست۔

حضرت نے فرمایا کہ کرشن اور راجچندر اور رچھمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیشتر ہوئے ہین یہ وہ تھے اگر زمانہ آنحضرت کا پاتے تو ایمان لے آتے۔

حضرت نے فرمایا کہ اسمین بھید کیا ہو کہ لوگ جھگڑا کرتے ہین ایک شخص کی وجہ سے صلح کر لیتے ہین۔ پھر فرمایا کہ اُس شخص کے قلب مین ایسا فیض ہوتا ہو کہ اُسکے پرتو سے وہ سب صلح کر لیتے ہین۔

حضرت نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے دلون مین ایسا نور رہتا ہو کہ اُس سے تمام نظر آتا ہو جیسے اندھیرے گھر مین آفتاب سے سب کچھ نظر آتا ہی۔

حضرت نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اگر ایک نظر کرتے تو کوئی مقابلہ نہ کرتا سب مسلمان ہوجاتے۔ مگر امام حسین علیہ السلام توحید مین مستغرق تھے کچھ خیال نہ فرمایا۔ ایکبار سند فاتحہ کی حضرت نے یہ فرمائی کہ ایک صحابی نے کنوان بنایا اور کہا ھذا لام سعد،

حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے فرمایا کہ مین نے ابتدا مین حضرت سے عرض کیا کہ "ہمکو جو مزا شعر مین آتا ہی۔ قرآن شریف مین نہین آتا" آپ نے

فرمایا کہ ابھی بعد ہی قرب ہین جو ہر ا قرآن شریف مین ہر کسی مین نہین - مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایکبار مین نے حضرت سے صحبت مین رہنے کو عرض کیا آپنے فرمایا کہ قاز اپنا انڈا چھوڑکر ہزارون کوس چلی جاتی ہی اُسکے خیال سے یہان انڈے سے بچہ نکل آتا ہی - توکیا انسان مین یہ قدرت نہین مولانا موصوف نے فرمایا کہ ایکبار مین تردد مین تھا کہ انجام دیکھیے کیا ہو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تردد ہی مین نے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک بار مجھکو بھی یہی تردد تھا - سو مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہین تم کیا بلکہ جو تمسے محبت رکھے گا اُس کا بھی انجام بخیر ہوگا -

حضرت پیر و مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد مین قدم رکھیگا اُسکی عاقبت بخیر ہوگی -

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہی کمالات ہین -

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جسکے کلام مین تاثیر نہین اُسکی توجہ مین بھی تاثیر نہین ہے

مثال سلوک مقامات رسمی کی حضرت پیر و مرشد نے فرمائی کہ وہی قلعہ ہی جہان شاہ عالمگیر وغیرہ نے بادشاہی کی اور اُسی قلعہ مین بہادر شاہ بھی بادشاہ تھے لیکن قلعہ سے باہر حکم نہ جاتا تھا -

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ اذکار و اشغال واسطے تصفیہ قلب اور تزکیہ

نفس کے ہین اصل عشق ہی۔

حضرت شاہ آفاق رح ہر روز بعد اشراق سلطانجی مین جایا کرتے تھے اور حضرت بھی جب دہلی مین تھے جاتے تھے۔ اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مجھکو دو بزرگون سے عشق ہی حضرت مجددؒ اور سلطانجی سے۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک صاحب تذکرہ مشایخ تحریر کرتے تھے۔ اُنھون نے کسی کو بغرض دریافت حالات حضرت کی خدمت مین بھیجا حضرت نے فرمایا کہ ہمارا حال کچھ نہ لکھو لیکن یہ اُن سے کہ دینا کہ فضل رحمٰن سب کو درکار ہی

نقل ہی کہ ایک پیرزادہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ کو دیکھکر بیہوش ہو گئے۔ بعد ازان حضرت نے پوچھا تو کہا مین نے آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آنحضرت کا جمال دیکھکر بیہوش ہو گیا آپ نے فرمایا کہ بس ایک جھلک مین تمھارا یہ حال ہو گیا۔

حضرت نے فرمایا کہ ایک درویش آئے مین نے اُن سے کہا کہ اِس قبر کو تو دیکھو یعنی مزار صاحبزادی صاحبہ کا جو جوار مسجد مین ہی۔ اُنھون نے مراقبہ کے بعد بیان فرمایا کہ تمام سلوک اُن کو طے ہی۔

حضرت نے فرمایا کہ مین ایک کنوین پر تسبیح پڑھ رہا تھا اُسکا پانی کھاری تھا۔ اتفاقاً ہاتھ سے تسبیح چھوٹ گئی وہ پانی اُسی وقت سے میٹھا ہو گیا۔

حضرت پیر و مرشد اور بہت سے لوگ مراد آباد کے تہمت ہنود سے حوالات

مین تھے بعد ثبوت برات کے سب رہا ہو گئے حضرت نے فرمایا کہ مین نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکھا۔ فرماتے ہین کہ مین تھارے بیٹے کو قید سے چھڑائے لاتا ہون۔ اُسی اثنا مین رہائی ہو گئی۔ اور اسی عرصہ مین بعض لوگون نے آپ سے دعا کیلئے عرض کیا تھا۔ اسپر آپ نے فرمایا کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہ خود اُن کیواسطے دُعا کرتے ہین۔ ابتدا مین حضرت پیر و مرشد کو ایک بار حضوری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا استغراق ہو گیا تھا، کہ نہ کچھ بات کرتے تھے، اور نہ کھاتے پیتے تھے آپ کی والدۂ ماجدہ یہ حال دیکھکر رونے لگین حضرت نے فرمایا خاطر جمع رکھو ہوش آجائیگا۔ الغرض پندرہ روز کے بعد آپ کو افاقہ اُس حال سے ہوا۔

ایک بار حضرت پیر و مرشد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین اپنا لعاب دہن تیرے مُنھ مین ڈالون گا۔

حضرت نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندھاری نے ایک بار گھوڑا اپنا کھیت پر چھوڑ دیا اور کہا خبردار اسمین سے مت کھانا یہ کھیت مسلمانون کا ہے۔ اُسنے مُنھ بھی نہین ڈالا۔ خان صاحب بڑے پرہیزگار تھے اُن کے گھوڑے بھی حرام کا نہین کھاتے تھے ختم حضرت قبلۂ عالم و حضرت خواجہ ضیاء اللہ و حضرت شاہ محمد آفاق رح کا جو راقم کو حضرت پیر و مرشد سے پہونچا یہ ہے کہ اول و آخر پچیس پچیس بار درود شریف اور درمیان مین یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پانسو بار۔

حضرت نے فرمایا کہ ایک بار خربوزے کاٹے گئے سب بے مزہ تھے مین مراقبہ کرتا تھا۔ ایک توجہ اُنپر بھی کی سب شیرین ہوگئے۔

حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت کا عالم طفلی تھا جب ایک شیعہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ فرماتے ہین یہ لڑکا ولی ہوگا۔ اِس سبب سے وہ شیعہ حضرت کو مانتے ہین۔

حضرت نے فرمایا کہ یہان شاہ غلام رسول صاحب اور مولوی ابوالحسن صاحب بھی آئے تھے اور محمود خان صاحب بھی ہوگئے ہین محمود خان صاحب پیر بھائی حضرت شاہ آفاق کے تھے۔

حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب نے جب حضرت عالم طفلی مین تھے۔ اُسوقت آپ کو دیکھکر فرمایا تھا کہ یہ شخص کئی سو برس کے بعد پیدا ہوا ہے

حضرت نے فرمایا کہ مجھکو لڑکپن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی زیارت ہوا کرتی تھی۔

ایکبار حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا حضرت کو سینے سے لگا کر اپنا بیٹا فرمایا۔

حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ آفاق رحمۃ اللہ علیہ جب مکان پر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کے تشریف لیگئے آپ کے آنے کی خوشی مین اُنھون نے تمام مکان اپنا راہ خدا مین لُٹوا دیا۔

میکولال نے حضرت شاہ آفاق رح کو دیکھا تھا اور حضرت پیر علی شاہ صاحب رح کے مرید اور نظر یافتہ تھے۔ بانسبت کی صورت دیکھکر مقام بتا دیتے تھے اور سب پر غالب آتے تھے۔ ایک مجلس مین حضرت پیر و مرشد کا اور اُن کا اتفاق ہوا حضرت پیر و مرشد اُن سے واقف نہ تھے۔ اُنھون نے دل ہی دل مین تصرف کرنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر مین آپ کو معلوم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا آؤ بسم اللہ پھر مراقبہ کیا۔ اُنھون نے بھی زور ڈالا۔ تھوڑی دیر مین میکولال بیہوش ہو کر گرے۔ اور شروع شب سے ثلث آخر تک بیہوش پڑے رہے اور ڈھائی دن تک رعشہ اُن کے تمام بدن مین رہا۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک جوان لڑکا، طالب خدا حضرت کی خدمت مین آیا، آپ نے از روے امتحان مسجد سے نکلوا دیا۔ جب دروازہ کھلا، حضرت پیر و مرشد اسکا ہاتھ پکڑ کر مسجد مین لے آئے۔ پھر آپ نے کچھ نہ فرمایا بعد نماز کے اسکو بلا کر مطلب پوچھا کہا پریم کا پیالا پلا دو آپ نے شربت منگا کر آدھا خود نوش فرمایا اور آدھا اسکو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جاوہ کامیاب روانہ ہو گیا۔

حضرت نے ذکر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پڑھا جن گلیان محمد چلین وہ گلیان مین پلکن بھورون۔

ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے قبل جانے دہلی شریف کے تحصیل علم لکھنؤ مین فرمائی اور شرح وقایہ مولوی نور صاحب سے آپ نے پڑھا تھا۔ اور مرزا حسن علی محدث اور مولوی حسین احمد صاحب اور آپ ہمراہ دہلی کو گئے تھے۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایکبار حضرت شاہ آفاق رح کو کچھ تردد تھا
آپ نے عرض کیا کہ حضرت یہ غلام حاضر ہے جس کے ہاتھ چاہئے بیچ لیجئے اور تردد
رفع کیجئے۔ صرف اتنا فرما دیجئے کہ پنجگانہ نماز پڑھ لینے دے اور شب و روز خدمت
لیا کرے۔

ایک بار کسی نے مراد آباد شریف مین خواب دیکھا کہ حضرت کے سرہانے
کوئی بیٹھا ہے حضرت پیر و مرشد سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل ہم ایسا کسیکو
نہین جانتے جو آپ کے سرہانے بیٹھے۔ اسی اثنا مین میان عطا محمد صاحب نواسہ
اعلی حضرت شاہ آفاق رح کے مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور آپکے
پاس آئے بس آپ دیکھکر بیتاب ہوگئے۔ اور حضرت پیر و مرشد سے فرمایا کہ انکے
قدم لو اور اپنی چارپائی پر اُن کو سرہانے بٹھلایا۔ اور خود زمین پر بیٹھنے لگے اُنھون نے
نہ مانا کہ مین آپ کی زیارت کو حاضر ہوا ہون مجھسے یہ کب ہو سکتا ہے کہ آپ وہان
بیٹھین اور مین یہان۔ غرض باصرار تمام آپ پائنتی بیٹھے۔ اور اُن کو سرہانے بٹھلایا
اور جبتک وہ رہے بسبب ادب کے کسی پر اُس عرصے مین خفا نہ ہوئے اور آواز سے
نہ بولے اور فرماتے تھے کہ اگر ہفت اقلیم کی سلطنت ہو تو ان پر سے نثار کردون اور
جویان مرضی اُن کے رہتے تھے۔ اسی عرصے مین حضرت پیر و مرشد نے خواب مین حضرت
شاہ آفاق رح کو دیکھا کہ بہت خوش ہین حضرت نے شکر شکر کیا۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک روز حضرت سلطان نظام الدین رح

اولیا کا تذکرہ تھا حضرت نے حضرت شاہ آفاق سے عرض کیا کہ ہم آپ کو خود سلطان الاولیا جانتے ہین، خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کہ بہت شوخ تھے بولے کہ آپ کو اُنسے کیا نسبت ہی اُنھون نے پچاس ہزار لچون اور شہدون کو بابند اکر دیا تھا۔ اور ہم مدت سے خدمتمین رہتے ہین کبھی دل مین سوئی سی چُبھ جاتی ہی اُسپر میر عیان علی صاحب کو جوش پیدا ہوا کہ اسی وقت تمام دہلی کے زن و مرد مع اطفال جنین وغیرہ ولی کیئے دیتا ہون، اِس ارادے پر کہ خلاف حکمت الٰہی تھا نسبت اُنکی مستور ہو گئی۔

حضرت میان عبد اللہ شاہ صاحب طلب خدا مین، حضرت کے آستانے پر حاضر ہوئے، تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا۔ دو برس خدمت شریف مین ترک و تجرید تمام رہ کر، فائز المرام ہوئے۔ دل سے حضرت کے عاشق ہین وہ بچشم خود دیکھا ہوا یہ ذکر بیان کرتے تھے "کہ ایک شخص حضرت کی خدمت مین آتے تھے اِسی اثنائے راہ مین ایک ندی مین، اُنھون نے گھوڑی ڈالدی اُسمین دلدل بہت تھی گھوڑی اُسمین غرق ہونے لگی۔ اُنھون نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گھوڑی اُس دلدل مین سے نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ حجرہ مین چادر اوڑھے بیٹھے تھے۔ آپ اُنکو دیکھکر بولے کہ لوگ ہمکو تکلیف دیتے ہین، اور اپنی پشت مبارک دکھلائی، نشان چارون سم کا مع کیچڑ کے موجود تھا" فقط اور ایسا ہی ایک تذکرہ جہاز کا ہی کہ سمندر مین غرق ہوتا تھا آپ کی برکت سے سلامت رہا۔

حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص روم کے میرے پاس آئے۔ وہ جنون

کے شاکی تھے۔ ہم نے کہا تم اُن سے ہمارا اسلام کہ دینا اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ جن وہان سے چلے گئے۔ یہ کرامت آپکی اکثر شائع و مشہور ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ اس مسجد مین جن تھے لوگونکو ایذا پہنچاتے تھے لوگ شکایت کرتے تھے۔ جب مین یہان آیا مراقبہ مین تھا۔ کیا دیکھتا ہون کہ ایک جن آیا پانون جن کے پھرے ہوتے ہین ہمین نے کہا تم کون اُسنے کہا ہم جن ہین مرید ہونے آئے ہین، اُسنے بیعت کی پھر ہمنے کہدیا کہ خبردار اس مسجد مین کوئی ایذا نہ پہونچائے جب سے کسیکو شکایت نہوئی۔

حضرت نے فرمایا کہ مین ایک روز مراقبہ مین تھا دیکھا کہ پریان آئین اور کہا کہ ہم جنون کی بیٹیان ہین سب مرید ہوگئین۔

حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ جیسے ذات ایک ہی اور صفات بہت ہین ایسی ہی نسبتین بھی بہت ہین۔

حضرت نے راقم کو قبل حضوری خدمت کے یہ ذکر واسطے اطمینان کے تحریر فرمایا تھا کہ وقت شام اللہ اللہ دل سے بے حرکت زبان سوبار اور لا الٰہ الا اللہ لسانی سوبار۔

منشی سالک رام نے ذکر کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دہلی مین ہمارے پاس پانچ روپئے تھے۔ ہمکو فکر تھی کہ وطن مین اپنی والدہ ماجدہ کو بھیجدین حضرت شاہ آفاق رح نے مجھ سے پوچھا کیا فکر ہے مین نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ لاؤ ہم بھیجدین گے۔ بعد

ازان چھ ہفتہ کے بعد آپ نے خبر دی کہ وہ روپیہ تمھارے پہونچ گئے۔ لیکن ہم اسوقت سمجھ گئے تھے بعد ازان گھر پہونچ کر معلوم ہوا کہ اسی شب خود اعلیٰ حضرت نے دروازے پر پکار کر وہ روپیہ پہونچا دیئے اور آپ کی والدہ صاحبہ سے کہدیا کہ تمھارے بیٹے بخیریت ہین۔

حضرت مولانا سید محمد علی صاحب نے حضرت سے نقل کیا کہ صاحب حال اور صاحب مقام ہونا آسان ہے۔ با نسبت ہونا مشکل ہے۔

حضرت خواجہ ضیاء اللہ تاجر کشمیر تھے ایک ایک لاکھ کا آپ کا خیمہ تھا طلب خدا مین حضرت قبلۂ عالم کی خدمت مین حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا اور کمال و تکمیل پر فائز ہو کر خلافت پائی۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ فنا و بقا کا نمونہ دنیا مین یہی صحبت ہے ساتھی کی۔

ایک بار حضرت پیر و مرشد نے خواب مین دیکھا کہ نیچے عرش کے ہجوم ملائکہ ہے۔ اسی اثنا مین ایک شخص مجرم کو گرفتار کر کے لائے۔ اسمین سے کسی نے کہا کہ یہ مرید مولوی فضل رحمٰن کا ہے، ندا آئی کیا وہ آفاقی۔ اُنھون نے کہا کہ ہان حکم ہوا کہ چھوڑ دو وہ چھوڑ دیا گیا پھر حضرت سے آپ نے یہ خواب بیان کیا اور بعد کچھ عرصہ کے اُنھین صاحب کا آنا ہوا آپ نے صورت دیکھکر اُنکو پہچان لیا، اور حضرت کو اُنھین بتلایا، حضرت نے اُنکو بشارت معافی کی اپنی زبان مبارک سے فرمائی۔

ایک بار حضرت پیر و مرشد سے حضرت نے پوچھا کہ ہماری نسبت مین اور مرزا صاحب کی نسبت مین کیا فرق ہے۔ آپ نے کہا کہ ایک بات مین آپ کو ترجیح ہے اور ایک بات مین اُن کو آپ پر ترجیح ہے۔ قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آپ کو زیادہ ہے اور مرزا صاحب کے بہت سے خلفا تھے سو یہ ترجیح اُن کو آپ پر ہے۔ اسپر حضرت نے سُنکر فرمایا کہ جا ہمنے تجھکو سب دیا۔

حضرت میان عزیز احمد صاحب اولاد امجاد سے حضرت مجدد الف ثانی رح کی اور داماد اعلیحضرت شاہ آفاق قدس اللہ روحہ کے تھے اُن کو بھی اعلی حضرت سے شرف اجازت تھا۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار مجھے قادر گنج جانیکا اتفاق ہوا۔ تو رتیا شاہ کے مزار پر واسطے فاتحہ کے گیا۔ نسبت اُنکی بہت قوی معلوم ہوئی مجھ کو کچھ قرضہ دینا تھا تو معلوم ہوا کہ رتیا شاہ کہتے ہین کہ ہمنے تمکو تین سو روپیہ دیے جب وہان سے مین دوسرے مقام پر پہونچا تو حسب خواہش میرے ظہور ہوا۔ یہ اوراد معمولہ حضرت پیر و مرشد سے احقر کو پہونچے کہ صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ سو بار الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سو بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو بار۔ اور بعد مغرب کے یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ سو بار اور قرآن شریف اور دلائل الخیرات بھی آپ کے معمولات مین سے ہے راقم کو حضرت نے سند حدیث شریف کی زبان مبارک سے۔ فرمائی اور فرمایا کہ مین نے بھی مولانا اسحق صاحب سے سند نہین لکھوائی۔ زبانی

لی تھی اور راقم نے حضرت پیرومرشد کی خدمت مین بھی کچھ احادیث سنائے ہین اول بار حضرت نے راقم کو قلب روح سر خفی اخفی سے ذکر کرنے کو فرمایا تھا اور فرمایا کہ اشعار عاشقانہ بہت پڑھا کرو یہی ورد وظیفہ ہے اور یہ اشعار فرمائے ۔ ۵

ای خدا ئے من فدایت جان من	جملہ فرزندان وخان ومان من
ای فدائے تو ہمہ کالائے ما	وز برائے تست ہوے وہائے ما

راقم نے شکایت خواطر مین عریضہ لکھا تھا اُسپر حضرت نے یون فرمایا۔

از فضل رحمٰن سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امابعد الحمد للہ کہ زندہ ام وبرای شما دعای خیر میکنم حق تعالی ظہور فرماید آمین وسواس الصدر بزرگان دین راشدہ اند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ می طلبیدند احیاء العلوم وقوت القلوب وغیرہ مین مہلکات ومنجیات بہت کچھ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ اصول حادی فروع ہوتے ہین لہذا اس دائرہ مین ان کے اصول کا مذکور کیا جاتا ہے تو جس قدر اس دائرہ نفی کو طے کیا جائیگا اسی قدر دائرہ اثبات مین کمال پیدا ہوگا۔
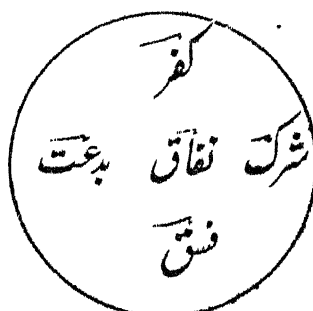
گنجینۂ فقر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیضان تو اندر دل بی کینہ ماست | عکس رخ روشنت در آئینہ ماست
دولتمندان از ان ندارند خبر | این گوہر بے بہا بگنجینہ ماست

اما بعد۔

این نسخہ قبول عام دارد | گنجینۂ فقر نام دارد

تحقیق ۔

بی سند منظور نباشد ہیچ فن را اعتبار | نالہ موزون کردم از بلبل آمل رسید

بیان سلسلہ پیران کبار کا حاصل وصول الی اللہ ہے بوسیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کیونکہ خدا کو بواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہچانا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کمالات پر بواسطہ پیران کبار کے پورا ایقان کلی ہے۔

ف۔ اصطلاح مشائخ میں تشبیہ اسے کہتے ہیں کہ باطن مرید کا ہمرنگ پیر ہو جاتا ہے کا قول مصرع۔

من برنگ یار گشتم یار رنگ ما گرفت

اور یہ نسبت اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی ہی۔ تو یہ عجیب سیر عاشق در معشوق۔ اور سیر معشوق در عاشق ہی۔ فافہم۔

لطیفہ حضرت امام قاسمؒ فقہای سبعۂ مدینۂ منورہ سے ہین۔ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے جد ابو الام تھے قول حضرت امام صادق کا ہی کہ ولدنے ابوبکرؓ مرتین یعنی ولادت صوری جو اس راہ سے ہی۔ علاوہ اُس کے از روے باطن ولادت معنوی بھی جمع ہوئی۔ **نکتہ "اویسیت"** عبارت ہی فیض روحانی سے بغیر دریافت صحبت ظاہر کے، جیسے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض روحانی تھا۔ اور بعض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفین کی صحبت کا بھی ثبوت دیا ہی۔ جیسا کہ ملاقات حضرت حسن بصری اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی بدلائل ثابت کی ہی واللہ اعلم۔

معرفت نفی اثبات کا ترجمہ توڑ جوڑ **طریقہ** خواجگان مین ذکر جہر کا معمول تھا، بعد از ان حضرت شاہ نقشبندؒ نے ذکر جہر کو از روے عمل بعزیمت کے ترک فرمایا اور اللہ تعالی سے آپ نے طریقۂ اقرب الطرق اور آسان چاہا تھا۔ موافق آپ کی مراد کے اُدھر سے الہام ہوا۔ آپ نے جذب کو حضرت سلطان العارفینؒ کے اور سلوک حضرت سید الطائفہؒ کا عجب لطف سے جمع فرمایا ہے۔

فیض حضرت محبوب صمدانی مجدد الف ثانیؒ اکابر امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین۔ ترویج اسلام و احیاے شریعت جو آپ سے ہوا اظہر من الشمس ہی۔

آپ نے طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت فرمایا ہے اور شریعت کے تین جزو فرمائے ہیں علم عمل اور اخلاص۔ اور لکھا ہے کہ اخلاص بغیر سلوک طریقۂ صوفیہ کے حاصل نہیں ہوتا۔ اور بعد انکشاف توحید وجودی کے آپ کو توحید شہودی ظاہر ہوئی اور پھر ورا الورا ہونے کے مقر ہوئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

خلق را روی کے نماید او | در کدام آئینہ در آید او

اور حضرت محی الدین ابن عربیؒ کے باب میں یہ آپ کی تحریر ہے کہ "از مقبولان بنظر می آید منکر او در خطر است" اور آپ مجتہد علم کلام تھے۔ لہذا ذات وصفات میں تحقیق جدید رکھتے ہیں، اور فقہ میں آپ کا مذہب حنفی تھا۔ آپ نے بادشاہ کو سجدہ نہ کیا اور موافق اس کے باتیں نہ کہیں لہذا بموجب سنت انبیا علیہم السلام کے دو برس قید رہے۔ پھر بادشاہ نے باعزاز تمام بلا کر رخصت کیا۔

ف حضرت خازن الرحمۃ وحضرت ایشانؒ یہ دونوں صاحبزادہ عالیشان حضرت مجددؒ کے ہیں، حضرت خازن الرحمۃ کو آپ نے "مقام خلت" کی بشارت دی تھی اور حضرت ایشان کو "منصب قیومیت" عطا فرمایا۔ اور حضرت ایشان نے اپنے خلف الصدق حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبندؒ کو بشارت اس منصب عالی کی فرمائی تھی اور ان کے بعد حضرت قبلۂ عالم زبیر رضی اللہ عنہ کو وہ منصب حاصل ہوا۔

لطیفہ حضرت شاہ گلؒ مرید اور خلیفہ اپنے والد ماجد حضرت خازن الرحمۃ کے تھے اور بار دیگر آپ نے سلوک حضرت ایشان اپنے عم بزرگوار سے کیا تھا۔

اور شاہ گلشن جو پیر صحبت حضرت خواجہ ناصر عندلیب علیہ الرحمہ کے تھے، وہ خلیفہ حضرت شاہ گل تھے۔ یہ شعر حضرت شاہ گل کا ہے ؎

در گل از روی تو یک گونہ اثر یافتہ ایم | بلبل از بوی تو جوشید خبر یافتہ ایم

نکتہ حضرت خواجہ محمد ناصر کو روح پرفتوح حضرت امام حسن علیہ السلام سے نسبت خاصہ اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تھی۔ لہذا طریقہ جدید اُن سے پیدا ہوا۔ معارف اور اسرار اس طریقہ کے "علم الکتاب" مصنفہ حضرت خواجہ میر درد اور "نالۂ عندلیب" مصنفہ حضرت ناصر قدس اللہ سرہ میں مذکور ہیں حضرت میر درد نے بعد بیان مقامات مجددیہ کے ایک مقام جدید محمدیت خالصہ کا تحریر فرمایا ہے۔ جو اُن سب مقامات کو محیط ہے اور قرب امامت و سیادت اُن کی زبان و قلم سے بیان میں آیا ہے ؎

چہ خوش گفت دانا کہ دانش بسی ست | ولیکن پراگندہ با ہر کسے ست

معرفت نقل ہے کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ نے ذکر فرمایا کہ ایک عارف نے بعد وفات اپنے اُستاد کے، اُن کے مزار پر توجہ باطن اور القائے انوار کرنا شروع کیا، تاکہ اُستاد کا حق شاگردی ادا ہو۔ اُستاد مزار سے نکل آئے اور زجر سے کہا تو جانتا ہے کہ راہ قرب خدا کی یہی ہے جو میں نے حاصل کی ہے جس راہ سے کہ میں مقرب بارگاہ الٰہی ہوا ہوں تو اُسے کیا جانے **اصل** اُصول رابطہ مرشد کا مرید سے ہے، کہ بقدر رابطہ مرشد کے، مرید کو کمال حاصل ہوتا ہے۔ لہذا اُصول طریقۂ

حضرات کی اِس اصل کی تفصیل ہین فافہم۔

فیض لوگ جو احادیث کتب مشہورہ حدیث مین نہین پاتے۔ صرف اسوجہ سے اُنکو موضوع کہنے لگتے ہین۔ سو یہ بڑی خطا ہے۔ کیونکہ اگر وہ فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تو انکار اُسکا سخت بے ادبی ہے، اور اکابر اُمت جو ظاہر و باطن کے جامع تھے، اگرچہ بے روایت معنعن حدیث کو نقل کرین وہ کیونکر موضوعات لکھ سکتے ہین۔

ف جیسے کہ صحابہ کبار کو صحبت جسمانی تھی، اولیاء اللہ کو صحبت روحانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوئی ہے۔ لہذا تمام صحابہ کبار بسبب اُس شرف خاص کے تمام اُمت سے افضل ہین۔

لطیفہ حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمہ تین روز حضرت مجددؒ کی صحبت بابرکت مین رہکر رتبۂ کمال و تکمیل پر فائز ہوئے، لیکن یہ تاثیر اہل نسبت کسی مین نہین، اب اُن اکابر کے یادگار ہمارے حضرات ہین۔

نکتہ قرآن و حدیث مین فیض کو سکینہ سے تعبیر کیا ہے اور حلق الذکر احادیث سے ثابت ہین۔

معرفت حضرت مجددؒ تسلیک لطائف خمسہ عالم امر کی جدا جدا فرماتے تھے۔ حضرت ایشان نے واسطے سہولت کے بعد قلب کے توجہ لطیفہ نفس پر شروع فرمائی کہ اُسکے ضمن مین اور لطائف کو بھی فنا و بقا حاصل ہوتی ہے۔

حضرت پیر و مرشد نے حضرت مرزا صاحب کو خواب مین دیکھا اور بے تکلف
باتین کین، اُسپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہ لڑکا کس کا ہی بہت تیز معلوم ہوتا ہی اور
کس نے تعلیم کی ہی - اسی اثنا مین حضرت تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا
ہی اور تعلیم حضرت شاہ آفاقؒ کی ہی یعنی فیض روحانی ہی -

فیض نسبت اکابر نقشبندیہ، نسبت ندما او ردوستان خُدا کی ہی - لہذا
تہذیب ظاہر و باطن مین امتیاز خاص رکھتے ہین - اور نسبت بزرگان **قادریہ**
نسبت اراکین سلطنت ہی جس کا ملک سے تعلق خاص ہی لہذا بے مدد روحانیت
حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کوئی اُس مقام پر نہین پہونچتا - کما تقرر حضرت
مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر مکتوبات مین حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
کو نیب اور اپنے کو نائب اُن کا تحریر فرمایا ہی فافہم -

ف عظمت و جلال معشوق، باعث پیدا ہونے کمال آداب کا ہی اور
مشاہدۂ جمال مین ایک بے تکلفی خاص ہی، تو یہی فرق نسبت قادریہ اور چشتیہ مین
مکشوف ہوتا ہی - کما لا یخفی علی اھل النظر

لطیفہ نسبت معیت کی اصل وہ معاملہ ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
کا کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ؕ

نکتہ قرب شہادت کمال مدارج مشاہدہ ہی بے حیلولۂ حجب کے -

معرفت قرب رفاقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہے کہ

اکمل نبی فیوضِ و رفیقی فی الجنۃ عثمان **اصل** اصول سلوک معاملہ تمامی ہی تو ایک معاملات وہ ہین جنکا تعلق اس عالم سے ہی جیسے انکشاف ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت اور ایک معاملات اخروی ہین اولیاء اللہ کو ان معاملات سے اس عالم مین بھی بہرہ ہی۔ اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو الہام ہوا تھا کہ "دنیای ترا آخرت گردانیدم" اور ایک وہ معاملات ہین جن سے متشابہات قرآنی اور مقطعات کنایہ ہین۔ **ہ**

مخدرات سراپردہ اسرے قرآنی | چہ دلبرند کہ دل میبرند پنہانی

واللہ اعلم۔

فیض یہ فیض حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تا قیامت باقی ہی کہ قرآن شریف آپ کا جمع کیا ہوا ہی۔

ف مراتب اولیا کتاب و سنت مین بہت مذکور ہین چنانچہ ابرار اور مقربین اور سابقین اور علمائے راسخین اور اخیار اور مخلصین اور ابدال وغیرہ اور اہل نظر ہر ذیل کی نسبت معلوم کر لیتے ہین **مصرع**

ہر گلی را رنگ و بوئے دیگرست

لطیفہ جو کلام اولیا متشابہ واقع ہو اُس کا بھی انکار نہ چاہیئے کہ حسن ظن کے خلاف ہے۔

نکتہ مشاہدۂ قلبی اس عالم مین باتفاق اہل ظاہر و باطن جائز ہی علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین مشہور ہی **اصل** نسبت وہی ہی جو اُسکی طرف سے ہے۔ **ہ**

ز ردیدہ فگندی بت از ناز نگاہے | قربان نگاہ تو شوم باز نگاہے

فیض استقامت کا مرادی ترجمہ نباہ کرنا ہی۔

ف تطبیق درمیان اختلاف کا بر دا قوال اہل حق کے اگر نو ر بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو فبہا ورنہ متفق علیہ اہل اختلاف کا اختیار کرنا طریقہ احتیاط ہی فافہم

لطیفہ کلام سے رتبہ دیدار کا بڑھا ہوا ہی۔

نکتہ کرامت ولی کی معجزہ اُس کے نبی کا ہی۔ تو انکار اولیا منجر بکفر ہوتا ہی

حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکرؒ کا خط حضرت سلطان جیؒ کے پاس لایا آپ مراقبہ مین مشغول تھے، اُس وقت غیب سے ایک ہاتھ خالی آپ کی بغل سے نمودار ہوا، اُس نے وہ خط لے لیا۔

لطیفہ کلام نفسی باطن ہی صفت کلام کا اور حرف و صوت اُس کا ظاہر ہی فلا معارضۃ،

نکتہ سیر آفاقی یہی ہی کہ اذکر اللہ عند کل حجر و شجر،

معرفت علم وہی ہی جس کے ساتھ ایمان جمع ہو اور ایمان وہی ہی جسمین شدت محبت ہو اور محبت وہی ہی جو منجر بطاعت ہو۔

حضرت پیر علی شاہ صاحب، برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہما الرحمہ دونون صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاقؒ کے تھے، یہ مصرع حضرت پیر علی شاہ کا ہی آپ نے مراقبہ کے بعد کیفیت مین فرمایا تھا **مصرع**

یہ سب تفرجگاہ ہی ناظر وہی اللہ ہی

فیض اودھر کی رسم و راہ یہی ہی اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ اور اودھرسے رسم و راہ نزول فیض ہی کہ وَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ۔

ف جملہ اہل طرق متفق ہین تہذیب قلب و نفس مین۔

لطیفہ اذکار و اشغال ہر طریقے مین باوضاع مختلفہ ہین۔ لیکن جملہ اہل سلوک متفق ہین آگاہی اور طرد غفلت مین ؎

یک لحظہ زکوی یار دوری | در مذہب عاشقان حرام ست

نکتہ انس عبارت ہی اُس کیفیت لطیف سے جو عشق اور عقل کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہی اور انجذاب عبارت ہی غلبۂ محبت سے ؎

از عقل فرو گذر کہ در عالم عشق | او نیز غلام دل دیوانۂ ماست

معرفت غلبۂ عنصر آبی سے استغراق اور رقت پیدا ہوتی ہی اور عنصر ہوائی سے عاشق دم سرد بھرتا ہی، اور آہ کرتا ہی، اور عنصر آتش عاشق کے دل مین اور ہی گرمی رکھتا ہی۔

حضرت کا ایک مقام پر گذر ہوا وہان ایک اندھا کنوان تھا حضرت نے اُس مین سے پانی طلب فرمایا لوگون نے کہا حضرت یہ اندھا کنوان ہی مدت سے خشک پڑا ہی آپ نے فرمایا بسم اللہ کہکے ڈول ڈالو خدا کی قدرت اُسمین سے پانی نکل آیا۔ یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے روبرو حضرت کے سُنا۔

فیض ادراک مناسب فیض ہی اور کشف کیلئے عیان ہونا ضرور ہی۔
ف نور وجود خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین، تو اگر یہ معرفت اہل کفر طریقت پر کھل جاوے بالاضطرار اسلام حقیقی مین فائز ہون۔
لطیفہ لطف ہمکلامی قرآن شریف مین ہی اور نماز کو معراج المؤمنین فرمایا ہی
معرفت جہان دونون طرف سے محبت اور محبوبیت ہو تو کبھی غلبۂ محبت سے، سخن ناتمام نکلتا ہی کہ وہی دونون اُس کو سمجھ لیتے ہین اور دوسرا نہین سمجھ سکتا۔ مگر جو اُس معاملہ سے خبردار ہو **مصرع**۔

عالم تمام یک سخنِ ناتمام اوست

حضرت کمال شاہ کیتھلیؒ اکابر قادریہ سے ہین۔ نقل ہی کہ آپ مقابر اور بیابانون مین قدم توکل و تجرید پر سیاحت کیا کرتے تھے۔ بعد چند روز کے جب آپ کو رغبت آب و طعام کی ہوتی، خدا کی قدرت سے وہین کوئی شہر پیدا ہو جاتا۔ اور اہل شہر آپ کو بتعظیم تمام اپنی منزل پر لیجاتے، آپ وہان تناول فرماتے، رات کو وہان رہتے، صبح کو نہ شہر کا نشان ہوتا نہ اہل شہر کا۔ اور غلبۂ حال سے آپ جماعت نماز مین حاضر نہ ہوتے تھے۔ ایک شخص کو اس وجہ سے دل مین انکار پیدا ہوا۔ وہ کسی حاجت کو صحرا مین گیا تھا اور وقت نماز بھی تھا۔ کیا دیکھتا ہی کہ ایک باغ اور حوض پانی سے لبریز ہی اور اُس کے پہلو مین ایک مسجد مصفا ہی اور لوگ نماز مین ہین۔ حضرت شاہ کمال امام ہین۔ نماز جماعت پڑھکر جب

وہان سے نکلا تو حوض اور مسجد کسی کا نشان نتھا۔ یہ کرامت آپ کی دیکھکر انکار سے توبہ کی اور مخلصون مین ہو گیا۔

حضرت شاہ سکندر خلیفہ حضرت شاہ کمال کے تھے۔ ایک بار آپ کو کوئی حاجت پیش آئی۔ برملا فرمایا جس کو کوئی فرزند مطلوب ہو آوے، لوگ ہر طرف سے بہت سے ہدایا لائے اور اپنی مراد کو پہونچے۔

معرفت تذکرہ رو قضا کا جو دربارۂ شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمہ کے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے صادر ہوا۔ آپ کے مقامات مین مذکور ہی اور آپنے فرمایا ہی کہ مجھکو فوق مقام رضا کے ترقی ہوئی فافہم۔

فیض ایک بزرگ کا قول ہی کہ مجھپر چالیس برس سے اللہ تعالی جنت اور حور و قصور کو عرض کرتا ہی مین کبھی گوشۂ چشم سے بھی نہین دیکھتا۔ ع

حور پر آنکھ نڈالے کبھی شیدا تیرا | سب سے بیگانہ ہی اے دوست شناسا تیرا

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک دھوبی حضرت گنج شکر کا انتقال کر گیا تھا منکر نکیر نے اُس سے سوال کیا اُس نے اپنی زبان پنجابی مین کہا کہ فرید دا دھوبی آئی۔ یعنی فرید کا دھوبی ہون۔ پس وہ بخش دیا گیا۔

فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جنت کو فرمایا ہی کہ لا فیہا حور و لا قصور بل ربی ضاحکا یہ حدیث نالۂ عندلیب مین نظر سے گذری ع

صورتو نمین خوب ہونگی شیخ گو حور بہشت | پر کہان یہ شوخیان یہ ناز یہ محبوبیان

ملفوظ سالک راقم نے ذکر کیا کہ حضرت پیر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے برہمن مرید تھے لا الٰہ میں غائب اور الا اللہ میں موجود ہو جاتے تھے۔

معرفت فیض سے حضرات کے راقم کو اصول کمالات نفسی نمایان ہوئے اس دائرہ مین مذکور ہوتے ہین اور دائرہ بالا مین بعض معاملات مشہودہ تحریر کئے ہین۔ واللہ اعلم۔
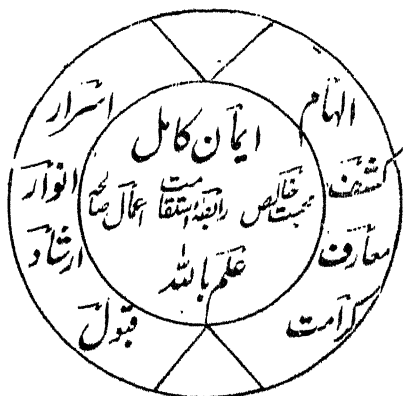
حضرت پیر و مرشد نے راقم سے فرمایا کہ مجھکو مراقبے مین معلوم ہوا کہ تجھپر ایسے مقامات کھلین گے جو پیشتر اس سے نہ کسی نے لکھے ہین اور نہ بیان کیئے ہین۔

حضرت نے ذکر فرمایا کہ حضرت باقی باللہؒ کو بادشاہ نے تین لاکھ روپیہ نذر کیا آپ نے اپنا قرض جو کچھ تھا ادا کرکے سب کا سب حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کو دیدیا تاکہ صرف کتاب اور کفاف طالب علمون کا ہو۔

حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ گاؤن مین گذرے ایک

مقام پر اُن کو انوار آلٰہی کا نزول معلوم ہوا انھون نے جانا شاید مزار کسی بزرگ کا ہی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نہین ہی۔ ایک بوڑھے نے وہان کے بیان کیا کہ ایک مولوی عبدالحق تھے یہان پر کتاب بانچا کرتے تھے یعنی حضرت شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمہ۔

نسخۂ حکمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد! یہ رسالہ موسوم بہ **نسخۂ حکمت** ہے۔ نافع باد یا رب العباد۔

حضرت کو نوعمری مین حضرت حیدر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ خلیفۂ اعلیحضرت سے حصول فیض ہوا۔ بعد ازان آپ خدمت بابرکت اعلیحضرت مین شرف یاب ہوئے صلاح قرار پائی تھی کہ حضرت بجائے اعلیحضرت کے سجادہ نشین ہون حضرت نے منظور نہین فرمایا۔ اُس کے بعد حضرت حاجی علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت قبلۂ عالم کے مشاہیر خلفا مین سے یہ چار بزرگ ہین حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب اور حضرت شاہ قطب الدین اور حضرت خواجہ عبدالعدل اور حضرت خواجہ ضیاء اللہ حضرت شاہ جمال قادری خلیفہ حضرت شاہ قطب الدین

کے تھے، اور شاہ درگاہی صاحب خلیفۂ حضرت شاہ جمال کے تھے۔ اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب فرزند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی خلیفہ حضرت خواجہ عبد العدل کے تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم۔

حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانیؒ کے تھے، آپ کو ارادت وبیعت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ بعد ازان اُن کے خلف الصدق حضرت شیخ رکن الدین سے اجازت وخلافت پائی۔ اور امام رفیع الدین علیہ الرحمہ جد ششم حضرت مجددؒ کے خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان کے تھے۔

حضرت مصباح العاشقینؒ کا سلسلہ طریقۂ چشتیہ مین، حضرت گیسو دراز علیہ الرحمہ سے، ملتا ہے۔ اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت چراغ دہلیؒ کے تھے، یہ شعر حضرت چراغ دہلی نے آپ کو فرمایا تھا ؎

ہر کو مرید سید گیسو دراز شد | واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد

رابطۂ مرشد عین محبت خدا ور سول ہی عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان من عباد اللہ لاناسا ماھم بانبیاء ولا شھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیامۃ بمکانھم من اللہ تعالیٰ قالوا یا رسول اللہ تخبرنا من ھم قال ھم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر ارحام بینھم ولا اموال یتعاطونھا فواللہ ان وجوھھم لنور وانھم لعلی نور

لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس ثم قرأ هذہ الآیۃ الا ان

اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔ اخرجہ ابوداؤد۔

حضرت پیر و مرشد مدظلہ کہ خلفت الصدق اور وارث اتم حضرت کے ہین

منجملہ آپ کے فضائل کے یہ ہین کہ آپ نے ابتدائے پیدائش سے صحبت بابرکت حضرت

مین تربیت پائی ہی۔ دوسرے یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت نے آپ کو درس فرمائی ہی۔

علاوہ اس کے بفحوائے اہل البیت ادری بما فیہ آپ محرم اسرار اپنے پدر بزرگوار

کے ہین اور جسقدر آپ اُن سے بے تکلف تھے۔ ایسا کوئی نہین۔

تعین مین لطائف خمسہ بلکہ لطیفہ نفس کے بھی اختلاف ہی۔ لیکن تعین

لطیفۂ قلب کا زیرپستان چپ متفق علیہ سب کا ہی۔ ناسوت عالم اجسام ہی۔ اور

ملکوت عالم ارواح، اور جبروت عالم صفات ہی۔ جو مقوم کل کائنات ہی، اور

لاہوت عبارت مقام ذات سے ہی جو اُسکی اصل ہی۔ اور معاملات اُخروی کتاب

وسنت سے صاف ظاہر ہین فافہم۔

تاویل متشابہات بعض اکابر نے فرمائی ہی۔ اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ

علمائے راسخین کو تاویل متشابہات سے بہرۂ وافر فرماتے ہین، اور وجہ کو ذات سے

اور ید کو قدرت سے، جو بعض علما نے مراد لیا ہی آپ کے نزدیک مناسب نہین اور

حروف مقطعات کو اسرار خفیہ عاشق ومعشوق مین سے فرمایا ہی۔

حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایکبار روبرو حضرت کے تذکرہ ہوا کہ

جب بادشاہ عالمگیر علیہ الرحمہ نے بتخانہ توڑ کر مسجد بنانے کا حکم دیا اُسوقت ایک شاعر نے فی البدیہہ پڑھا ؎

عجب کرامت بتخانۂ مرا اے شیخ | کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد

ناصر علی نے بمقابلۂ اُس کے جو شعر کہا تھا۔ وقت تذکرہ یاد نہ تھا۔ جو مذکور ہوتا حضرت کو ایسے اشعار خلاف شرع سُننے کی تاب نہین۔ آپ نے فی البدیہہ شعر فرمایا تبرکاً تحریر ہوتا ہے ؎

عجب کرامت اسلام ای غبی کافر | کہ جائے کفر کند پاک برکت اسلام

حاصل مراقبات فکر ہی جو طرح طرح سے ہر طریقے مین کرتے ہین تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ اَللّٰهُ يَجْتَبِىٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ؀ تو اجتبا یہی نسبت وہبی ہی اور ہدایت مشروط با نابت ہی فافہم۔

لطائف عشرہ کا سلوک رسمی جو شائع ہی صرف خانۂ علم مین ہی لہذا بسبب عمل اور اخلاص اور اتباع سنت کے مقام عالی ہو جاتا ہی **بعض** کے نزدیک مقامات سلوک کشفی ہین۔ اور بعض ادراک سے بغیر کشف کے فیض پاتے ہین۔ بالجملہ وجود معاملہ متفق علیہ ہی اور قرائن اور آثار سے اُن کو معلوم کرتے ہین جنّٰتِ عَدْنِ نِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا تو مشتاقان لقای الٰہی اُس کے وعدے پر لوٹتے ہین **صحت** حال ثمرہ ہی طریقہ اختیار کرنیکا **تصور** شیخ و شغل برزخ جو رسم ہی قدما سے اسطرح منقول نہین۔ لیکن متفق علیہ

تمام قدما اور متاخرین کا مجبت مرشد ہی - اور ہمارے حضرات کسی کو تصور شیخ زبان مبارک سے نہین تبلاتے اور اعلیحضرت شاہ آفاقؒ بھی کسی کو نہین فرماتے تھے ایکبار راقم نے بذریعۂ عرضداشت کے دریافت کیا تھا اُسپر حضرت نے اسطرح تحریر فرمایا دَر طریقۂ ما تصور شیخ نیست بجز ذکر جنانی و لسانی درباب عمل بالحدیث و تقلید مذاہب راقم نے تحریر کیا تھا اُس عریضہ پر حضرت نے اول یہ شعر لکھا ؎

ملت عشق از ہمہ ملّت جدا است | عاشقان را ملّت و مذہب خدا است

بعد ازان تحریر فرمایا کہ "ہمہ اولیاء اللہ عمل بحدیث شریف نمودہ اند دعا می کنم باتباع احادیث مستقیم دار آمین" تجدید طریقہ بھی دو طرح پر ہی مانند اجتہاد کے یعنی ایک اجتہاد مطلق دوسرا اجتہاد فی المذہب فافہم -

مقامات سلوک ہر طریقے مین اپنی اپنی عبارات اور معاملات مین مذکور کیئے ہین چنانچہ سیر الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ باللہ اور مقام جمع و فرق بعد الجمع و جمع الجمع و تجلی افعالی و تجلی صفاتی و تجلی شیونات و تجلی ذات وغیرہ اور بعض اکابر کے ملفوظات مین یہ دو مقام جدید نظر سے گذرے فردوس محبت و صحرائے قرب اور سلوک مین سو مقام بھی فرمائے ہین سترھوان اُن مین سے کشف و کرامت ہی ؎

اے برادر بے نہایت درگہیست | ہرچہ بروے میرسی بروے مایست

بعض نسبت سے ملکۂ آگاہی مراد رکھتے ہین - اور بعض کے نزدیک

نسبت ہر مقام کی جدا ہی۔ اور بعض اہل نسبت نے تفاوت معاملات سے بعض اہل
نسبت کا انکار بھی کیا ہی چنانچہ بعض نقشبندیہ نے بعض چشتیہ کی نسبت ایسا کہا ہی
یا بکمال اصطلاح نسبت مخصوص اہل طریقۂ نقشبندیہ ہی اور رسالہ سلاسل اولیا میں اس
کے مثال کا تذکرہ نہیں مصرع خدا را با دل ہر بندہ راز یست ٭۔

نظر مرشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سید الخلق محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ عدد
للقائہ **اما بعد** یہ رسالہ موسوم بہ **نظر مرشد** مشتمل ہی بعض معانی حصن حصین پر قال
صلی اللہ علیہ والہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم تلی وقال ربکم ادعونی استجب
لکم الایہ حقیقت دعا توجہ الی اللہ ہی اور نتیجہ اسکا قبول ہی فافہم یقول اللہ انا عند
ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان
ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ یعنی ملاء اعلیٰ میں ذکر خفی اور حلقۂ ذکر دونوں
اس سے ثابت ہیں فافہم وفی روایۃ الترمذی ان رجلا قال یا رسول اللہ ان
شرائع الاسلام قد کثرت علی فانبئنی بشیء اتشبث بہ قال لا یزال لسانک
رطبا من ذکر اللہ یہ ذکر لسانی ہی جو معمول طریقہ ہی یقول اللہ عز وجل سیعلم

اهل الجمع الیوم من اهل الکرم قیل من اهل الکرم یا رسول اللہ قال اهل
مجالس الذکر من المساجد بیان مجلس ذکر کا مسجد میں ہوا ان خیار عباد اللہ
الذین یراعون الشمس والقمر والاهلة والنجوم والاظلة لذکر اللہ تغیر اوقات
کی شد ہو اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون تو کثرت ذکر سے جذب ہوتا ہے
لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش الممهدة یدخلهم الجنات العلی فقر ہو یا غنا
بہرحال اسکی یاد میں رہنا چاہیئے۔ اسئلک بنور وجهک الذی اشرقت له السموات
والارض و بکل حق هو لک و بحق السائلین علیک یہان سے بحق فلان کہنا جیسا
کہ بزرگون کا نام لیتے ہین ثابت ہوتا ہی فافہم

حسبی اللہ لا الٰہ الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم
سبع مرات بعض مشائخ نے کہا کہ اگر کوئی درود وظیفہ نہ پڑے بجز اس کے تو یہ بھی
کافی ہی لذة النظر الی وجهک وشوقا الی لقائک

آمادہ گشتہ ام دگر امشب نظارہ را | پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را

سبحان اللہ وبحمدہ ۔ مائة مرة ہمارے حضرات اکثر لوگون کو یہی کلمہ ارشاد
فرماتے ہین کہ مشتمل ہر منافع دارین پر من استغفر للمؤمنین والمؤمنات
کل یوم سبعا وعشرین مرة او خمسا وعشرین مرة احد العددین کان
من الذین یستجاب لهم ویرزق بهم اهل الارض حضرت پیر و مرشد نے
یون پڑھنے کو فرمایا اللهم اغفر لی وللمؤمنین والمؤمنات اذا کان جنبی

اللیل فکفوا صبیانکم الخ تدبیر منزل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمائی ہے افضل الصلوٰۃ بعد المکتوبۃ الصلوٰۃ فی جوف اللیل ؎

چون چتر سنجری رُخ بختم سیاہ باد | با فقر گر بود ہوس ملک سنجرم
تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب | صد ملک نیمروز بیک جو نمی خرم

واذا جلس للتشھد تشہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مذہب حنفی

مین ماخوذ ہے وان خاف من عدو او غیرہ فقراءۃ لایلف قریش امان من کل سوء

مجرب حضرت لوگونکو اکثر سفر مین پڑھنے کو فرمادیا کرتے ہین وان ارادعونا فلیقل

یاعباد اللہ اعینونی اس حدیث سے ندا بحرف یا ثابت ہے فافہم لیس لھا

دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ یہی حاصل ذکر کلمۂ طیبہ ہے ماقالھا عبد قط

مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتی تفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر

یہ فتح باب وصول الی اللہ کا بیان ہے۔ اور اجتناب کبائر شرط فتح باب ہے۔ فافہم

کلمۃ القٰھا الی مریم وروح منہ یعنی بحکم کن بے اسباب ظاہر آپ کی

پیدائش ہوئی۔ اور بسبب رابطۂ باطن آپ قال ابی فرماتے تھے فافہم من

احسان تسرہ صحیفتہ فلیکثر فیھا من الاستغفار للراقم ؎

نہ پوچھو رسم و راہ عاشقان اے مدرسہ والو | معافی کا انھیں کے واسطے پروانہ آیا ہے

یقول اللہ سبحانہ وتعالی من شغلہ القراٰن عن ذکری ومسئلتی

اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ تعالی علی سائر

الکلام کفضل اللہ تعالی علی خلقہ تو قرآن شریف سے وصول الی اللہ بدرجۂ اعلی ہوتا ہے کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمد

حسن معاملہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الجود والکرم والسلام علی رسولہ افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم **اما بعد** واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ **حسن معاملہ** بیان مین حسن معاملات خدا و رسول و اولیائے کبار کے تحریر ہوتا ہے

حضرت نے فرمایا کہ بعض کو حضرت نوح سے نسبت ہوتی ہے، اور بعض کو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے؛ اور نسبت محمدی سب سے بڑھی ہوئی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت نے فرمایا کہ بعض علما کے نزدیک رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خلفائے راشدین سے بھی زیادہ ہے اور وہ فیض خاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک وقت وصال آپ کے سینے پر تھا انھین کو حاصل ہوا ہے۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت قلندر نے امیر خسرو سے کہا کہ تمھارے مرشد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل مین نہین دیکھتے

اسی وقت دونون صاحب حضور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچے تو بہت ساسا دلیا کیا دکا شع تھا۔ امیر خسرو نے جو دیکھا تو فی الواقع وہان سلطانجی کو بیٹھا یا اسکو بہایت خطرا سپ ہوا۔ اسی اثنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قلندر سے فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو انھون نے کہا سلطانجی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سلطانا ان یہان کہان پھر فرمایا کیا دیکھو گے اُنھون نے عرض کیا کہ ہان آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے پردہ جو آپ کے متصل تھا اُٹھا دیا داہنی طرف حضرت محبوب سُبحانی اور بائین جانب حضرت محبوب الٰہی تھے۔ اور ارشاد فرمایا کہ ان کا یہ مقام ہے اور وہ مقام عام ہے۔ بس حضرت قلندر قائل ہوتے اور امیر خسرو نے عالم سرور مین یہ شعر کہا ؎

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام | بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک طالب مجاہد و مرتاض سالہا سال سے سلطانجی مین ٹھہرے ہوئے تھے اور نظر عنایت حضرت سلطان المشائخ کے طالب تھے لیکن کچھ حصول نہوتا تھا کسی بزرگ نے اُن سے پوچھا اُنھون نے مقصد اپنا بیان کیا۔ فرمایا سلطانجی اپنے معاملہ مین مستغرق ہین اُنکو تمھاری خبر بھی نہین سو تم ایک کام کرو دو روپیہ کی کوڑیان اور گھٹیان یہان بچونکو بانٹو اُن کے شور وغل سے تم پر نظر عنایت ہوجائیگی۔ اُنھون نے ایسا ہی کیا۔ اور سالہا سال کی محنت ایک دم مین وصول ہوگئی۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رح کے دسترخوان پر چار چار ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے۔ اور حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تھا۔ اور ہر ایک کے حسب دلخواہ کھانا پکتا تھا ایک بار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپنے ایک مرید سے فرمایا کہ تو میرے عوض پیشاب کر آ چنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کے عوض کر آیا۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان مراقب تھے۔ چار آزاد آئے کہنے لگے کیا پلنگ مین بیٹھے ہو۔ آپ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا چارون ولی ہو گئے۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت مفتی زیب النساء بیگم جو مرید حضرت ایشان کی تھین حضرت ایشان کو ایک شمعدان زبرجد کا نذر کر گئین پھر جو آ کر دیکھا تو خانقاہ مین وہ شمعدان گرد آلود پڑا ہوا تھا۔ بہت افسوس کیا اور حضرت سے عرض کیا کہ یہ شمعدان زبرجد کا ہی آپ نے فرمایا کہ ہو گا الغرض یہ بے پروائی دیکھکر انھون نے عوض شمعدان کے ایک لاکھ روپیہ نذر کیا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا جا تیرا حشر خاتون فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گا سبحان اللہ کیا نسبت بلند پایہ ہی۔

حضرت نے فرمایا کہ حضرت ایشان رح کے مزار پر ایک بزرگ جو ان کے رشتہ دار بھی تھے متوجہ ہوئے۔ پھر منھ پھیر کر چلے کہ وہ تو اپنی بی بی سے صحبت مین مشغول ہین۔

حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت سیف الدینؒ کا حلقہ چودہ سو آدمی کا ہوتا تھا۔ اور واسطے انتظام حلقہ کے ایک مرید کو یہ خدمت سپرد تھی کہ وقت حلقہ کے جس کو کوئی ضرورت پیش آتی تھی اُس کو وہ سلب کر لیتا تھا۔

حضرت نے فرمایا کہ نسبت دو قسم پر ہے وہبی اور کسبی تو میری نسبت وہبی ہے۔ پھر ذکر فرمایا کہ حضرت آدم بنوریؒ حج کو جاتے تھے بہت سی خلق بیعت کیواسطے جمع ہوئی آپنے عمامہ پھیلا دیا کہ جو اسپر ہاتھ رکھدے وہی مرید ہے جو مرید ہوا بانسبت ہو گیا پھر حضرت نے فرمایا کہ مین نسبت اِسے جانتا ہون۔

حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ جب نادر شاہ نے دہلی مین ہاتھ صاف کیا کسی نے اُس سے مخبری کی۔ کہ حضرت قبلۂ عالمؒ کے مکان مین کئی شہزادے مخفی ہین اُسنے حکم دیا کہ توپخانہ سے خانقاہ کو اُڑا دو۔ آپ کو بھی خبر ہوئی۔ کچھ نہ فرمایا جب توپخانہ آکر لگا اور آپ کو خبر دی کہ بتّی دیتے ہین آپنے فرمایا کہ ہان اُلٹی چلین پھر تو جو توپ چلی اُلٹی چلی خود اُسی کا لشکر اُڑنے لگا یہ کرامت دیکھکر فوراً توپین موقوف کین اور نادر شاہ اپنی مشکین باندھکر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف فرمادین آپنے فرمایا اسمین بات کیا ہے تیرے حکم سے آگے چلتی تھین میرے حکم سے پیچھے چلنے لگین۔

حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ دہلی نے وقت انتقال کہا کہ مجھ سے کوئی ایسا عمل نہوا کہ جس سے امید مغفرت ہو مجھے دائرے مین سلطان جی کے دفن کرنا کہ اُنکی وجہ سے بخشدیا جاؤن ایک بزرگ صاحب کشف نے دیکھا کہ ملائکہ

عذاب محمد شاہ پر نازل ہوئے اور سلطان جی ٹہل رہے ہیں اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے
ہیں کہ یہ شخص میری وجہ سے یہان آیا ہوا ہے تو اسپر رحمت نازل کر۔ اسی اثنا مین دیکھا
کہ ملائکہ رحمت آئے اور محمد شاہ فتحمند ہو گیا۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلہ عالم کے تھے وہ یقین
جوش کا ثمر پر پہونچے اور کچھ پی بھی لیا تمام عمر ہوشمند چلے آئے اور ۔۔۔۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت خواجہ ضیاء اللہ نے اپنے
پیر و مرشد حضرت قبلہ عالمؒ کو خواب مین بہت روز سے نہ دیکھا تھا۔ اسکا تذکرہ حضرت
مرزا مظہر صاحب علیہ الرحمۃ کے سامنے کیا۔ اسپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ آج دیکھو گے
اُسی شب حضرت خواجہ نے خواب مین حضرت قبلہ عالمؒ کو دیکھا کہ مرزا صاحب
کا شکریہ ادا کرنے لگے۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد حقہ پیتے تھے۔ ایکبار
حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے آپ سے کہا کہ جو کوئی حقہ پیتا ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اُس سے مُنھ پھیر لیتے ہین۔ آپ نے حقہ منگایا اور ایک کش لیکر اُسی دم
حضوری مین پہونچے۔ دھوان مُنھ سے نکل رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا آؤ درد پاس بیٹھ جاؤ شاہ صاحب یہ کیفیت دیکھکر قائل ہوئے۔ اور حضرت
قبلہ عالمؒ بھی کسی عذر سے حقہ پیتے تھے۔ کاشمیر کا کیوڑہ بجائے پانی کے ڈالا جاتا تھا
اور تمباکو مصر مین کوٹی جاتی تھی۔

حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ بادشاہ دہلی کو حضرت خواجہ ضیاء اللہ سے بہت اعتقاد تھا۔ اُسنے آپکی خدمت کرنا چاہا منظور نفرمایا۔ آخرکار اُس کے اصرار سے بہت روپیہ بادار قبول فرمائے کہ اسقدر گزران کےلیئے کافی ہین لیکن آپ شیخ تھے۔ لوگون کو قرض لیکر دیتے تھے، دوکاندارون کے قرضدار رہتے تھے۔ بادشاہ نے حکم دیدیا تھا۔ آپ سے کوئی قرض نہ مانگے۔ سب اپنے پاس سے ادا کرتا تھا۔

حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ سپاہگری مین کامل تھے۔ ابتدا مین رجولیت نہ تھی نکاح ہوگیا تھا۔ تمام طبیب لکھنؤ کے اُن کے علاج سے عاجز آگئے تھے۔ اُن کے چچا عبدالرحمن خان صاحب واسطے علاج کے رائے بریلی لیگئے تھے۔ اثنائے راہ مین خواجہ صاحب کی نگاہ اُن پر پڑگئی آپ نے فرمایا محمود ادھر آ۔ اور حجرہ مین میرا پائجامہ رکھا ہے اُسکو پہن لے۔ اُس کو نامرد بھی پہنکر مرد ہوجاتے ہین۔ وہ حجرے مین گئے اور پائجامہ مبارک پہنا فوراً آثار معلوم ہوئے۔ اُسی وقت اپنے گھر جاکر ادائے حاجت کی بعدازان یہ کرامت نمایان جو دیکھی حضرت خواجہ کی خدمت مین آکر چھ مہینے رہے مفت مین ولایت حاصل ہوگئی۔

حضرت نے فرمایا کہ ایکبار حضرت شاہ آفاق رحؒ نے حضرت مرزا صاحب سے فرمایا کہ آپ مریدون کو کھڑا رکھتے ہین یہ خلاف سنت ہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ صاحبزادے مین انکا نفس توڑتا ہون آپ نے کہا آخر سنت تو ہے اسپر مرزا صاحب

بہت خوش ہوئے۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ عبداللہ صاحب کا انتقال ہوا۔ تو ایک بزرگ صاحب کشف نے دیکھا تھا کہ جو کوئی ان کے آس پاس پانچ پانچ کوس تک مدفون ہوگا مغفور ہوگا۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی علیہ الرحمہ دفن ہوئے۔ تو منکر نکیر آئے۔ آپ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ایک توجہ تو لیتے جاؤ اور توجہ فرمائی وہ بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب ہمارے حضرت سے فرماتے تھے۔ کہ ابھی تو لوگوں سے بہت بھاگتے ہو جب کیا کروگے کہ ہر طرف سے لوگ گھیریں گے اور چالیس برس کے بعد تمہارا ظہور ہوگا۔

حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک پیر بھائی تھے۔ ان کو بخار آیا چندروز مین جاتا رہا لیکن انکی صورت اور کیفیت جو بیماری کی تھی بحال تھی۔ طبیب حیران ہوکر اُن سے استفسار کرتا لیکن وہ کچھ نہ کہتے تھے۔ چھ مہینے اسی طرح گذرے۔ طبیب نے جب بہت اصرار کیا تو کہا کیا کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتے ہین اسلئے بیمار بنا رہتا ہون۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق کے تھے۔ انکی طبیعت مین مذاق بہت تھا۔ وہ کہتے تھے کہ مین قبر مین منکر نکیر سے بھی مذاق کرونگا

جب اُن کا انتقال ہوا تو حضرت قبلہ اور حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب وغیرہ اُن کے مزار کے گرد مراقب ہوئے۔ الغرض منکر نکیر آئے اُنھون نے اُنکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تم کون ہو، کہان سے آئے ہو، کہا ہم فرشتے ہین۔ آسمان سے آئے ہین۔ کہا آسمان یہان سے کتنی دور ہی۔ اُنھون نے کہا پانسو برس کی راہ۔ کہا پھر کیا پوچھتے ہو۔ انھون نے سوال کیا۔ کہا تم کو شرم نہین آتی۔ تم پانسو برس کی راہ طے کرکے آئے اور خدا کو نہ بھولے۔ مین ایک گز زمین طے کرکے آیا خدا کو بھول گیا بس وہ چلے گئے۔

حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کو کشف ہوا کہ حضرت شاہ آفاق رح کی عمر پوری ہوگئی۔ حاضر خدمت اعلیٰ حضرت کے ہوئے کہ عمر میری حاضر ہی آپ نے قبول نفرمائی۔ ہمارے حضرت بھی یہ سنکر نذر کرنے کو حاضر ہوئے حضرت شاہ آفاق رح نے دو برس آپ کی عمر مین سے لے لیے اور بعد دو برس کے انتقال فرمایا حضرت فرماتے تھے کہ میری عمر جو زیادہ ہی اُسکی برکت ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ ہمنے غدر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کچھ فکر نہ کرو بس اطمینان ہوگیا

حضرت نے فرمایا کہ مین ایک مرید کو توجہ دے رہا تھا ایک درویش بھی آکر مراقب ہوگئے اسی وقت اُن کو حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگئی اور بہت معتقد ہوئے۔

حضرت نے فرمایا کہ یہاں ایسے ایسے مجذوب کہ جن کے جذبے کو شاہ غلام رسول صاحب مانتے تھے آئے۔ مجذوب انکا جاتا رہا۔ وضو کرکے میرے پیچھے نماز پڑھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں تمہارے سامنے کے آگے انکی کیا حقیقت ہے۔

حضرت پیر و مرشد نے ابتدا میں حضرت سے توجہ طلب کی آپ نے بحسب عادت بے پروائی فرمائی۔ اسی اثنا میں حضرت پیر و مرشد نے اعلیٰحضرت شاہ آفاق رح کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں مجھکو میں دونگا اسی روز سے حضرت کا بھی التفات باطن آپ کی طرف ہوگیا۔ حتیٰ کہ آپ وارث اتم حضرت کے ہیں۔

جامع کمالات صوری و معنوی حضرت مولانا مولوی سید محمد علیصاحب دامت برکاتہ نے فرمایا کہ جب حضرت نے مجھکو مرید کیا آدمی سے کہا اندر جو کچھ ہو لے آؤ اُسوقت اور کچھ موجود نہ تھا۔ کسی قدر چنے رکھے تھے مجھکو دیے اور فرمایا کہ یہ ہمنے تمکو دنیا دی کھانے کو پھر ایک پان منگا کر عنایت فرمایا اور کہا یہ پان عرفان کا ہی الحق کہ بموجب فرمانے حضرت کے مولوی صاحب موصوف باوجود اہل و عیال متوکل علی اللہ ہین خدا خود انکا کفیل ہی۔ مصرع گفتۂ او گفتۂ اللہ بود۔ آپکو حضرت سے طریقۂ نقشبندیہ و قادریہ میں اجازت کاملہ ہے۔

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب عالم باعمل اور فاضل کامل ہین آپکو حضرت کی صحبت بابرکت سے بڑا فیض ہوا ہی منجملہ بیتی انکی نظم ہی جسکا اول شعر یہ ہی ؎

من موہن پہلے نام جپون | وہ بھر بھروسے سرجن ہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الرحمن الرحیم ذی الفضل العظیم والصلوٰۃ والسلام علی احمد المجتبیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ **اما بعد** واضح ہو کہ یہ ذکر خیر مشتمل ہے نقل اجازت نامہ و شجرہ منظوم نقشبندیہ و شجرہ خاندان قادریہ پر

نقل اجازت نامہ اعلیٰحضرت شاہ آفاق بنام حضرت قبلہ مدظلہ الاعلیٰ مع مہر

۱۲۰۸ فقیر محمد آفاق احمدی

محب الفقرا مخلص الفضلا مولوی فضل الرحمن بعافیت باشند

بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند۔ درین جوار فضل پروردگار خیریت و صحت و عافیت آن محب الفقرا مدام مطلوب و دیریست کہ از حالات خیریت آیات آن محب الفقرا اطلاع ندارد۔ ازین باعث دل متعلق۔ باید کہ ہموارہ بدست آیندگان این سمت از نامجات خیریت آیات دل را خرم میکردہ باشند۔ شمارا اجازت است کہ ہر کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ و قادریہ داخل شود او را داخل نمایند و بدل متوجہ

یاران باشند و منسب علی را توجہ زیادہ باشند و پیوستہ تو لیان حالات
باشند زیادہ توجہشان برای تمرد نیات خواستند و گنج یاران را احسان فقیر و
یاران خود را و بار سانند۔ از میان عشرہ احمد و نقطہ احمد و نعمت احمد از تیغ صوفیان
خانقاہ اسلام شوق خوانند از اعظم علی اسلام سنت الاسلام و مبارکباد خوانند
از اندرون دعوات خوانند

شجرہ پیران نقشبندیہ رضی اللہ عنہم

خداوندا بحق سرور ما
محمد مصطفیٰ پیغمبر ما
بحقِ حضرتِ صدیق اکبرؓ

وفا پروردہ ضمن پیمبر
بحقِ بحرِ علم و کان احسان
چراغ محفلِ اصحابِ سلمان

بحقِ قاسمِ انوار صدیق
حقیقت محرم اسرار صدیق
بحقِ وارثِ صدیق و حیدر

خطابش صادق و نامست جعفر
بحقِ بایزید آن غوث بسطام
ز انوارش منور روم تا شام

بحقِ بو الحسن آن قطب عالم
سمیِ مرتضیٰ آن شیخِ اکرم
بحق بو علی پیرِ طریقت

بہارِ فقر و عرفان حقیقت
بحقِ شیخ ابو یعقوب یوسف
جمال افزای اربابِ تصوف

بحقِ خواجہ عبد الخالق ما
کلید گنج حکمت کانِ معنیٰ
بحقِ خواجہ کو عارف آمد

ز سرِ کنتُ کنزاً واقف آمد
بحقِ خواجہ محمود نامے
ولایت منصبی والا مقامے

بحقِ کاشفِ انوارِ عرفان
علی رامیتنی خواجہ عزیزان
بحقِ خواجہ بابا محمدؒ

مشیخت پایۂ ارشادِ مسند
بحقِ آنکہ نامِ او امیر است
مکمل عارف و کامل فقیر است

بحقِ خواجۂ حق آشنائی
علاء الدین حقیقت آشنائے
بحقِ ناصر الدین خواجہ احرار
شرابِ معرفت در جام دارد
بحقِ خواجگی کو حق نشان بود
نگاہ حق نمایش ساقی ما
بحقِ خواجہ شیخ الدین معصوم
ابو القاسم علیہ رحمۃ اللہ
بحقِ مشرقِ صبحِ ولایت
بفقر اندر علم و معرفت طاق
بحقِ پیر و مرشد احمد پاک
گرفتارِ غمم کن شاد گردان

بہاء الدین طریقت پیشوائی
بحقِ آنکہ نقش بستہ ہاشش
عبید اللہ و چشم اعتبار
بحقِ شاہ حق خواجہ درویش
بعالم یادگار خواجگان بود
بحقِ حضرت شیخ مجدد
کہ شہرت یافت از ہند تا روم
بحقِ آبروی فقر و ارشاد
ضیاء اللہ سپہرِ ہدایت
بحقِ فضل رحمٰن قبلۂ جان
کہ آمد وارثِ سلطان لولاک
شہودِ خویش کن یارا کرامت

بحقِ قطبِ ارشادِ زمانہ
فروغ دیدۂ عرفان مقامش
بحقِ آنکہ زاہد نام دارد
بحقِ پیوستہ وارستہ از خویش
بحقِ خواجہ عبد الباقی ما
بحقِ مصطفےٰ عالی محامد
بحقِ نقشبند آن تاجِ ارشاد
زہے آن قبلۂ اقطابِ افراد
بحقِ خواجۂ ما شاہ آفاق
کہ نامش سیف دین و ایمان
بامدادش ز خود آزاد گردان
بحالِ ما فگن چشمِ عنایت

الٰہی ظلِ او ممدود تر باد | بیادِ او جہان را بیشتر باد

شجرہ خاندان قادریہ

الٰہی بحرمت حضرت سرورِ عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت حضرت امام حسن علیہ

علیہ السلام الٰہی بحرمت حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
عبداللہ محض رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جون رضی اللہ عنہ الٰہی
بحرمت حضرت سید داؤد موصوف رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ ثانی
رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
عبداللہ رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید ابو صالح رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت غوث اعظم محبوب
سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
عبدالرزاق رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالوہاب رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید بہاءالدین
رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت
سید شمس الدین صحرائی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید گدا رحمٰن رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت
سید گدا رحمٰن ثانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید فضیل رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ سکندر
رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی محبوب صمدانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی
رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ایشان عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ حجۃ اللہ محمد نقشبند رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت قبلۂ عالم

خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت قطب الاقطاب مجدد دوران سیدنا و مولانا حضرت فضل رحمٰن مدظلہ الاعلیٰ الٰہی بحرمت محبوب الٰہی وارث جناب رسالت پناہی عالی مناقب مولانا و مرشدنا حضرت احمد میاں صاحب ادام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود کن

گلشن وحدت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اما بعد! یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ "گلشن وحدت" متضمن اکثر اسرار سلوک و نسبت سے ہے۔

سر: قطب الاقطاب "عبارت ہے اُس فرد کامل سے" جو منصب قطب مدار وقطب ارشاد کا جامع ہو۔ اور لفظ "مجدد" اِس حدیث شریف سے ماخوذ ہے کہ ان اللہ یبعث فی ھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا؟ تو آثار و انوار ان مناصب کے ہمارے حضرات سے واضح و لائح ہیں کما لا یخفی علی اھل النظر

سر: میاں کرم علی صاحب مرید خاص حضرت پیر علی شاہ صاحب نے

اُن کے مصرع پر مخمس کہا تھا، ایک بند اُسکا تحریر ہوتا ہے۔ خمسہ۔

زہد و ریاضت مین رہے یا آہ کا نعرہ کرے | ضربونسے ذکر و شغل کے دل اور جگر پارہ کرے
بے عشق کچھ حاصل نہ ہو ہرچند سر مارا کرے | عاشق جمال یار کا ہر لحظہ نظارہ کرے

یہ سب تفرجگاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے

سر مقامات عشرہ کا سلوک تفصیلی قدمائے صوفیہ نے کیا ہو اور بزرگان نقشبندیہ نے اجمالاً ضمن سلوک مین تجویز فرمایا۔

سر قرب طہارت اہل بیت کو حاصل ہوا ہو چنانچہ آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے

سر لایسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن یہ نزول بے کیف ہی جو بزرگون نے فرمایا ہے۔

سر نسبت کو اُس سے مفہوم کرو کہ ما فاق ابو بکر بکثرۃ الصلوٰۃ والصیام ولکن لشئ وقر فی قلبہ

سر خدا کا حاضر و ناظر جاننا موصل مقام احسان سے ہے کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔

سر نسبت علمی و جہلی دونون طرح پر ہے۔ سلطانجی نے فرمایا بعض اولیاء اللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہو اور بعض کو علم نہین ہوتا فافہم۔

سر دربار مین بھی حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی ہو

سر اُسقدر زمین روضۂ مبارک کی جہان جسد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا ہی علما نے اسکو عرش سے بھی افضل فرمایا ہے۔

سر فیض افعال عرش سے آتا ہی کیونکہ مجری تمام احکام کا عرش عظیم ہی۔ اور افعال کے اصول اسماء صفات اور شیون اور ذات الٰہی ہے۔

سر ایک حدیث مین تمسک قرآن اور اہل بیت کو فرمایا۔ اور دوسری مین قرآن اور سنت کو فرمایا ہی۔ تو اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب طریقے سنت پر تھے۔

عبارا تنا شتی وحسنک واحد | وکل الی ذاک الجمال یشیر

سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ روز قیامت تمام نسب اور سبب منقطع ہون گے۔ مگر نسب میرا اور سبب میرا تو سبب مین اور امت بھی آگئی۔

سر حجاب ظلمانی اور نورانی کا بیان اس حدیث مین ہی کہ ان اللہ سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ لو کشفت لاحرق سبحات وجھہ ما انتھے الیہ بصرہ۔

سر ایمان کامل صدیقین کا ہی کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ اور شہدا مستغرق انوار ہین کہ وَالشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ۔

سر اذکار و اشغال و مراقبات کو راہ مقربین اور کثرت صلوٰۃ و نوافل کو راہ ابرار بزرگون نے فرمایا ہے۔

سر حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے یون تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ شمارا نسبت کامل بخشد آمین۔

سر تجلیہ بشارات فرمودہ حضرت پیر و مرشد کے راقم کو بشارت ہی علم سینہ کی۔

سر حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بیمار کو اعلی حضرت شاہ آفاق کی خدمت لائے آپنے اسکا مرض ایک بکرے پر جو اسوقت وہان موجود تھا ڈالدیا وہ بکرا گر کر مر گیا اور بیمار کو فوراً صحت ہو گئی۔ غلو نسبت مین آپ سے ایسا صادر ہوا۔

سر اصل تعلیم ذکر اور اتباع سنت ہی اور تفصیل اسکی مناسب ہر استعداد و وقت و حال کے جدا ہی موافق تجویز مرشد کامل مکمل کے۔

سر ایمان تقلیدی عوام کا ہی۔ اور ایمان استدلالی اہل ظاہر کا اور ایمان شہودی، اہل باطن کا اور ایمان بالغیب خص الخواص کا ہے لہذا اس مناسبت عامہ سے باب افادہ و استفادہ مفتوح ہوتا ہی فافہم واللہ اعلم۔

نقد وقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ہر چہ میرود سخن دوست خوشتر ست

اما بعد یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ **نقد وقت** ہی۔ **توضیح** نالۂ عندلیب مین تحریر فرماتے ہین "در یاب کہ ماد امیکہ سیر سالک در مراتب آفاق می باشد کہ از دیدن صنعتہا مشاہدۂ صانع می نماید۔ و او داخل دائرۂ ولایت عامہ

می دانند، وچون از انجا ترقی کرده بسیر انفسی می درآید و بتوجه جمیع آیات الٰہی، و ظہور صفات و تجلیات ذات او سبحانہ در آئینہ ظاہر و باطن خویش معائنہ و مشاہدہ می فرماید آنرا مقام ولایت صغریٰ که ولایت اولیاست می خوانند۔ وچون او را از سیر آفاقی و انفسی نجات داده، آیات مراتب الٰہیات که باقیات اند، و داخل عالم آخرت اند مشہود و مکشوفش میگردانند، مقامش را مرتبہ ولایت کبریٰ می شناسند۔ که ولایت حضرات انبیاست۔ وچون درین ولایت ہم که روبعروج دارد سیرش را بقدر استعدادش کنانیده بمرکزش فرود می آرند یعنی که از نزول ہم بہره بخشیده او را از جمیع حقائق و دقائق و اسرار و حکمت مراتب الٰہیات و تمام مخلوقات که عوالم علوی و سفلی باشند آگاه و باخبری گردانند۔ دران زمان او را بہره مند از دولت کمالات نبوت می شناسند۔ اگرچه منصب نبوت را بر ذات خاتم الرسالة صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلی جمیع اخوانه وسلم ختم شده می انگارند، و این معاملات عروج و نزول او را که تعلق بولایت کبریٰ و کمالات نبوت دارد ما ورائے سیر دائرہ آفاق و انفس یقین دارند۔ وحالا از تحقیق ولایت علیا که ولایت ملاءِ اعلیٰ ست چه بیان نماید که قربشان رنگی علیحده دارد۔ بانسبت معیت انبیا و نسبت عینیت اولیا و نسبت خالقیت و مخلوقیت علما و نسبت محتاج و محتاج الیه مؤمنین وغیره حاکیان ہیچ مناسبت ندارد، وبا که

بعضی بخیال انفس و آفاق اند	بعضی بطریق علم وفن مشتاق اند
آنہا که ازین وآن ندارند خبر	آئینہ رازِ عالم اطلاق اند

تنبیہ علم الکتاب مین تحریر فرماتے ہین **تادیب** حضرت[1] قبلہ کونین دامت برکاتہ میفرمودند کہ آداب سلاطین و امرا را اعضا و جوارح ست ہرچند نوکران ایشان روبرو دست بستہ ایستادہ می باشند و بظاہر تسلیم و سلام می کنند لیکن در دل شکوہ و شکایت دارند و ہرگز ادب قلبی پیدا نکردہ اند و آداب علمای ظاہر ہمین برزبان ست کہ چنان کلمہ برزبان نمی آرند کہ خلاف شرع و عقائد باشد اما در دل ہزارہا شبہات و شکوک دارند و اطمینان قلبی نیافتہ اند و آداب فقرا بر قلب ست کہ کہ خلوص و رسوخ و اطمینان تام حاصل ست و مخلصان ایشانرا اعتقاد و ولی در خدمت ایشان می باشد و چون زبان و دیگر اعضا توابع دل ست بظاہر ہم آداب از ینہا فوت نمی شود بلکہ بکمال خوبی و غایت لطف سرانجام میباید کہ لو خشع قلبہ لخشع جوارحہ و بشریت ست اگر بطریق سہو یا خطا در ظاہر قصورے در ادب ہم واقع شود بے ادبی ولی نیست و از راہ خباثت نہ بخلاف اہل ظاہر کہ ہرچند تعظیم و تواضع نمایند و کلمہ ناگفتنی برزبان نیارند اما سراسر شرارت و نفاق ست ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اعمالکم بل ینظر الی قلوبکم و نیاتکم۔ **ترجیح قیام** اور سجدہ کی ترجیح مین اختلاف ہے تو سجدہ کو مرتبہ قدم سے مناسبت ہے کہ الساجد یسجد علیٰ قدمے اللہ تعالےٰ اور قیام کو مرتبہ وجہ سے شتان ما بینہما اور اقرب ما یکون العبد فی السجود بیان اقربیت ہے نہ اظہار عروج نسبت فافہم واللہ اعلم۔

---

[1] یعنی حضرت خواجہ محمد ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

توجیہ ایکبار حضرت نے یہ اشعار پڑھے ؎

تر ہوئی باران سے سوکھی ہین	یعنی آئے رحمۃ للعالمین
اُس بسنتی پوش کا ذکر آگیا	آم بھی بورایا اور مہوا چوا

پھر فرمایا کہ آم نہین بورایا بلکہ افسوس کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک سے مشرف نہوا اور حضرت پیرو مرشد نے اُسکے معنے یون فرمائے کہ جوش محبّت رسول مین آم بورا گیا یعنی دیوانہ ہوگیا **فائدہ** حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک بار سلطانجی چلے جاتے تھے۔ ایک لڑکا حسین سامنے آیا آپ نے اُسکی پیشانی کا بوسہ لیا۔ کہ یہان بھی تمھارا جلوہ ہی۔ بعد ازان سب مریدون نے جو ہمراہ تھے بوسہ لیا۔ لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہین لیا آگے ایک مقام پر آگ روشن تھی سلطانجی نے آگ کا بھی بوسہ لیا۔ کہ یہان بھی تمھارا جلوہ ہے یہان کسی مرید نے بوسہ نہ لیا۔ مگر حضرت چراغ دہلی نے یہان بوسہ لے لیا۔

معرفت راقم کو تفاوت صدیقین، وشہدا، وصالحین کا منکشف ہوا۔ جو سراسر مطابق آیات وحدیث کے ہے۔ اور ان مقامات مصطلحہ کتاب وسنت کو پہلے کسی نے اسطرح بیان نہین کیا ہی۔ یہ جدت از روے بیان کے ظاہر ہی اور از روے حقیقت تمام اہل اللہ ان مصطلحات کے مفہوم مین داخل ہین۔ اور نسبت ہر ذیل کی جُدا جُدا فیض سے حضرات کے معلوم ہوئی ؎

گر آن جملہ را سعدی انشا کند	مگر دفترے دیگر املا کند

دیہ مراد نی علما لکھتے رہتا تھا کہ ایک مرید "پھر مانگ" لکھا تا پھرتا تھا گنج مراد آباد میں آیا زمیندار اسکو نقدی دیتے تھے لیتا نہیں۔ اسی اثنا میں حضرت مسجد کے باہر آئے فرمایا کیا حجت کرتے ہو اُسنے کہا "پھر مانگ" لکھاتا ہوں حضرت نے فرمایا آؤ ہم لکھدیں اور تحریر فرمایا ؎

لذت جو دے "پھر مانگ" سکھایا مجھکو | تو وہ داتا ہی کہ سیری نہیں دینے سے تجھے

وہ مرید قدمون پر گرا اور کہا میری سیری ہوئی۔ میں تو جانتا تھا کہ ہندوستان خالی ہی۔ مگر نہیں جب وہ اپنے پیر کے پاس گیا تو صورت دیکھتے ہی انھون نے کہا کہ مولوی مراد آبادی نے "پھر مانگ" لکھ دیا ہوگا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے سُنا۔

لطیفہ تاثیر نظر میں کیا کلام ہی کہ العین حق **تذکرہ** حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ میں اپنے مکان میں ایک مقام پر خواب میں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھکو مانند بچپن کے کنار مبارک میں لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو دیر تک اُس مقام سے خوشبو آیا کی اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں نے اس مسجد میں حضرت مجدد اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ تشریف لائے اور حضرت غوث اعظم نے مجھکو توجہ دی مولانا صاحب موصوف اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہیں۔

نقل ہی کہ اعلیٰ حضرت کے دو مرید تھے پنجگانہ نماز کعبہ شریف میں پڑھا کرتے تھے۔

اشارت رسائل مولفۂ راقم مین لفظ اعلیٰ حضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت قبلہ سے مراد اُن کے خلیفۂ اعظم مولانا و سیدنا حضرت فضل رحمن مدظلہ اور لفظ حضرت پیر و مرشد سے مراد اُن کے خلیفہ اور خلف الصدق حضرت احمد میان صاحب دام برکاتہم فافہم۔

نکاتِ سلوک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاحدیث دوست کہ تکرار میکنیم | ما ہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم

یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ **نکاتِ سلوک** ہے۔

نکتہ حضرت نماز وتر مین یہ قنوت پڑھتے تھے کہ اللھم اھدنی فیمن ھدیت الخ

نکتہ حضرت نے پیغمبرؐ کا ترجمہ فرمایا یعنی سندیسہ لانے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

نکتہ ختم حضرت مجددؒ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پانسو بار اول و آخر درود سو سو بار راقم کو حضرت پیر و مرشد نے فرمایا۔

نکتہ مسلک نے نام جس کتاب کا خلاصہ ہے وہ کتاب حضرت نے سنہ ۱۲۴۰ھ مین لکھی تھی

نکتہ حضرت نے حضرت پیر و مرشد کو علاوہ صحاح ستہ کے موطا اور مشکوٰۃ کا بھی درس فرمایا

نکتہ حضرت پیر و مرشد نے واسطے کشف ارواح کے یہ ذکر فرمایا سبوح

[illegible] حضرت [illegible] اللہ [illegible] الرحیم

نکتہ حضرت [illegible] میں [illegible] فرماتے تھے [illegible] حضرت [illegible]

نکتہ حضرت اکثر سورۃ اخلاص [illegible] بار پڑھنے کو فرماتے تھے [illegible] کو ناخواندہ لوگ بھی پڑھ سکتے ہین۔

نکتہ حضرت نے فرمایا یہ وہ مسجد ہی جہان حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اور حضرت نظام الدین اولیا آتے ہین۔

نکتہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے نقل کیا کہ حضرت لڑکپن مین یوسف زلیخا پڑھتے تھے اسوقت آپکو حضرت یوسف علیہ السّلام سے فیض آتا تھا۔

نکتہ دوسری بار راقم حاضر خدمت حضرت کے ہوا اسوقت ارشاد فرمایا تھا سورۂ کہف روز جمعہ کے پڑھنے کو کہ اس مین فوائد بہت ہین اور چار رکعت بعد سنت عشا کے کہ ثواب عبادت شب قدر کا انمین ہی اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹھکر اور فضیلت تہجد کی فرمائی اور اذکار صبح و شام اور وقت خواب کے اوراد عجیبہ اخیر حصن حصین کے اور مطالعہ حدیث شریف کو فرمایا اور حضرت پیر و مرشد نے سو بار کلمہ طیب پڑھنے کو فرمایا۔

نکتہ حضرت بعد اولئے فرض جمعہ کے چھ رکعت سنت پڑھا کرتے تھے اول چار پھر دو۔

نکتہ حضرت بعد سلام نماز فرض کے اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام"

نکتہ حضرت پیرو مرشد نے نقل فرمایا کہ کسی زمانے مین حضرت نے مثنوی فرمائی تھی اسکا اول مصرع یہ ہے ؎

اے شہ آفاق شیرین داستان

نکتہ حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے تحریر فرمایا دوران باخبر نزدیک و نزدیکان بےخبر دور قرب جانی را قرب مکانی درکار نیست۔

نکتہ یہ اشعار راقم کے حضرت پیرو مرشد کے مطبوع ہوئے لہذا تحریر ہوتے ہین ؎

اسکے آنے کا بندھا تانتا ہو وہان	بیٹھے بٹھلائے اٹھا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری رازدان	ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہین ہم
شاعری مد نظر ہمکو نہین	واردات دل لکھا کرتے ہین ہم

نکتہ حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبد الرزاق بانسوی کعبہ مین جاکر نماز پڑھا کرتے تھے ایک مرید نے التماس کیا تا کہ آپکے ہمراہ وہ بھی حاضر کعبہ ہو آپ نے فرمایا یا حی یاقی پڑھتا ہوا ہمارے ساتھ چلا آ۔ وہ آپ کے ہمراہ روانہ ہوا سمندر پر اسکو خیال آیا کہ صحیح پڑھنا چاہیئے اسنے یا حی یا قیوم پڑھا بس ڈوبنے لگا الغرض پھر اسیطرح پڑھتا ہوا آپ کے ہمراہ بسلامت پہونچ گیا۔ وہان آپ سے اسکا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے زبان صاف کی اور ہم نے من کو صاف کیا

نکتہ راقم نے یہ رباعیان او قطعہ نظم کرکے حضرت کیخدمت مین ارسال کیا تھا رباعی

آنکس کہ ز رمز معرفت آگاہ است	از رشتۂ تو او را بسوے حق راہ است

چشم تو سوادِ نقطہ باد ارد		ابروی کشیدہ مدبسم اللہ ست
آنرا کہ خبر ز کوچہ عرفان ست	رباعی	بر روی تو استوار د ایمان ست
آیات الٰہی ست خط رخسارت		روی تو مگر فاتحہ قرآن ست
آن جان جہان چہ ذات دارد	قطعہ	وان ذات چہا صفات دارد
شک نیست بہ مصحفِ وجودش		بسیار مقطعات دارد

اس ملتمسہ پر حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمٰن سلام علیکم و رحمۃ اللہ جزاکم اللہ خیر امردمان را تعلیم نمودہ باشند بعد ازان حضرت پیر و مرشد نے بھی اپنے دستخط سے مزین فرمایا۔

نکتہ ایک مجذوب دہلی مین تھا جب کوئی نعمت حاصل کرکے اُدھر سے گذرتا وہ سلب کرلیتا تھا حضرت دہلی سے آتے تھے وہان آپ نے وقفہ کیا وہ مجذوب آیا اور اصرار کیا کہ مین تمسے کشتی لڑونگا آپنے انکار کیا اُسنے نمانا آخرکار آپ نے تین بار اسکو پچھاڑ دیا یہ تذکرہ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سُنا اور آپ نے حضرت سے

مطلع قرب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ مطلع قرب ہے وارد آیۃ اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کے نکات واسرار مکتوبات حضرت ایشانؒ وعلم الکتاب سے ظاہر و باہر ہین راقم کو جو اشارات نمایان ہوئے نور احمدی مین مذکور کیئے۔

وارد نالۂ عندلیب مین حقائق بعض معاملات اُخروی مانند حقیقت میزان و پل صراط وغیرہ کے مذکور ہین۔ راقم نے فیض سے حضرات کے حقیقت کوثر و جنت وغیرہ تحریر کی ولله الحمد۔

وارد مقامات مکشوفہ حضرت مجددؒ و لایات ثلثہ وکمالات نبوت و رسالت واولوالعزمی وحقائق الہیہ یعنی حقیقت کعبہ وحقیقت قرآن وحقیقت صلوٰۃ ومعبودیت صرفہ وحقائق انبیا یعنی حقیقت ابراہیمی وموسوی ومحمدی واحمدی ہے اور سبکا منتہٰی الخیر لاتعین ہے واللہ اعلم۔

وارد کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لہذا حب کو تعین اوّل فرمایا ہے

وارد بنا تمام اذواق ومواجید واحوال وکیفیات کی علم پر ہے۔ توجسطرح پر علم رنگین ہوجاتا ہے اسیطرح کے آثار مرتب ہوتے ہین۔

وارد حسن معاملت یعنی اچھا برتاؤ۔

وارد کلام مین ایک آن ت واد اہوتی ہے جسکو بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہین کرسکتا لہذا فہم بزرگان دین کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقرب ہین زیادہ تر معتبر ہے۔

وارد استقامت ظاہر و باطن نشان صریح قرب کا ہے۔

واردحکمت یعنی ترکیب بنا علم نافع کا مناسب وقت وحال ومستعد کے واللہ اعلم

وارد وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر ذیل کے نسبت مین جُدا ہی۔

وارد سلوک حرکت علمی کو فرماتے ہین جو مقولہ کیف سے ہی واللہ اعلم

کیف وکم کو دیکھ اُسے بے کیف وکم کہنے لگے | جب حدوث اپنا کھلا راز قدم کہنے لگے

وارد صالحین وشہدا وصدیقین یہ سب اولیاء اللہ ہین لیکن صدیقین اکابر اولیاء ہین اُن کو وہ بزرگ نہین پہونچتے۔

وارد لقای الٰہی نماز مین ہی کہ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ "

وارد اہل نسبت ایکدوسرے کی نسبت ادراک کر لیتے ہین کہ المومن مراۃ المومن

وارد اقسام نسبت مثل نسبت توحید ونسبت محبت ونسبت معاملہ ونسبت معرفت وغیرہ بہت سے فروع ہین جو اہل سلوک نے بیان کئیے ہین۔

وارد حضرت خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام نے جو حضرت جبرئیلؑ سے اسم مبارک اللہ کا سُنا بے اختیار ہو گئے اور تمام گھر بار وغیرہ دینا منظور کیا۔ یہی فنائے قلب ہے جو بزرگون نے فرمائی ہے اور حضرت اسمٰعیلؑ کے ذبح کا فرمان صادر ہوا وہ بھی مان لیا یہی فنائے نفس ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فدیہ مقرر کیا وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ

وارد جمیع اضداد مانند سکر و صحو وغیرہ کے جانتے ہیں جیسے کہ انسان مرکب عناصر اربعہ سے ہے فافہم۔

وارد اہل سلوک کو خواب اور حالت مراقبہ اور رجیہ اردی مین زیارت انبیاء و ملائکہ و اولیاء اللہ کی ہوتی ہے۔

وارد ادراک جوہر عقل مہی لہذا غبی اور رابیہ الذہن کو کمتر ہوتا ہے۔

وارد ملائکہ کو اللہ تعالیٰ سے نسبت مالکیت و ملوکیت ہی واللہ اعلم۔

وارد جہل کو کمال معرفت فرمایا ہے کہ ما عرفناک حق معرفتک

قوت ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلم علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین اما بعد! یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **قوت ارشاد** ہی۔ ابتدای ارادت سے کچھ احوال گذشتہ کا بیان منظور ہی۔ کہ آغاز سن شعور سے راقم نے نام حضرات کا سنا اسی زمانے سے اشتیاق زیارت دامنگیر دل تھا۔ اور واقفان حال سے اُن کا تذکرہ سنا کرتا تھا۔ اور اسی عرصے مین اتفاق ارسال عرائض کا بھی ہوا۔ چنانچہ آپ جواب شافی دستخط خاص سے فرمایا کرتے اور اکثر عالم رویا مین زیارات

عالیہ سے مشرف ہوتا تھا چنانچہ ایکبار قبل حضوری خدمت حضرات کے زیارت سراپا بشارت محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بہرہ ور ہوا۔ جس کا سمان ابتک آنکھون مین ہے اُسی ذوق وشوق مین ایک غزل بھی موزون کی تھی ؎

فدائے شاہ آفاقم کہ از سیر بلند او	درائے انفس و آفاق می تازد سمند او
ہزاران بحر بے پایان بکام جان او ریزان	زبانش العطش گویان زہے ظرف بلند او
خدا جویندگان را بے تکلف میکشد بالا	رسا اُفتادہ بر بام شہود حق کمند او

یہ اشعار اُسی غزل کے ہین سخن مختصر پانچ برس کے قریب اسی اشتیاق مین صرف ہوئے اور اتفاق زمانہ سے اُدھر جانا نہوا حتی کہ بمقتضائے من جد وجد ایسے اسباب واقع ہوئے کہ عقد راقم کا اطراف اودہ مین قرار پایا حضرت پیر ومرشد کی خدمت مین اطلاع کی از روئے کمال نوازش و ذرہ پروری آپ خود تقریب عقد مین آئے بعد ادائے رسم نکاح تین روز وہان رہکر آپ کے ہمراہ روانہ مراد آباد ہوا۔

سندیلہ کیطرف سے جانے کا اتفاق ہوا جب مراد آباد پہونچکر مسجد شریف مین ہم حاضر ہوئے حضرت پیر ومرشد نے گھر مین جاکر آپ کو خبر کی اول شیرینی جو اسوقت موجود تھی، آپ نے ہمکو بھیجی، تبرکا اُس کے بعد آپ گھر مین سے آکر حجرۂ شریف مین جو متصل مکان اور مسجد کے داہنی طرف ہے رونق افروز ہوئے

راقم حاضر خدمت حضرت پیر و مرشد کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوا فرمایا کون ہو نام عرض کیا از سر نو لطائف جاری شدہ پوری ہی آپ نے اُٹھکر معانقہ سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھکو اپنی محبت اور اتباع سنت دے۔ پھر حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں مشرف ہوکر ارشاد فرمایا آپ کی توجہات باطن سے مشرف ہوا۔ سلطان الذکر پر توجہ فرمائی جو کہ تمام لطائف سے محسوس ہوتا تھا۔ الغرض ایک شب دو روز رہکر رخصت کی نوبت آئی۔ اثنائے راہ مین بیخودی کی کیفیت پیدا ہوئی۔ اور انجذاب محبت سے سینہ و دل لبریز ہوگیا۔ اشعار عاشقانہ موجب ترقی ذوق و شوق ہوتے تھے مکان پر آکر صبح و شام آپ کی طرف متوجہ ہوکر فیض یاب ہوتا تھا اور شب و روز آپکی صورت پیش نظر رہا کرتی تھی اور آگاہی کو اُس سے کمال قوت پہونچتی تھی۔

جب تیسری بار حاضر مراد آباد ہوکر قدمبوس ہوا حضرت مسجد کے کنارے تشریف رکھتے تھے حضرت پیر و مرشد اندر مسجد کے تھے آپنے اُن کو آواز دی وہ بھی تشریف لائے زیارت دونون حضرات کی ایکجا حاصل ہوئی ؎

بادۂ و عشوۂ ساقی شدہ یکجا ہر دو | ہوش را تا کہ بردیارب از ینہا ہر دو

اُس کے بعد حضرت صحن مسجد مین تشریف فرما ہوئے اور مراقبہ اور توجہ خاص فرمائی۔ راقم حضرت پیر و مرشد کے ساتھ آپکی توجہ باطن سے سرفراز ہوا سینہ برکات اور فیض سے معمور ہوگیا۔ پھر الحمد للہ کہکر آپ نے آگاہ فرمایا مراقبہ سے فراغت ہوئی اُس کے بعد توجہات سے حضرت پیر و مرشد کے مشرف ہوتا رہا۔

اور بشارت مقامات بھی فرمائی کہ سب طے ہو جائینگے اور زیارت سے ملفوظات
اور فیض ارشاد سے حضرات کے بہرہ ور ہوا الغرض جب وہان سے رخصت ہوکر
مکان پر آیا۔ حالات انشراح وجمعیت وحضور شامل حال رہتے تھے۔ اور بموافق
ارشاد کے شب و روز اشغال باطن و اعمال ظاہر بجا لاتا تھا۔ ایک دن فرمایا
تھا اُسکی برکت سے وقت خواب مین ایک دربار دیکھا جسمین مجمع کثیر اولیا اللہ
کا تھا۔ دوسری بار خواب مین روضۂ مبارک جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دیکھا۔ اور حضوری جمال پاک وزیارت شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی مشرف ہوا
جو سرور اور احوال اُسوقت طاری تھا بیان اُسکا کس زبان سے کرے بالجملہ
ایک عرصہ اسی طرح اشغال و اعمال سے معمور گذر گیا۔ بمقتضاے استعداد عبارات
وتذکرۂ مقامات سلوک کے دیکھنے کا شوق تھا اور زبان پر یہی گفتگو رہا کرتی تھی۔
حال وقال مین بسر ہوتی تھی لیکن کوئی وجدان منجر بہ عیان نہوتا تھا حسن اتفاق
سے ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ بحسب التماس راقم کے حضرت پیر و مرشد مکان پر
راقم کے تشریف فرما ہوے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے مالا مال فرمایا
توجہات اور عنایات خاصہ مبذول کی بشارت مقامات مکرر فرمائی کہ
ہمنے تجھکو سب دیدیے لیکن روبرو آپ کے اُسوقت تک کوئی انکشاف نہوا
تھا۔ التماس خدمت کیا تو فرمایا ہماری غیبت مین سب کھل جائیگا الحق کہ جب
حجاب صوری آپ سے واقع ہوا مراقبات بحسب معمول کیا کرتا تھا اور رابطۂ

باطنی بہت غالب تھا چند ایام گذرے کہ وجدان درجۂ عیان پر پہونچ گیا اول تمام مقامات مسلوکہ طریقہ حضرات پیران کبار کے جیسا کہ معلوم اولوالابصارین منکشف ہوئے۔ اُس کے بعد اسقدر حقائق اور معارف اور اسرار کھلے کہ اُس کی تفصیل کو ایک دفتر چاہیئے ؎

گر برتن من زبان شود ہر موی | یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

انکشاف و حالات روزانہ بذریعۂ عرائض کے ارسال خدمت حضرت پیر و مرشد کرتا تھا آپ حضرت کو بھی دکھلاتے تھے اور علاوہ انکشاف مذکور کے حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و زیارت اکابر بطور عیان حاصل ہوئی جس کے بیان کے لیے فرصت درکار ہے۔ مصرع

این زمان بگذار تا وقت دگر

نغمۂ شہود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ نغمۂ شہود مشتمل ہے انواع بیان پر فالحمد للہ الذی نور العالم بنوده والصلوٰة والسلام علی حبیبہ الذی اظہر کمالاتہ بظہورہ و علی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ"

نقل اجازت نامۂ پیری مریدی

عزیز از جان راحت روح روان سید نور الحسن صاحب زاد اللہ حبکم

جناب اعلیٰ حضرت قبلہ عزیز از جان را اجازت زبانی نیز عطا فرمودہ اند لہذا ایں سند مزین بدستخط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقۂ عالیہ نقشبندیہ و قادریہ اجازت است بدین طور مرید کنند یعنی در طریقۂ حضرت شاہ محمد آفاق بیعت نمایند توجہ وغیرہ دادہ باشند

اگرچہ لیاقت ندارم من ہم اجازت عام دادم

احمد میاں نقشبندی مجددی زبیری آفاقی بقلم خود

صالحین و اصلان جنت ہین، جیساکہ قرآن شریف مین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر۔ **محبت** خالص کا بیان یہ قول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہی کہ من ذاق خالص حب اللہ استوحش عما سواہ تو جنت اور حور و قصور بھی ماسوا مین ہی۔

فوق جنت عرش رحمٰن ہی اور ارواح شہدا قنادیل عرش مین رہتی ہین لہذا عروج اُنکا بہت ہی جیساکہ مناسب صدیقین کے نزول ہی انذار و تخلق ہوتے ہین۔

اہل عرفان پر حقیقت کلمہ وحقیقت صلوٰۃ وحقیقت صوم وحقیقت حج وحقیقت زکوٰۃ
بھی کھل جاتی ہی حقیقت نوحی وحقیقت عیسوی بھی حقائق انبیا مین منکشف ہوتی ہی
ہر ظل اپنی اصل سے مستفیض ہی اور اصل اصل الاصل سے منتہا ہی مراتب کونی
وآلہی ذات رب العالمین ہی کما ان الی ربک المنتہی وسائل لازم عالم اسباب
ہین لطائف خمسۂ اصول استعداد نوع انسان ہین فافہم ذکر لطائف مفید
یادداشت اور وسیلۂ آگاہی ہی کثرت مراقبہ سے انکشاف ملک وملکوت ہوتا ہی۔
کما تقرر اولیاء اللہ کو شہدا کا مقام زندگی مین حاصل ہو جاتا ہی موعود مومنین
اُنکا نقد وقت ہی قیومیت اسم القیوم کی نسبت ہی فافہم سلطانجی نے فرمایا
محبت صفاتی ہی اور محبت ذاتی محبت صفاتی مین کسب کا دخل ہی اور محبت ذاتی محض
وہب ہے سلطانجی نے فرمایا ولایت ایمانی وعرفانی کو زوال جائز ہے ولایت
احسانی کو زوال نہین مصرع۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

سلطانجی نے فرمایا عشق اولیا کا اُنکی عقل پر غالب ہوتا ہی

حضرت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ ہمنے جو کچھ پایا فضل آلہی سے اور برکت
سے عمل کرنیکے آیات واحادیث پر اور اقتدائے صحابۂ کرام سے پایا اور فرمایا کہ ہمنے
جو کچھ پایا علو ہمت سے پایا اور حضرت خواجہ احرارؒ فرماتے تھے کہ ما را از در خدمت آوردہ
اند۔ اور حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ ہمنے جو کچھ پایا بقدر اتباع سنت پایا اور بعض کا برنے

فرمایا کہ ہمنے جو کچھ پایا یہ دولت درود اور توجہ محمدیہ کے پایا اور حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھ پایا غلبۂ محبت پیران کبار سے پایا ۔ بجملہ ۔ اذا اراد اللہ شیئاً ھیا اسبابہ"

شاہ غیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ و بارک وسلم اما بعد ایہ رسالہ راقم کا موسوم بہ شاہ غیب ہے قال اللہ تعالی فی ذکر سلیمان علیہ السلام وکان نبیا ذا الملک والجبروت وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ؁ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ؁ اقول واللہ اعلم ان فی کل آیۃ من آیات اللہ اسرار عجیبۃ کما ورد فی الحدیث وانما تظھر علی اھل الباطن فیرون بنور الفراسۃ ما لا تدرک بالابصار الا ببصیرۃ القلب و انا اشیر الی نبذ منھا مما علمنی اللہ سبحانہ بطفیل حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ فھکذا قلب الطالب یطیر الی عالم القدس بجناحی العلم والعمل

فاذا دخلوا من مقام العروج ینبیٔ عن النبأ الیقین ماعاین حقا
اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَۃً تَمْلِکُھُمْ وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَھَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ
کانت المراۃ بلقیس اوتیت من المال والجمال حظا وافرا وَجَدْتُّھَا وَ
قَوْمَھَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ
فَصَدَّھُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَھُمْ لَا یَھْتَدُوْنَ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ھکذا یشاھد القلب ملکوت السموت والارض من ایاتہ
سبحانہ الشمس والقمر فاھل الحضور لا یلتفتون الیھما ولا یحبون الا فلین
ویطلبون اللہ تعالی خالصا مخلصا الذی فطر السموات والارض و یؤمنون
بالغیب قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ اِذْھَبْ بِّکِتٰبِیْ ھٰذَا فَاَلْقِہْ
اِلَیْھِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْھُمْ فَانْظُرْ مَاذَا یَرْجِعُوْنَ فھکذا یذھبون الملائکۃ بصحف الاعمال
الی حظیرۃ القدس قَالَتْ یٰٓاَیُّھَا الْمَلَؤُا اِنِّیْٓ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ وھکذا
یلاحظ الصحف وفیھا ماصدر من الاذکار والاعمال فی اشتیاق لقائہ سبحانہ
اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ
وھکذا نزل القرآن العظیم وعنوانہ البسملۃ الا تعلوا علی اللہ بالنفوس الامارۃ
وکونوا مسلمین بالاسلام الحقیقی و ھو صلاح القلب و اطمینان النفس قَالَتْ
یٰٓاَیُّھَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْٓ اَمْرِیْ مَا کُنْتُ قَاطِعَۃً اَمْرًا حَتّٰی تَشْھَدُوْنِ قَالُوْا نَحْنُ

اُولُوا قُوَّةٍ وَّاُولُوا بَأْسٍ شَدِيْدٍ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَأْمُرِيْنَ ولا حرج فيما
تذكر معاملة الله بالعباد ومعاملة العباد بالله مايجابني هذه الآيات في ماذلك
الا تشبيه المعاملات لا تشبيه اهل المعاملة تعالى الله عما يقول الظالمون
علوا كبيرا فما يناسب هذه المقامات المذكورة على من اشهدناه ويضع التاج
على رؤسهم وهكذا من عباده سبحانه يدنيهم الى قربه بتنويرهم نفوسهم
القدسية وتطهيره تعالى اياهم من الرزائل البشرية فهم ينزلون منازلهم
ويعامل بهم مايعامل بالخواص من الملائكة والقول في ذلك له موضع
اخر قالت اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً
وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ هكذا سلطان المحبة اذا دخل في القلب الغالب جعل النفس الامارة
بالسوء ذليلا في نظر المحب يزكيها بالانجذاب الى المحبوب وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ
بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ قالت لامتحان سليمان عليه السلام فارسلت
اليه المال فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ
اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ورد في الحديث الغنا غنا النفس والمحب يستغني
بالمحبوب عما سواه ولا يلتفت الى الدنيا ولا يطلب الآخرة ايضا الا بشوق لقائه
تعالى فقال سليمان عليه السلام اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ
لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ قال ذلك بتائيده
تعالى اياه وهكذا يتفاخرون اهل الولاية بسلطانه تعالى وسبحانه و

مایعلم جنود ربك الا ھو قَالَ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَؤُا۟ أَيُّكُمْ يَأْتِينِى بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِى
مُسْلِمِينَ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّى
عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ أَمِينٌ کان الجن تابعا له وکثیر من خلق الله واعطاہ الله الملك
لاینبغی لاحد من بعدہ قَالَ ٱلَّذِى عِندَهُۥ عِلْمٌ مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ أَنَا۠ ءَاتِيكَ بِهِۦ قَبْلَ أَن
يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ کان ھذا الرجل اسمہ اصف وزیر سلیمان کان عالما
باسماء الله وتاثیر کلامہ فَلَمَّا رَءَاهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُۥ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّى
لِيَبْلُوَنِىٓ ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِۦ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّى غَنِىٌّ
كَرِيمٌ لا ینقص ملکہ بالعصیان ولا یزید بالطاعۃ انما یرجع ما صدر من الانسان علیہ
فان شکر الله واطاعہ باتباع رسولہ صلی الله علیہ وسلم فانما یرجع ذلك الیہ
فیتقرب الی الله ومالہ الجنات النعیم وان لم یشکر فانما یرجع الیہ فیکون بعیدا
من الله ویدخل النار نعوذ بالله منها قَالَ نَكِّرُوا۟ لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِىٓ أَمْ
تَكُونُ مِنَ ٱلَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ قال ذلك لامتحان العقل فان العقل نور فی
الانسان یضیئ بہ سبیل الھدایۃ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ
كَأَنَّهُۥ هُوَ وَأُوتِينَا ٱلْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ھکذا یشاھدون اھل
الباطن انوار العرش ولا سبیل الی ذلك الا بالعلم النافع وھو علم القلب
وھذا مقام العالم بالله والسمع والبصر من الات العلم وَصَدَّهَا مَا كَانَت
تَّعْبُدُ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَٰفِرِينَ ھذا حاصل مقام النبوۃ

وهو الدعوة الى الله وتوحيده قيل لها ادخلي الصرح فلما رأته حسبته لجة وكشفت عن ساقيها قال انه صرح ممرد من قوارير قالت رب اني ظلمت نفسي واسلمت مع سليمن لله رب العلمين وهذا ايضا كان لامتحانها فعجزت عن الادراك واقرت بقولها اسلمت انتهى ما اردنا من الاشارات والقران بحر عظيم لا انفصام لاسراره شرفنا الله واياكم بفهم رموزه ومشاهدة انواره وهذا انموذج مما ورد في قلبي من بركات شيوخنا السادات وامامنا في الطريقة شيخ المشائخ غوث الزمان محبوب الخلاق حضرت شاه محمد آفاق الدهلوى رضى الله تعالى عنه وخليفته الاعظم في هذا الاوان قطب الاقطاب ملاذ الشيخ والشاب سيدنا ومولانا فضل الرحمن مد الله ظله الاعلى وخلفه الصدق الذى هو وارث لجميع كمالاته وحامل لواء فضله وبركاته مولانا ومرشدنا احمد ادام الله فيوضه

حاصل کلام

بسم الله الرحمن الرحيم

خير الكلام كلام الله وخير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وآله وسلم اما بعد! یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ حاصل کلام ہے۔ واضح ہو کہ راقم کی نظر سے جو کتب تصوف

گذرین اور کوانت منہ بخوبی حل جو مفہوم ہوئے کسی قدر تحریر کیا ہی اور منجملہ اون کے
احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت تصنیف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر مقام
نظر سے گذرے اپنے باب مین ایک دستور العمل اور روشن بیان مین ضرب المثل
ہی لیکن طرز سلوک مناسب طریقہ قدما کے ہوا و منجملہ ان کے قوت القلوب تصنیف
ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب جامع ابواب متفرقہ کی ہی۔ اس کے بھی چند
مقام سرسری طور پر کسی زمانے مین دیکھے تھے تذییل قدما کا طریقہ منتظم نہ تھا سید الطائفہ
حضرت جنید بغدادی اول مقنن قوانین طریقت ہوئے اور بعد اون کے اکثر صوفیہ
کبار نے انکا اتباع کیا ہی انتہی اور منجملہ ان کے فتوحات مکیہ تصنیف حضرت ابن
العربیؒ کی اپنے باب مین بے نظیر ہی۔ اس کے بھی بعض مقام نظر سے گذرے
بے مناسبت کاملہ کے اسکا فہم دشوار ہی۔ اور قوت علم رسمی سے حل کرنا لاحاصل
اور تقلید اقوال توحید بے حال توحید اعتبار سے ساقط ہی۔
اور منجملہ انکے گلستان بوستان حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی عجب عام فہم
خاص پسند ہی بوستان مین اپنے مرشد بزرگوار کا قول نقل فرماتے ہین ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب	دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش	دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

اور منجملہ اُن کے تصنیفات حضرت مولانا جامی علیہ الرحمہ کی خصوصاً نفحات
الانس جو تذکرہ مشائخ مین ہی۔ اگرچہ بیان مجمل ہی لیکن بہت معتبر ہے ذکر پیران طریقہ

نقشبندیہ از حضرت بایزید بسطامی تا حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ جو اُن کے پیر صحبت ہین بیان کیا ہے اور منجملہ اُن کے تذکرۃ الاولیا تالیف حضرت فرید الدین عطارؒ کی ہے مولانا روم فرماتے ہین ؎

هفت شهر عشق را عطار دید | ما هنوز اندر خم یک کوچه‌ایم

اور منجملہ اُن کے مثنوی حضرت مولانا روم قدس اللہ سرہ کی مشہور خاص و عام ہے عیانرا چہ بیان اُسکو بھی جابجا سے مطالعہ کیا۔ اس کے شرح اور حل اشعار بھی اہل علم نے تحریر کئے ہین۔ مگر یہ ضرور نہین کہ وہی مراد متکلم ہو ہان موافق اپنی یافت و شناخت کے ہر ایک نے بیان کیا ہے۔ اور منجملہ اُن کے رسائل طریقہ نقشبندیہ سے رسالہ قدسیہ بھی نظر سے گذرا حضرت خواجہ محمد پارسا خلیفہ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے آپ کے ملفوظات کی شرح فرمائی ہے۔ اور فصل الخطاب بھی نظر سے گذری جس کا حوالہ مکتوبات امام ربانیؒ مین دیکھا گیا اور منجملہ اُسکے مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اور مکتوبات حضرت ایشان قدس اللہ سرہ آیت مبینہ اُن کے فضل و کمال پر ہے اور منجملہ اُن کے کتب مستندہ طریقہ مجددیہ مین سے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنی برکات احمدیہ تالیف خلفائے حضرت مجددؒ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ نے خلاصہ اُن دونون کتاب کا فرمایا ہے۔

اور منجملہ اُن کے روضۃ القیومیہ کتاب مبسوط تالیف خلیفہ حضرت قبلۂ عالمؒ

کی ہو۔ قدوۃ المشائخ سیدنا حضرت قبلہ عالم شاہ غلام علی [illegible] ہے لیکن بعض ملفوظات
وغیرہ بھی خلفائے حضرت [illegible] نقل فرمائے ہیں [illegible] اُن کو [illegible] اور وہ جو کہ
فضیلت حضرات [illegible] کا تمام مشائخ [illegible] و خلیفہ پر روایت کرتے ہیں اگرچہ
انکار [illegible] مخصوص [illegible] فرمایا ہے
لیکن [illegible] فضیلت کا تمام قدما و متاخرین پر ثابت نہیں۔ باوجود اس کے ہم
کو [illegible] بمقتضائے فرط محبت اُن کو معذور رکھنا چاہیے۔ اور فہم بھی ہر ایک کا
[illegible] مقامات باطن نازک تر ہیں جس میں اکثر خواص بحکم عوام رکھتے
ہیں اور [illegible] کہ اکثر سلسلہ بمقتضائے المرء یقیس علی نفسہ
و بحکم ظنوا المؤمنین خیرا امل رکھتے ہیں تو جائز ہے کہ ناقلان اخبار کو ایسا ہی
نانکر حکایات ملوانی کو تحریر کیا واللہ اعلم اور منجملہ اُن کے رشحات عین الحیاۃ
تذکرہ حضرات [illegible] نقشبندیہ کا ہے۔ لیکن بعض روایت پر اُسکی حضرت
مجدد رضی اللہ عنہ نے کلام کیا ہے۔ اور منجملہ اُن کے رسائل طریقہ مظہریہ
مانند رسائل [illegible] حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ اور مقامات مظہریہ نظر سے
گذرے اور معمولات مظہریہ اور انفاس الاکابر وغیرہ تالیف شاہ نعیم اللہ صاحبؒ
اور ارشاد الطالبین وغیرہ تصانیف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور رسالہ
کلمۃ الحق مولوی غلام یحییٰ صاحبؒ کا توحید وجود و شہود کے اعتقاد و مطابقت
کے باب میں مع تقریظ حضرت مرزا صاحبؒ اور ہدایۃ الطالبین رسالہ حضرت

اذکار و اشغال و مراقبات وارد و راد مندرجہ ضیاء القلوب و ارشاد مرشد جو رجیہ مکتوب آنجناب رسیدہ بود بندی ازان مذکور میشود۔

طریق کشف ارواح و ملائکہ و مردن کہ باشد — پس طالب را باید کہ طرف راست گوید سُبُّوحٌ و چپ قُدُّوسٌ و طرف آسمان رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ و در دل وَالرُّوْحُ ضرب کند، ہزار بار بگوید، و توجہ بمطلوب کند۔ پس آن روح در بیداری یا در خواب ملاقی شود۔ و اگر دو ہزار بار گوید زود بمقصود رسد۔

ذکر برائے کشف آئندہ — راست یَا اَحَدُ چپ یَا صَمَدُ گوید ہزار بار و نظر سر را بجانب کتف راست گردانیدہ یَا حَیُّ و در دل یَا قَیُّوْمُ ضرب کند و برائے دفع بلا ہمین کند ہزار بار۔

ذکر برائے شفائے مریض — در راست یَا اَحَدُ در چپ یَا صَمَدُ و طرف آسمان یَا وِتْرُ و در دل یَا فَرْدُ ہزار بار بگوید۔

ذکر برائے حصول امور مشکلہ و کشف وقائع آئندہ — بعد تہجد ہزار بار بطرف راست یَا حَیُّ و در چپ یَا قَیُّوْمُ و آسمان یَا وَہَّابُ و در دل یَا اَللّٰہُ ضرب کند و دعا کند۔

ذکر برائے کشف قبور — اول بست و یکبار یَا رَبُّ گوید و بطرف آسمان یَا رُوْحُ و بر قبر یا سُبُّوحُ و بر دل یَا رُوْحَ الرُّوْحِ ضرب کند حال میت معلوم شود۔ علانیہ یا در خواب۔

طریق دیگر — نزدیک قبر نشیند اول فاتحہ بر میت خواند بعد ازان بطرف

آسمان اِکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ باز بر دل ضرب کند اِکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ بعده بر قبر ضرب کند حتیٰ ... اِلٰہ و متوجہ بقلب شود۔

ذکر ... مبارک صلی اللہ علیہ وسلم صورتِ مثالیۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را تصور نموده ... خوانده بطرف راست یَا اَحْمَدُ و چپ یَا مُحَمَّدُ و در دل بار ... اللّٰہِ ضرب کند ہزار بار بگوید علانیہ یا در خواب ازین دولت دیدار مبارک مشرف شود۔

ذکر برائے بر آمدن حاجت ہر مشکلی و مہمی و حاجتی کہ پیش آید اسمی از اسمائے حسنے مطابق خود گرفتہ بذکر سہ ضربہ یا چہار ضربے مشغول شود مثلاً برائے کشائش رزق یَا رَزَّاقُ و برائے شفائے مریض یَا شَافِیْ و برائے حفظ موذیات یَا حَفِیْظُ و برائے گرسنگی یَا صَمَدُ و برائے دفع دشمن یَا مُذِلُّ و برائے دفع بلا و انشراح خاطر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ و علیٰ ہذا القیاس۔

طریق ختم خواجگان اول سورۂ فاتحہ ہفت بار بعده سورۂ الم نشرح ہشتاد و ہفتاد و درود شریف صد بار بعد ازان یک ہزار بار سورۂ اخلاص بعد ازان ہفت بار سورۂ فاتحہ و صد بار درود شریف و صد صد بار این اسما یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَ یَا کَافِیَ الْمُہِمَّاتِ وَ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَ یَا حَلَّالَ الْمُشْکِلَاتِ وَ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ وَ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ وَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بخوانند۔

طریق ختم خواجگان چشت برائے ہر مہمی وضو کرده رو بقبلہ بنشیند اول ده بار

درود شریف بعد ازان سہ صد و شصت بار این دعا بخوانند لا ملجأ ولا منجا من اللہ الا الیہ - بعدہ سہ صد و شصت بار سورۂ الم نشرح پس باز دعای مذکور سہ صد و شصت بار بخوانند پس دہ بار درود شریف خواندہ ختم کند و حاجت از خدائیتعالی سوال کند۔

طریق ختم خواجگان قادریہ برائے حصول مہمات اول دو رکعت نفل میخوانند بعد ازان یک صد و یازدہ بار سورۂ الم نشرح میخوانند بعد ازان کلمۂ تمجید یک صد و یازدہ بار سورۂ یٰسین یکبار بعد ازان اگر ختم کلان خوانند سورۂ الم نشرح ہزار و یازدہ بار بخوانند واگر ختم خرد خوانند یکصد و چہل و یک بار بخوانند بعد ازان در ہر تقدیر درود شریف یک صد و یازدہ بار بخوانند و از خدای تعالی مطلب بخواہند۔

ساقی جذب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ "ساقی جذب" ہے جذبۃ من جذبات اللہ خیر من عبادۃ الثقلین

فیض اہ رباعی للراقم

آنرا کہ رہے بحضرت رحمان ست
سرمایۂ او ز فیض کو ثر دائم

دریاب کہ زیر سایۂ احسان ست
علم و عمل و محبت و ایمان ست

کوثر یعنی خیر کثیر۔

فیض ۲۔ آغاز سلوک علم ہی یعنی آگاہی بہت اہم چاہیئے۔ اور اذکار جنانی مفید علم ہین۔ بعد حصول ملکہ آگاہی عمل سے اقربیت پیدا ہوتی ہے چنانچہ مفہوم آیات و احادیث بالتصریح ہی۔ اور بعد حصول اقربیت کے خدمات محبت منجذب بفوق کرتے ہین اور واسطے حصول جذبات فوقانی کے تلاوت کلام اللہ سے بہتر کوئی سبب نہین۔

فیض ۳۔ رابطہ استقامت جامع اصول اربعہ ہی۔ لیکن بمقتضا سے ترکیب انسانی بعض اصل کا غلبہ معاملہ سے پیدا ہوتا ہے مثلاً بعض مین غلبہ علم باللہ کا اور بعض مین غلبہ اعمال صالحہ کا اور بعض مین غلبہ محبت خالص کا اور بعض مین غلبہ ایمان کامل کا واللہ اعلم۔

فیض ۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تولا جاوے ایمان ابوبکرؓ کا تو ساری امت کے ایمان پر راجح آجاوے۔ لہذا فیض ایمانی نسبت نقشبندیہ مین غالب ہے۔ حضرت باقی باللہؒ نے طریقہ نقشبندیہ کو انجذاب ایمان سے تعبیر فرمایا ہے۔

فیض ۵۔ الرفیق ثم الطریق لہذا وسیلہ مرشد اہل طریقت کو ضروری کیونکہ نفس و شیطان سدراہ ہین کہ اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اور نفس کا بیان ہی کہ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ۔

فیض ۶۔ تفصیل اعمال صالحہ فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات ہین اور دائرۂ اباحت اِن سب کا حاوی ہی

فیض ۷۔ شروع سیر عالم امر سے یا آغاز کار عالم خلق سے معاملۂ آلہی و نور نظر سے ہے

فیض ۸۔ مراقبہ صبح و شام معمول ہمارے حضرات کا ہی۔

فیض ۹۔ موافق حوصلہ اور ہمت کے خیالات بھی پست و بلند ہوتے ہین۔

فیض ۱۰۔ شکایت عاشقانہ شکر بیعنے سے بہتر ہے ؎

در بزم وصال تو بہنگام تماشا | نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

فیض ۱۱۔ مرتبۂ ظلال اسماو صفات کو نالۂ عندلیب مین مقتضیات اسماو صفات سے تعبیر کیا ہی۔ اور مرتبۂ وجود پر علم الکتاب مین نور کا اطلاق فرمایا۔ مصرع

اصطلاح عشق بسیار ست و من دیوانہ ام

فیض ۱۲۔ فیض وجود عرش سے فرش تک سب مین ساری ہی اور تمام کائنات نور وجود آلہی سے درخشان ہی ؎

ز معجزہای عشق ست اینکہ شبہا بر سر کویش | نگاہ بام و در را لذت دیدار می باشد

فیض ۱۳۔ فیض رحمت کا اکتساب بواسطۂ اعمال مسنونہ کے موجب اقربیت ہی۔ اور وصول جنت بے توسل اِس فیض کے محال ہی۔

فیض ۱۴۔ اہل ظاہر اہل باطن کے رموز سے واقف نہین ہو سکتے کہ اہل الجنۃ بلہ۔

فیض ۱۵ا فیض افعال کا مشاہدہ بچشم ظاہر بر متفکر پر عیان ہے۔ اور صدور افعال بمقتضای اسما و صفات و شیون الٰہی لاریب فیہ ہی کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ اُس سے مشعر ہی اور ذات بحت مین چونکہ اعتبارات ذاتی ثابت ہین۔ لہذا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے علاوہ کمالات نبوت کے جو مقام تجلی ذات دائمی ہی اور بھی مقامات عالیہ فرمائے ہین۔

فیض ۱۶ا فیض اسرار کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ سے مستفاد ہی۔ کاشف رموز عبدیت ہی۔ چنانچہ حضرت امام ربانی و حضرت میر دردؒ کمال انسانی مقام عبدیت کو فرماتے ہین اور عشق و محبت کا زینہ وصول اس مقام عالی کا فرمایا ہے واللہ اعلم

فیض ۱۷ا۔ راقم دوسری بار حاضر مراد آباد شریف ہوا تھا۔ اس وقت حضرت پیر و مرشد نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالی نے ہمکو معاملات حشر و نشر وغیرہ سب دکھلائے۔

فیض ۱۸ا۔ ابتدا مین تصحیح خیال ضرور ہی کہ شاہ راہ وصول الی اللہ ہی اور خواب آئینہ دار حالات باطن ہے کہ اس سے تمام حسن و قبح اوقات بیداری کا نمایان ہوتا ہے۔

فیض ۱۹ا۔ جب معاملہ خواب و خیال سے تجاوز کرے اور بیداری مین حاجت مراقبہ نرہے تو اسکو کشف عیانی سے تعبیر کرتے ہین۔

فیض ۲۰- ایک بزرگ واسطے تخفیف بار کے فرماتے تھے کہ جو کوئی مجھکو دنیا مین متوجہ کردے اُسکو جنت دیتا ہون یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے سُنا۔

فیض ۲۱- حضرت پیر و مرشد نے ایک بار راقم سے رسالہ شہرۂ آفاق وفیض رحمانی و چند صفحہ نور احمدی کے پڑھوا کر سُنے۔

فیض ۲۲- موافق سنت نبوی کے ایسا فیض بھی وارد ہوتا ہے۔ جس سے تمام تن بدن معطر ہو جاتا ہی چنانچہ راقم بارہا اُس سے مشرف ہوا۔ خصوصًا وقت حضوری خاص کے۔

فیض ۲۳- عرصہ ہوا کہ حضرت پیر و مرشد نے از رُوے نوازش ایک معاملۂ خاص سے مطلع فرمایا تھا مجملا یہ ہی کہ تاریخ بست و ہفتم ماہ رمضان کی تھی اپنے حضرت کا مقام رفیع الشان ملاحظہ کیا دیر تک مدہوش پڑے رہے معاملۂ موسوی کا ظہور تھا اُس جلسہ مین راقم کو اپنے عقب مین دیکھا کہ طالب نظر فیض اثر ہے آپنے اُسوقت راقم سے وعدہ فرمایا۔

فیض ۲۴- حضرت نے میر نعمان اکبر آبادی و حضرت ابو العلا کو فرمایا کہ نسبت عالی رکھتے تھے۔

فیض ۲۵- حضرت پیر مرشد نے مولوی ثناء اللہ سنبھلی خلیفہ حضرت مرزا صاحب کی نسبت حضرت سے نقل فرمایا کہ نسبت عالی رکھتے تھے۔

فیض ۲۶- حضرت پیر و مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ حضرت مولوی

مرادا اللہ صاحب پیرو مرشد حضرت شاہ غلام رسول صاحب علیہ الرحمہ کے نسبت بہت عالی رکھتے تھے۔

فیض ۱۲۷ حضرت پیرو مرشد نے نقل فرمایا کہ رتیا شاہ سے کسی نے اپنا مطلب عرض کیا کہا یہ پڑھا کرو "بلم تم چیتو دھری اور" اسکا مطلب حاصل ہو گیا۔

علم نافع

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ "**علم نافع**" ہے **مصرع**۔

علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت ست

تعلیم منجملہ تحریر حضرت کے بنام راقم ایک یہ عبارت ہے از فضل رحمٰن بہ میاں نور حسن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

امابعد! الحمد للہ باید کہ موافق سنت عمل نمودہ باشند ہمین کافی ست۔

تحقیق کیمیای سعادت مین حرف ضاد کو مشابہ حرف ظا لکھا ہے۔ اور فوائد الفواد مین ہے کہ ضاد مخصوص رسول علیہ السلام ہے رسول الضاد ارسل علیہ الضاد واللہ اعلم

تنقیح فرقۂ ناجی وہی ہے جو اجماع اہل سنت و جماعت پر قائم ہے۔ ورنہ

ہفتاد و دو ملت جو اس امت مین ہین وہ بھی مستند اپنا قرآن و حدیث کو جانتے ہین۔ اور آیات و احادیث خلاف مشرب اپنے کی تاویل کرتے ہین۔ تو ہفتاد و دو ملت مین داخل وہی لوگ ہین جو فہم و قرار داشت صحابہ و تابعین وغیرہ اکابر کو جسپر اجماع ہی پیشوا نہین مانتے وما انا علیہ واصحابی سے اجماع کیطرف ایما ہی۔

نقل ہی کہ حضرت خواجہ میر دردؒ کو ایک فاقہ مہینے بھر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ فقیر ڈیڑھ فاقہ مین مشہور ہو گیا۔

نقل ہی کہ حضرت خواجہ میر دردؒ کے مکان مبارک مین اجزا صحیح بخاری کے باحتیاط رحلون پر رکھے تھے۔ آپ مطالعہ فرمایا کرتے تھے کسی نے کوئی مسئلہ بخاری کا دیکھنا چاہا۔ آپ نے فرمایا کہ مسئلہ اور کہین جاکر دیکھو فقیر کے ہان تو صحیح بخاری فیض حاصل کرنیکے واسطے رکھی ہوئی ہے۔

نقل ہی کہ شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت حضرت خواجہ کے ہوا بسبب کسی عارضہ کے موافق دستور مجلس کے بیٹھ نہ سکا، چار زانو بیٹھ گیا آپ مراقب تھے کسی مرید نے آپکے آگاہ کیا الماس غلام عقب بادشاہ کے کھڑا تھا اُسنے جواب دیا کہ عذر مین اسطرح نماز بھی جائز ہی آپ نے فرمایا کہ نماز مین جائز ہے فقیر کے ہان مستحب بھی نہین معمول نماز اشراق بھی معمول ہمارے حضرات کا ہی اور بعد سنت فجر کے تھوڑا لیٹ کر آپ فرض کو ادا فرماتے ہین۔

نکتہ حضرت فاروق اعظمؓ کو صفت کلام سے مناسبت خاص تھی، اور موافق

آپکی رائے کے بارہا وحی نازل ہوئی۔

نقل ہے کہ ایک بزرگ نے بعد انتقال آپ کے خواب میں دیکھا انتقال کو کئی برس گذرے تھے آپ نے فرمایا کہ میں اب محاسبہ سے فارغ ہوا ہون سو یہ بھی وہی مناسبت کلام ہی اور رسائیب وکتاب بہانہ ہمکلامی کا تھا درمیان محب و محبوب کے **بشارت** راقم نے قبل حضوری خدمت کے حضرت کو ایک عریضہ لکھا تھا اسپر یون تحریر فرمایا کہ ہمیشہ شاکر باشند فقط ہمین کار ست کہ نمودن او مردان بہ مقصد رسیدہ اند بعونہ تعالیٰ شما ہم خواہند رسید۔ اور اسی عریضہ پر راقم کو فرزند صالح تحریر فرمایا فقط **شعر**

احب الصالحین ولست منہم | لعل اللہ یرزقنی صلاحا

وظیفہ درود تاج و درود لکھی حضرت نے پڑھنے کو عنایت فرمایا تھا واسطے افادہ عام کے نقل کیا جاتا ہے۔

درود تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ
الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَ
الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ۔ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ
اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ
الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ
سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ
قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا
وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يٰۤاَيُّهَا
الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

درود لکھی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَلِمَاتِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَرَمِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
حُرُوْفِ کَلَامِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خُلِقَ فِی الْبِحَارِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ
الْخَلَآئِقِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِہٖ

وَاَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ الْخَلَائِقِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَھْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَیَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَائِمًا اَبَدًا کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۰

جواہر قدس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ "جواہر قدس" ہے۔ تذکرہ شیخ محمد احسان علیہ الرحمہ نے ذکر حضرت خواجہ ضیاء اللہ خلیفہ حضرت قبلۂ عالمؒ کا دو مقام پر تحریر کیا ہے لہٰذا نقل کیا جاتا ہے در این سال خواجہ ضیاء اللہ کشمیری بخدمت آنحضرت مرید شد، سبب ارادت او این بود کہ شبی در واقعہ پیغمبر خدا را دید کہ دست حضرت صدیق اکبرؓ را گرفتہ در مسجد در آمدند در آن مسجد حضرت خلیفۃ اللہ بودند حضرت خاتم الرسل از حد زیادہ کرم بر حضرت خلیفۃ اللہ میفرمایند، و از نہایت مہربانی بوسہ بر پیشانی ایشان می دہند، بمجرد بوسیدن جناب رسالت صورت قیوم رابع و صورت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم یکی شد درین اثنا حضرت ابوبکرؓ خطاب بخواجہ

اختلاف حضرت مجددؒ تجلی ذات بحت کے قائل ہین اور حضرت خواجہ سید دردؒ تجلی ذات بے حیلولہ اسماء و صفات جائز نہین رکھتے ۔ واللہ اعلم ذات و صفات مین لاعین و لاغیر قول قدیم ہے۔

فیض اہل عبادت ہون یا اہل ریاضت جس کے معاملات عالی تر اُسی کی نسبت فائق ہے۔

لطیفہ ارواح مشائخ پر فاتحہ پڑھنے سے فتح باب جلد ہوتا ہے۔

نکتہ پیش طاق وصول جسقدر بلند ہوگا معاملات بھی عالی ہونگے۔

معرفت اتباع سنت ہر ذیل کی نسبت مین بحسب معاملہ پیدا ہوتا ہے حسنات الابرار سیات المقربین"

تحقیق طریقہ احسنیہ کے بیان مین ایک مکتوب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مین نظر سے گذرا۔

تفصیل حضرت شاہ غلام علی صاحب نے طریقۂ مظہریہ مین ارشاد مفصل فرمایا لہذا اُن سے بھی طریقہ جدید پیدا ہوا چنانچہ آپ کو الہام بھی ہوا تھا و ہاتف غیب مشہور ہے اور بعض اکابر نے فرمایا کہ اللہ تعالی اولیاء اللہ سے بخلق صوت کلام کرتا ہے ف نغمائے بہشتی کا اس عالم مین آنا قصۂ حضرت مریم سے ظاہر ہے اور اولیاء اللہ سے بھی یہ کرامت منقول ہے۔

نکتہ میدان وسیع واسطے دیدار رب الارباب کے تمام جنات کے

مافوق ہی توسب اہل بہشت اپنے اپنے مقام سے عروج کرکے اُس میدان مین
جمع ہونگے اور بحسب مراتب بٹھلائے جائنین گے کہ انزلوا الناس منازلھم اسوقت
عرش سے حجاب اٹھا دیے جائینگے اور قبل دیدار ایک مینھ خوشبو کا برسے
گا اور دور شراب طہور بھی ہوگا اور ہر ایک اُس کو اپنے سے اسطرح اقرب دیکھے گا
اور باتین کرے گا کہ ایک کی دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور دیدار الٰہی مین ایسے
مستغرق ہونگے کہ تمام نعماے بہشتی کو اُسکے روبرو فراموش کرینگے اقازنا اللہ
وایاکم بھذہ النعمۃ العظمیٰ بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

ذوق طاعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ذوق طاعت** مشتمل ہی ابواب ثلثہ پر

باب اوّل قال اللہ تعالی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التوحید راس الطاعات واختلف المشائخ
فی اقسام التوحید وحدودہ فقال واحد منھم التوحید اسقاط الاضافات واقوالھم
کثیرۃ جدا کما لا یخفی علی اھل الخبر وقال طائفۃ بوحدۃ الوجود مثل الشیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ وایدہ مولانا الجامی قدس اللہ روحہ وانکشف ذلک التوحید علی کثیر

من الخواص مع صحة الاحوال فهم ارباب الولاية فاض الله علينا من برکاتهم
وقال به کثیر من العوام بمحض التقلید فضلوا واضلوا نعوذ بالله منهم وقال
جماعة بوحدة الشهود مثل الشیخ علاؤ الدولة السمنانی رحمة الله علیه وایده شیخ
مشائخنا الکبار قدوة المقربین والابرار الشیخ احمد السرهندی قدس الله تعالی سره
بل اثبت العروج من ذلک المقام ایضا ومنهم من قال التطبیق بین القولین فی الجمع
بین الضدین مثل الشیخ ولی الله الدهلوی ومنهم من قال بالتوحید المطلق
من یقتل الوجود والشهود وهو امام الطریقة المحمدیة خواجه ناصر الدهلوی
وخلفه خواجه میر درد المحمدی طریقة رضی الله تعالی عنهما ولا خلاف فی مرتبة
الاجمال ان الله واحد وعلیها مدار الایمان واما اقوالهم رحمهم الله فمن باب
التفصیل الذی ظهر علی قلوبهم لتفاوت اقدامهم فی العرفان ولا یقبل التوحید
الا باقرار الرسالة خلافا للحکماء الفلاسفة وغیرهم فان الحکماء خاضوا فی
بواطن عالم الاجسام فانکشف علیهم ان ذلک الاجسام اعتبارات محضة وزعموا
ان ذلک الوجود الذی هو حقیقة عالم الاجسام هو الله تعالی به قیام العالم کما
تری فی الظاهر ان الاجسام لاختلاف صورهم اعتبارات شتی ومع ذلک کلهم من
العناصر الاربعة التی بها ترکیب العالم کله فان قلت ما الفرق بین الصوفیة الوجودیة
والحکماء الاشراقیین لان المنتهی واحد قلت سبحان الله شتان ما بینهما فان
الحکماء هجرتهم الی حقائق الاشیاء والصوفیة هجرتهم الی الله ورسوله وفی نیاتهم

صالحة وانما الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ

الی آخر الحدیث فالحمد للہ الذی ہدانا من المختلفات کلہا الی راشدہا شفاء الصدور

باب ثانی نوع دیگر از اطاعت اطاعت رسول ست صلی اللہ علیہ وسلم و آن

درہمہ کتاب وسنت ست وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وتدوین مسائل مستنبط

از آیات وحدیث ائمہ مجتہدین امت فرمودہ اند لفقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف

عابد وماتریدی واشعری رحمہما اللہ متکفل عقائد شدند تا مبتدعی از طرف خود خبر ات

ایمانیات نکند وصوفیہ کبار اخلاق الٰہیہ واوصاف قدسیہ کہ در نفس مطہرہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم مودع بود بہ تصفیہ قلب وتزکیہ نفس پرداختہ تکمیل وترتیل آن

فرمودند کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا وفلاح موعود را مشہود ایشان نمودند

کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ۔ اگرچہ رویت نیست مشابہ رویت ست

کاف تشبیہ اشارت بآن دارد وچون حصول این دولت وابستہ فضل رحمانی ست

لہذا اہل کسب را باین حضور عام تسلی نمودند کہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک

باب ثالث تیسری قسم اطاعت کی اطاعت اولوالامر کی ہی کہ السلطان ظل اللہ

تو یہ مرتبہ ظل بھی منجر طرف اُسی اصل کے ہے اور علمانے اولوالامر سے ایک یہ مراد لی ہی

جو مذکور ہوئی۔ دوسرے مراد اولوالامر سے اصول انسان کہ ماں باپ ہین موافق شرع

کے انکی اطاعت ضرور ہی تیسرے مراد اولوالامر سے استاد ہے کہ اُسکی

نافرمانی سے انسان علم ضروری سے محروم رہتا ہے چوتھے مراد اولوالامر سے مرشد ہی

کہ اسکی اطاعت سے قرب خدا و رسولؐ حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم۔

وسعت بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ "وسعت بیان" ہی واضح ہو کہ طائفۂ صوفیہ و اصلان خدا و تارکان ماسوا ہین لیکن بقحوائے ظہور کثرت در وحدت ان کے مصطلحات علوم بھی بہت ہین۔ چنانچہ مذکور کتب سلوک و رسائل بشرح و بسط تمام ہین اور بعض مصطلحات اُنکے ساتھ علماے ظاہر و متکلمین کے متفق ہین۔ اور بعض حکما کی اصطلاح کے موافق ہین۔ اور بعض مطابق عرف عام کے و بعض مصطلح خاص اُنکے ہین۔ لہذا مناسب جانا کہ منتخب از خروار تحریر کرے فہم من فہم ؎

مطرب عشق عجب ساز و نوائے دارد | نقش ہر پردہ کہ زد راہ بجائے دارد

وہو ہذا حیرت، جذب و سلوک، سیر و طیر، صحو و محو، تلوین و تمکین، سیر مستدیر و مستطیل، سیر قدمی و نظری، معیت و اقربیت، عینیت و اتحاد و اثنینت و امتیاز، ظلال و مقتضیات و آثار، صفات ثمانیہ، صفات ثبوتیہ و سلبیہ، شیون ذاتیہ، لطائف عشرہ، ہیئت وحدانی، کمالات ولایت و نبوت، حقائق انبیا و الٰہیہ، حضور و شہود، جذبات و واردات، سکینہ و جمعیت، وقوف قلبی و عددی

وزمانی، پاس انفاس، وجود وعدم، فنا وبقا، عروج نزول یافت ونایافت، تجلیات حقائق ومعارف، صباحت وملاحت، تجلی برقی ودائمی حسن صورت وسیرت، تجلی نوری وصوری، ایمان حقیقی، نسبت احسان، دائرہ امکان، عالم مثال، تجرد امثال، مراقبہ، مشاہدہ، مکاشفات، الہام، القای رحمانی وملکی، خواطر شیطانی وحدیث نفسانی، توجہ وارادہ، حال ومقام، ذوق شوق، کشف وکرامت، نسبت مرادی ومریدی، فتوح، غیب وشہادت، اصلاح قلب، اطمینان نفس، اعتبارات مبادی تعینات، لاتعین، اصل وظل، عکوس، ولایت عامہ وخاصہ، ولایت صغری وکبری وعلیا، ولایت ایمانی وعرفانی واحسانی، عالم امر، عالم خلق، محکم ومتشابہ رموز مقطعات، کفر طریقت، اسلام حقیقی، حجب ظلمانی ونورانی، اسم ذات، نفی اثبات، عروض وحلول، نسبت، دوام آگاہی، ملک وملکوت، اسمائے وارواح، یادداشت، نسبت کسب ووہب، محبت ذاتی وصفاتی، شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت، تجلی واستتار، بطون وظہور، سلطان الاذکار، سیر مرادی، ریاضت وعبادت، نسبت ادراکی وکشفی وجبلی، وصول الی اللہ، اویسیت، ضمنیت، فاتحہ مشائخ، علم لدنی، سیر الی اللہ، وفی اللہ، ومن اللہ، باللہ، اتقائے انا، نفی خواطر، جمع وفرق، جمع الجمع، غیبت واستغراق وبیخودی، اضمحلال واستہلاک، رنگ وبیرنگی، قرب نوافل وفرائض، وجود وشہود، قطبیت، غوثیت، فردیت، خلت، محبوبیت، صرفہ، محبت ومحبوبیت ممتزجہ، عاشقی ومعشوقی، کشف وقائع،

وجدان وعیان، قرب امامت وخلافت، اجازت مقیدہ ومطلقہ، شرح صدر جہل و نکارت، فیض وبرکت، آزادگی ومشیخت، اولیای عزلت وعشرت، ارادت حقیقی طلب صادق، ذکر جنانی ولسانی، نسیان ماسوا، فطرت وخلقت، سماع اصالت وتبعیت، نفس ناطقہ، مشارب واقدام، استعداد فیض زمانی ومکانی، علم وحکمت جمع وقبول، ہمت تصرف، حلقہ توجہ، اوراد ووظائف، ذکر وفکر، کیف وبی کیف، حدوث وقدم، کلام ورویت، تصفیہ وتزکیہ وتجلیہ، خلوت وجلوت، فقر ودرویشی ردتحق، رد تخلق، رابطہ، انوار، اسرار، اشارات، حواس خمسہ، تقید واطلاق قبض وبسط، سیر آفاقی وانفسی، کمالات رسالت واولوالعزمی، محمدیت خالصہ طفرہ، لمعان وصفا، سوز وگداز، راز ونیاز، عبودیت، عبدیت، الوہیت، تجلی افعال، آداب، تخلق باخلاق اللہ، اذکار واشغال تخفیف بار وغیرہ بہت سے اصطلاحات ہین کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ"

غنیمت بارده

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد وصلوٰۃ آنکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ "غنیمت بارده" بیان مناقب طریقہ حضرات مین بقدر ضرورت تحریر ہوتا ہی ازانجملہ یہ منقبت اکثر

خاص وعام پر ظاہر ویا ہرہی۔ کہ اس طریقے کے حضرات مین جو معاملات عالیہ دیکھے اور سُنے جاتے ہین، فی زماننا کمیاب ترہین، چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل مین راقم کے مذکور ہوئے۔

ازانجملہ یہ اقربیت وسہولت اس طریقہ کی مفید عام ہی کہ مراقبات دور ودراز ومعمولات طول وطویل ایسے نہین جس سے حوصلہ وہمت اہل طلب کی پست ہو جائے۔ بحکم بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا عجب لطف سے وصول وحصول ہوتا ہی۔ اور بحسب اتباع سنت قرب ندا ورسول سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہین۔ ازانجملہ یہ خصوصیت اکثر تحریر سے ہویدا ہے کہ معارف وفوائد اس طریقۂ جامع کے اکثر موافق عقل ونقل وعرف کے خاص فہم وعام پسند، اور باعث مزید اعتقاد، وتصدیق کمالات اولیاے سابق ومتاخرین، اور باانیہمہ بجاے خود ایک جدّت بھی رکھتے ہین۔

ازانجملہ یہ لطف خاص ہی کہ اکثر مصطلحات کتاب وسنت کا بیان اس طریقے مین اصل اُصول قرار دیا گیا ہو اور بضرورت اقسام وغیرہ اور اصطلاحات کو بھی صرف تحریر کیا ہی ؎

چہ راہ میزند این مطربِ مقام شناس | کہ درمیان غزل قول آشنا آورد

ازانجملہ یہ قرب جو اس طریقہ کو اپنی اصل سے بحکم اوّل باخر نسبتی دارد ثابت ہے۔ لہٰذا ہمارے حضرات اُن رسوم سے جو موجب خردہ گیری خلق ہوتے ہین

بالکل برکنار ہین - اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک رسم و عادت کو داخل کفر و شرک بھی نہین جانتے - ازانجملہ فروغ اس طریقے کا اس سے روشن ہی کہ بسبب اتباع سنت و حسن اخلاق حضرات کے اُنکی عقیدت اور محبت کو عام نظرون مین قبول تمام ہی کہ علاوہ اہل کمال کے ہر فن کے لوگ اکثر اُن کے نیازمند اور بیان اوصاف مین تر زبان ہین - للراقمہ -

مرید ہوتے ہین سب رند و پارسا اُسکے | بھری ہوئی ہی شراب طہور آنکھون مین

باالجملہ اس بیان مجمل سے بہت سے اُور مفصل ہو سکتے ہین والسلام والاکرام

شرح صدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ "شرح صدر" ہے -

لطیفہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ سیادت بنی فاطمہ کی بنظر نطفۂ پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا شرف ہی جو کسی کی اولاد مین نہین -

نقل ایک بزرگ کا قول ہی کہ مین نے تین سو لوگ صحابۂ کبار سے پائے کہ اُن کو اپنے اوپر خوف نفاق کا تھا -

حضرت نے فرمایا ایک بار مجھکو تشنگی غالب تھی، اُسوقت ایک فیض آیا -

جس سے تمام سینہ خشک ہوگیا مانند برف کے فرمایا اولیا زیر قدم انبیا کے ہوتے ہین
اور بعض اولیاء اللہ کے قلب مین سب انبیاء اولو العزم کا فیض ہوتا ہے۔ ایک
صاحب نے عرض کیا وجود و شہود مین کیا فرماتے ہین فرمایا ہمارے حضرت کے
ہان ان باتون کا ذکر نہین مسئلہ مسائل کا ذکر ہے فرمایا افسوس لوگ آداب
شریعت کا پاس نہین کرتے۔ ایک بزرگ کسی کو اولیاء اللہ سنکر انکی زیارت کو گئے
دیکھا کہ انھون نے اول پانے چپ مسجد مین رکھا وہ پھر کر چلے آئے۔ فرمایا کہ لوگ بعض
شخص کو برا جانتے ہین اور اسی شخص پر انوار الٰہی برستے ہوتے ہین۔ فرمایا راقم
سے کتنے اور حضرت مخدوم جہانیان سے بھی ملاقات ہوئی ہو۔ عرض کیا ایکبار
دیکھا تھا آپ نے انکی مدح فرمائی۔ فرمایا شاہ نصیر الدین صاحب مجاز خلیفہ حضرت
شاہ آفاق رضی اللہ کے تھے۔

نقل ہین کے لوگ قرآن شریف کو سنکر گریہ کرتے تھے حضرت ابوبکر رض
نے فرمایا کہ ہم بھی ایسا کرتے تھے پھر سخت ہو گئے دل **ف** تہذیب اخلاق باعث
حسن معاش و تصحیح اعمال موجب حسن معاد ہی کونوا لقبول العمل اشد اھتماما
من العمل قول حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کا ہی۔

نقل فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مرفوع القلم ہین مجنون
اور طفل نابالغ اور نائم حتی کہ عذر ساقط ہو وارد توارد عرفان جائز ہے الصوفیۃ
کنفس واحد سر فضیلت بعض کی بعض پر ثابت ہی اور فضیلت کلی خصائص

جزئیہ پر حاوی ہوتی ہی۔

عرفان اگرچہ احاطہ اُسکا عام ہی لیکن مقام خاص بھی ثابت ہین۔ چنانچہ عرش اور کعبہ اور دل مومن اور جنات عدن وغیرہ سے۔

ان تلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم | یلغ سلامی روضة فیہا النبی المحترم
من وجہہ شمس الضحی من خدہ بدر الدجی | من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم

مثال مثل واسطے اللہ تعالی کے ممتنع ہی اور مثال جائز ہے کہ وللہ المثل الاعلی تو وہ مثل اعلی سائر کائنات مین یہی انسان کامل ہی جو اشرف مخلوقات الٰہی ہی۔ اور اصل کل و افضل رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو گویا اللہ تعالی ان الفاظ کے پردہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہی کہ میری مثال تمسے ہے وللہ در من قال ؎

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین | ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

قرب صلاح وشہادت وصدیقیت تمام اولیاء اللہ ہین دائرہ علی تفاوت الاقدام۔ **تاریخ** دوازدہم ذی الحجہ سنہ یکہزار و دو صد و چہل و نہم ۱۲۴۹ مین اعلیحضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے اجازت نامہ حضرت کو بھیجا تھا چنانچہ لفافہ پر تاریخ مذکور ثبت ہی رسائل ہذا مین اگر کوئی شک وشبہہ ناظرین کو ہووے تو کسی عبارت سے انھین رسائل کی حل ہو سکتا ہی اور اگر کوئی مافی الضمیر اپنا دیکھا چاہے تو جواب شافی حاصل کر سکتا ہی واللہ اعلم۔

بزم نشاط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ بزم نشاط نذر ناظرین ہے

تجھ سے ہی جسم و روح کو یاں ارتباط ہے | عالم تیرے ظہور سے بزم نشاط ہے

حضرت نے فرمایا کہ چار گھڑی مسائل کا ذکر کرنا افضل ہے رات بھر کے عبادت کرنے سے اگرچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرمودند کہ علم الیقین اولیا شکل تبوت تناقض بقول شیخ علیہ سو فیہ کہ کلمات ظاہر آن قائل اثر ندارد و نفی مشاہدہ بطور سے نباید دانست کہ خلاف سنت و تکلم بلا زم آید الحمد کہ فقیر راقم ہر چند علم رسمی بقدر ضرورت دارد و کتب تصوف و مسائل کہ را الا ہیچ استاد نہ خواندہ محض تصرف باطن حضرات ست کہ دقائق نوادر را برمن منکشف ساختہ و عجائب اسرار نواختہ لہذا سطری چند در معانی قول مذکور می نگارد و امید کہ منظور نظر ارباب ذوق افتد۔

منہا ہر گاہ علم الیقین صورت پذیرا آمد مقصود حاصل ست زیرا کہ گرفتاری ایقان ست نہ ازباب وہم و گمان۔ منہا مفہوم کلام حضرت شیخ ورائیت اوست تعالیٰ شانہ پس این ہم مستلزم نفی مشاہدہ باطن نیست زیرا کہ اہل نظر قائل تقید

او در صورت و شکل و شبیہ نیستند بلکہ ظہوری از ظہورات الٰہی در منظر دل می شناسند
منہا کلام حضرت شیخ کہ برین نہج واقع شد بمقتضای نسبت آنجناب ست و ارباب
نسبت مع اللہ بحسب معاملہ ایشان بارب خود کلام می فرمایند، چون نسبت انبیا کہ جہت
نزول دران لازم ست، برایشان غلبہ داشت ازینجاست کہ مشاہدہ باطن
را آن رتبہ نمی سنجند منہا مشکل گفتن دلالت برتجلی دارد کہ ظہور شئے در مرتبہ
ثانی ست منہا بحسب اختلاف اوقات کہ تجلی کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِی شَاْنٍ ازان مشعر ست
سخنہای مختلف از دہن عارف کامل کہ ترجمان الٰہی ست می برآید۔ مصرع

این طائفہ گویا زبان دگر اند

منہا مراد ازین مشاہدہ تجلی صوری کفر طریقت کہ در صور این عالم جلوہ
می نماید گرفتہ باشند و آن معاملہ دیگرست کہ رأیت ربی فی احسن صورة منہا
مقتضای کلام حضرت شیخ غیرت محب بمحبوب خود ست کما قیل ؎

غیرت از عشق برم ردی تو دیدن ندہم گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

منہا منظور ازین بیان نگہداشت مصلحت کلی ست و سنت انبیاست کہ دعوت
ایشان باموریست کہ دران خواص حکم عوام دارند منہا تجلی ہر سالک بحسب
علم اوست با آن سبحانہ و تعالیٰ نہ مناسب رتبۂ الوہیت پس صحیح آمد کہ علم الیقین
مشکل می شود و اللہ اعلم۔

رباعیات حضرت درد علیہ الرحمہ کی علم الکتاب سے نقل ہوتی ہین۔

واسطے تفریح خاطر احباب کے۔

رُباعیات

هستی و عدم خراب میخانهٔ اوست	۱	امکان و وجوب مست پیمانهٔ اوست
چشم دل تو اگر حقیقت بین ست		هر ذرهٔ خلق روزن خانهٔ اوست
گر باد نسیم ست بوئے تو گذشت	۲	در فصل بهار محو روی تو گذشت
یارب چه قدر بخلق نزدیک تری		هر کس که زخود گذشت سوئے تو گذشت
آن دل که همه وقت بحق آگاه ست	۳	خالی ز خیالات گدا و شاه ست
در دیدهٔ مردمان اهل تحقیق		مصراع دگر ز بهر بیت الله ست
از هر بد و نیک چون خوش و شاد شدیم	۴	وارسته ز خار و گل چو شمشاد شدیم
یعنی دل را که باعث تفرقه بود		بستیم بزلف یار و آزاد شدیم
در عجز بساز کبریائیم همه	۵	در کسوت فقر باغنائیم همه
ما درویشان بسان اکسیرے درد		خاکیم اگرچه کیمیائیم همه
یک عمر قدم براه افسانه زدیم	۶	یک چند در کعبه و بتخانه زدیم
المنة لله که آخر ای درد		در میکده آمدیم و پیمانه زدیم
کیفیت چشم تو بخاطر جا کرد	۷	مستغنیم از کشمکش صهبا کرد
پر دل چو نظر فتاد از خود رفتم		این شیشه مگر نشئهٔ مے پیدا کرد

آن جلوہ کہ از طاق شعورم افگند	۸	بر خرمن ہوشش برق طورم افگند
تا پردۂ رازِ اقربیت نہ درد		نزدیک شد آن قدر کہ دورم افگند
آن جلوہ بہ دیدہ یار خواہد گردید	۹	رازش ہمہ آشکار خواہد گردید
ما آئنہ ایم و خود پرست ست نگار		تا چار بما و چار خواہد گردید
ما بندۂ آن حسن و جمالیم ہمہ	۱۰	وارستہ زہر فکر و خیالیم ہمہ
مستقبل و ماضی علما میدانند		ما در روشیم مست حالیم ہمہ
بے لشکر و فوج بادشاہی کردم	۱۱	بر مسند فقر کبریائے کردیم
اے درد بدولت فقیری اینجا		در کسوت بندگی خدائی کردیم

نسبت ہمارے حضرات کی عجب مجموعہ ہی کہ سالکان طریقت کو بحسب استعداد اُن کے اِس طریقہ مین نسبت پیدا ہوتی ہی اور بعض کی نسبت بہ نسبت بعض کے جامع تر ہوتی ہی اور اصل رتبہ ہے۔

لمعۂ نور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ لمعۂ نور ہے۔

حضرت نے فرمایا نسبت حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کی۔

حضرت میرزا صاحب سے پڑھی ہوئی ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور حضرت
پیر و مرشد نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

حضرت پیر و مرشد سے راقم نے وقت ختم پڑھنے کا دریافت کیا تھا
آپنے فرمایا بعد صبح کے یا بعد مغرب کے اسکا معمول ہے۔ نالۂ عندلیب
مین تحریر فرماتے ہین کہ ولایت صغری مین توجہ مرشد کو بہت دخل ہے کہ وہ خود
اسکا مقام ہی اور ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیا ہی توجہ خاص آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی اسمین درکار ہے واللہ اعلم۔

موافق تحقیق اکابر مجددیہ کے لطیفۂ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ
السّلام کے، اور لطیفۂ روح، زیر قدم حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام
کے اور سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے اور خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ
علیہ السّلام کے اور اخفی زیر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے۔

حضرت شیخ ابو الرضا کے نزدیک سر خفی اخفی اعتبارات روح کے
ہین یعنی وہی روح ایک اعتبار سے سر ہے اور ایک اعتبار سے خفی اور ایک
اعتبار سے اخفی اور بعض اکابر سب لطائف مذکورہ کو قلب مین فرماتے ہین
واللہ اعلم۔

مبدء و معاد مین حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے افضل تحریر فرمایا ہی اور مکتوبات شریفۂ امام ربانی رضی اللہ عنہ مین حضرت

موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ کمالات نبوت کا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین غلبہ کمالات ولایت کا لکھا ہی تو مطابقت بین القولین اس سے معلوم کرنا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول کے اتباع شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمائین گے تو یہ جامعیت آپ کی بہ نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ظاہر و باہر ہی انوار لطائف خمسہ مین بھی اختلاف ہے مصرع۔

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

فقہ احکام ظاہر قرآن وحدیث کی اجتہاد ہی فقہائے مذاہب اہل سنت وجماعت کا علیہم الرحمہ اور فقہ رموز باطن کتاب وسنت عرفان ہین اولیاء اللہ کے۔

حضرت کو بارہا لوگون نے کعبہ شریف وغیرہ مین دیکھا ہی ارواحنا اجسادنا اجسادنا ارواحنا،

ایک صاحبزادے حضرت قبلہ کے حضرت سید ومیان صاحب تھے ابتدا سے اُن کو جذب قوی تھا مزار مبارک اُن کا جوار مسجد شریف مین ہی۔

رسالۂ حسن معاملہ مین جو ایک بزرگ کا بیان ہی کہ منکر نکیر سے مذاق کیا تھا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ وہ مرید حضرت خواجہ ضیاء اللہ کے تھے۔ اور حضرت پیر و مرشد سے معلوم ہوا کہ اُن کو استفادہ اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے تھا۔

حضرت شاہ گلؒ کی تصانیف مین سے ایک رسالہ شواہد التجدید نظر سے گذرا اور رکحل الجواہر آپ کا رسالہ معمولات مظہر یہ مین ہی اور بعض مکاتیب انتباہ مین درج ہین اور رمکتوبات مناظرہ آپ کے اور شیخ ابوالرضا کے انفاس العارفین مین مذکور ہین جب طرفین نے ایک دوسرے کا مقام معلوم کیا بحث رہی۔

راقم نے حضرت پیر و مرشد سے دریافت کیا تھا صاحبزادہ گان مجددیہ کی نسبت جو اُسوقت مین تھے آپ نے فرمایا نسبت مولوی مظہر صاحب کی قوی ہی رحمۃ اللہ علیہ نسبت رسل اولوالعزم کی بمنزلہٗ اصول کے ہی اور سائر رسل وانبیا علیہم السلام اُن کے توابع ہین تو اولیاء اللہ مین علی تفاوت الاستعداد اُن کی نسبتون کا بھی ظہور رہوتا ہی۔

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے علاوہ کتب احادیث کے جو حضرت نے درس فرمایا حصن حصین تین بار اور موطا امام محمد علیہ الرحمہ کی حضرت سے سماع کی۔ اور گیارہ بار دور قرآن شریف کا پایا۔

حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو موافق تحقیق بعض اکابر کے نسبت خلفائے ثلثہ کی بر سبیل امانت پہونچی تھی لہذا طریقۂ چشتیہ مین بھی کئی شعبہ پیدا ہوے چنانچہ نظامیہ وصابریہ وسراجیہ معلوم ہین۔

حضرت حجۃ اللہ نقشبندؒ کا مذکور ہی کہ آپ نے ایک جلسہ مین فرمایا کہ اس زمانے کے سالک معارف جدید نہین رکھتے اُسپر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب

نے ایک عرفان سُنایا آپ کو بہت مطبوع ہوا فرمایا کہ آب زر سے لکھنا چاہیئے اور
حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ تفسیر قرآن وغیرہ مین بہت نکات تازہ فرمایا کرتے تھے۔
حضرت مجدد رح نسبت نقشبندیہ وقادریہ وغیرہ سب مین ارشاد فرماتے تھے۔
تاریخ وفات حضرت خواجہ ضیاء اللہ رح کی چہاردھم ربیع الاول ہے مزار مبارک
سھرند شریف مین ہے۔
حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہماری والدہ بزرگ زادی تھین اُن کی عمر اسّی
برس کی تھی ہر روز اسّی رکعتین فرض اور نفل پڑھا کرتی تھین اُخر مین بینائی بہت کم
ہوگئی تھی ایک شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے
ہاتھ اپنا اُنکی آنکھون پر پھیر دیا جب سے بخوبی نظر آنے لگا۔
حضرت پیر و مرشد کے صاحبزادے میان رحمت اللہ صاحب اور
میان نعمت اللہ صاحب کا نام حضرت قبلہ رح نے رکھا تھا اجماع وقیاس کی سند
علما نے آیات و احادیث سے فرمائی ہے۔ تو اُن کو بھی جزو کتاب وسنت جاننا چاہیئے
اور حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول ہے الفقہاء کلھم عیال ابی حنیفۃ
رضی اللہ عنہ قادریہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ مین اور چشتیہ حضرت
سُلطان المشائخ رح مین مشرب محمدیہ کے قائل ہین۔ اور نقشبندیہ ومجددیہ حضرت
شاہ نقشبند وحضرت مجدد قدس اللہ سرہ مین نسبت خاصۂ محمدیہ فرماتے ہین۔ اور
حضرت خواجہ ناصرؒ وخواجہ میر دردؒ اپنی نسبت ایسا تحریر فرماتے ہین بلکہ طریقے کا

نام طریقۂ محمدیہ رکھا ہی مقصود اس سے ظہور کمالات خاصۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا ہی ان حضرات مین لطائف خمسہ عالم امر کو عروج طرف اپنے اصول کے
ہوتا ہی اور وہ دل نورانی ظلمت امکانی سے پاک اور منزہ ہو کر اپنی اصل مین فنا
وبقا پیدا کرتا ہی تو یہ اسرار سمجھو کہ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ الخ

حضرت مجدد نے ایک مکتوب مین کسی قدر بیان مقام شہادت
وصدیقیت کا مجمل طور پر فرمایا ہی اور مقام شہادت کو ولایت اولیا سے بمراتب
بلند تر لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ انبیا کو وحی ہوتی ہی اور صدیقین کو الہام
ہوتا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان بڑے بزرگ تھے جس بزرگ
کو سنتے تھے انکی ملاقات کو جاتے تھے اور فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ کو ایک نبی سے
نسبت ہوتی ہی اور بعض کو دو سے اور بعض کو زیادہ سے اور جسکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہوتی ہی تو آپ کے معجزے اس سے کرامت ہو کر ظاہر
ہوتے ہین۔

حضرت نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان نے کعبے کو نپایا۔ معلوم
ہوا طواف کو حضرت چراغ دہلی کے گیا ہی۔ پھر آپ کعبے سے حضرت چراغ دہلی
کی خدمت مین آئے حضرت چراغ دہلی کی نسبت بہت عالی تھی۔

حقائق انبیا کو حقائق الٰہیہ سے مناسبت خاص معلوم ہوئی یعنی حقیقت

اور حقیقت موسوی کو حقیقت قرآنی سے اور حقیقت محمدی کو حقیقت صلوٰۃ سے اور حقیقت احمدی کو معبودیۂ صرفہ سے واللہ اعلم۔

قول اکابر جو ختم طریقہ یا کمالات کے قائل ہوے ہین کسی اعتبار سے صحیح ہی اور ظاہر ہی کہ اولیاء اللہ مین ظہور کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا ہین تو اس نظر سے بھی اسکو صحیح کہ سکتے ہین واللہ اعلم۔

معنی کلمہ طیبہ کے حضرت نقشبندؒ سے منقول ہین، اور حضرت امام ربانیؒ اسکو مشتمل کمالات ولایت ونبوت پر فرماتے ہین، تو یہ حقیقت کلمہ ہوئی۔ اور حقیقت صلوٰۃ بھی ایک مقام ہی۔ مقامات مجددیہ سے۔ اور حضرت نقشبندؒ کا قول ہی کہ نماز ما کانک تراست و روزہ مانفی ماسوا۔ اور رسالہ اسرار الصلوٰۃ حضرت میر دردؒ کا اس باب مین نظر سے گذرا۔ اور حقیقت صوم بھی ایک مقام بعض رسائل مجددیہ مین نظر سے گذرا۔ اور اسرار حج نالۂ عندلیب مین تحریر فرمایا ہی واللہ اعلم۔

بموجب اجازت حضرت پیر و مرشد کے بعض معاملات جو پیشتر نظر سے گذرے تحریر ہوتے ہین۔ ازانجملہ حضرت خواجہ خواجگان شاہ نقشبندؒ کیطرف مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی۔ اثنائے توجہ باطن مین جو کیفیت وارد ہوئی ادراکنا دشوار ہی اور ماہتاب وآفتاب بھی مکشوف ہوا۔ بعد ازان وہ انوار نظر سے غائب ہوگئے۔ اور نسبت بے کیف نے عجب لطف سے ظہور کیا۔ ازانجملہ حضرت غوث پاکؓ

کی طرف متوجہ تھا کہ آپ کو ایک جواہر نگار مرصع و مکلل کرسی پر معلق دیکھا آپکو
اسطرح پر دیکھنا حضرت پیر و مرشد سے بھی راقم نے سنا ہے۔ بارش انوار کہ مثل
برق درخشان کے متواتر تھی نظر کام نہین کرتی تھی۔ **شعر**

دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار | گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد

ازانجملہ حضرت مجدد الف ثانی محبوب صمدانی کی طرف مراقب تھا کہ
زیارت حاصل ہوئی وہ قامت زیبا ہنوز نظر مین ہے۔ ازروے نوازش پیشانی
سے ملا اور عجب فیض وارد تھا۔ کہ تمام بدن سوندھا ہو گیا تھا ازانجملہ حضرت
خواجہ میر دردؒ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور وہ فیض خاص جس کو مشروط بسیادت
آپ نے تحریر کیا ہے زبان حال سے التماس کیا۔ کہ ایک مقام عالی شان عیان
ہوکر منجذب فرمائی ظاہر و باطن ہوا۔ وسعت اُسکی تحریر و تقریر سے افزون ہے۔
ازانجملہ راقم اپنے جد اعلی حضرت مخدوم جہانیانؒ کیطرف مراقب تھا کہ
ایک تخت نورانی پر رونق افروز دیکھا۔ تجلی انوار بصورت جواہر آبدار کے نمایاں
تھے۔ اور ایک چتر عالیشان سر مبارک پر جلوہ افروز تھا۔ التفات تمام حال زار
پر فرمایا۔ اثناے التفات مین ایک چتر نورانی راقم پر متجلی ہوا اور مصرع ارشاد
فرمایا جو ہنوز راقم کے حافظہ مین ہے۔ ازانجملہ حضرت محبوب الٰہی کو معاملہ خاص
مین دیکھا تھا۔ اور ایک بار لباس سبز رنگ مین بہ نزاکت تمام دیکھا اور حضرت
امیر خسرو بھی نظر آئے۔ زلفین دراز اور چشم دنبالہ دار تھی ازانجملہ اعلی حضرت

امام الطریقہ شاہ محمد آفاقؒ کی طرف سے اُمید وار التفات و توجہ تھا۔ کہ زیارت سے کامیاب ہوا۔ لطف توجہ عالی کا بیان سے باہر ہے۔

ایک بار قیلولہ کا وقت تھا۔ غنودگی میں حضوری ہو گئی۔ دیکھا ایک تخت کئی پہلو کا ہے۔ اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جلوہ افروز ہین۔ اور ملائکہ کچھ عرض کرنا چاہتے ہین۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اشارہ سے منع کیا۔ اور از رہے نوازش رخ مبارک راقم کی طرف فرمایا۔

ایک بار وقت خواب انوار آنا شروع ہوئے بعد ازان حضوری ہو گئی اُسی اثنا مین دیکھا کہ بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضرت پیر و مرشد ہین۔ نماز مین ایک معاملہ ملاقات کا کھلا تھا اور عجب تجلی صوری فائز ہوئی تھی کہ لطف اُس کا بیان سے افزون ہو۔ نماز جمعہ مین راقم حاضر تھا کہ زیارت عالیہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے مشرف ہوا۔ برکات عجیب نظر آئے اور ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیدار پر انوار سے بہرہ ور ہوا اور ایک بار حضوری دربار مین حضرت بلال و حضرت انس و حضرت امام حسن رضی اللہ عنہم کو دیکھا تھا۔ درود شریف اللھم صل علیٰ محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک سو بار پڑھنے کو حضرت نے فرمایا۔ اور یہ درود شریف بھی حضرت سے راقم نے سنا ہے اللھم صل علیٰ سید الخلق محمد و علیٰ آلہ اور ہزار ہزار بار شب جمعہ راقم نے اسکو پڑھا ہے اور بمقتضائے شوق علاوہ تلاوت

قرآن شریف و مناجات و دلائل الخیرات وغیرہ و کلمہ طیبہ روزانہ ہزار بار معمول کیا
تھا اور ماہ مبارک رمضان میں نماز تراویح اور تہجد اور کثرت مراقبات کا اتفاق ہوتا
تھا حتی یاتیہ الوصول۔

سند حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقم کو سند حدیث شریف کی اکثر حضرات سے ہے اور حضرت مولانا
مولوی محمد حسین صاحب تلمیذ مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کو
احادیث ثلثہ اوائل صحیح بخاری کی راقم نے سنائیں۔ اور زبانی سند بھی انھوں
نے فرمائی لہذا تبرکاً اُن احادیث ثلثہ کو درج اوراق ہذا کیا۔ قال الفقیہ الامام
الحافظ ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ
آمین باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قول اللہ جل
ذکرہ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ حدثنا الحمیدی
قال حدثنا سفیان قال حدثنا یحیی بن سعید الانصاری قال اخبرنی محمد
بن ابراھیم التیمی انہ سمع علقمۃ بن وقاص یقول سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ علی المنبر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال

بالنيات وانما لكل امرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او الى امرأة
ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا
مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها
ان الحرث بن هشام رضي الله عنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
احيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس وهو اشده على فيفصم عني وقد وعيت
عنه ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قالت عائشة
رضي الله عنها ولقد رأيته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد
فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا
الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة ام المؤمنين
انها قالت اول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا
الصالحة في النوم فكان لا يرى رؤيا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه
الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالي ذوات العدد
قبل ان ينزع الى اهله ويتزود لذلك ثم يرجع الى خديجة فيتزود لمثلها حتى
جاءه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال اقرأ قال ما انا بقارئ قال
فاخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ
فاخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ

فاخذنی فغطنی الثالثة ثم ارسلنی فقال اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ
خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ فرجع بہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یرجف فؤادہ فدخل علی خدیجة بنت خویلد فقال زملونی زملونی
فزملوہ حتی ذھب عنہ الروع فقال لخدیجة واخبرھا الخبر لقد خشیت علی نفسی
فقالت خدیجة کلا واللہ ما یخزیك اللہ ابدا انك لتصل الرحم وتحمل الکل و
تکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق فانطلقت به خدیجة
حتی اتت به ورقة بن نوفل بن اسد بن عبد العزی ابن عم خدیجة وکان
امرء قد تنصر فی الجاھلیة وکان یکتب الکتاب العبرانی فیکتب من
الانجیل بالعبرانیة ماشاء اللہ ان یکتب وکان شیخا کبیرا قد عمی فقالت له
خدیجة یا ابن عم اسمع من ابن اخیك فقال له ورقة یا ابن اخی ماذا تری فاخبرہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر ما رأی فقال له ورقة ھذا الناموس الذی
نزل اللہ علی موسی یالیتنی فیہا جذعا لیتنی اکون حیا اذ یخرجك قومك
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مخرجی ھم قال نعم لم یأت رجل قط
بمثل ما جئت به الا عودی وان یدرکنی یومك انصرك نصرا مؤزرا ثم لم ینشب
ورقة ان توفی وفتر الوحی قال ابن شھاب فاخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن
ان جابر بن عبد اللہ الانصاری قال وھو یحدث عن فترة الوحی فقال فی حدیثه
بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملك الذی

جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت منہ فرجعت فقلت زملونی زملونی فانزل اللہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ الی قولہ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ فحمی الوحی وتتابع تابعہ عبد اللہ بن یوسف وابو صالح وتابعہ ہلال بن رداد عن الزہری وقال یونس ومعمر بوادرہ

اوراد شاذلیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

واضح ہو کہ یہ اوراد عارف باللہ شیخ عبد الاحد سلیمان صوفی سے راقم کو پہنچے واسطے رویت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حصول ملکہ اس نسبت کے اور اُن کو حضرت شیخ ابراہیم الرشیدی علیہ الرحمہ سے، اور اُن کو حضرت سید احمد ادریسؒ سے، اور سلسلہ اُنکا شاذلیہ ہی۔ اور ایک سلسلہ بواسطہ حضرت خضر علیہ السلام کے متصل ہے اور منجملہ مبشرات حضرت احمد ادریسؒ کے اُن کو بشارت ہی طریقۂ احمدیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی مولانا محمد وعلی الہ وسلم اللھم صل علی ام الکتاب کمالات کنہ الذات عین الوجود المطلق الجامع لسائر التقییدات صورۃ ناسوت الخلق معانی لاھوت الحق الغیب الذاتی

والشهادة الاسماء والصفات الناظر بالكل في الكل من الكل الكليات والجزئيات
كوثر سلسبيل منهل حوض مشاربه جميع التجليات الملتذ بدء صورة نفسه في
جنة فردوس ذاته بنظره به منه اليه نبيه بحرانه ومن جمع المطلسم وطراز
رداء الكبرياء المطلسم وراء الوراء بلا وراء ودون الدون بلا دون الخفي
باحديته الابدي والازلي بذاتيته كرسي الصفات والاسماء جبل طور تجليات
المسمي روح ذات الوجود جسم حقائق اللاهوت المشهود كنز المعارف الذاتية
قران الحقائق الالهية قرة الحق قلبه وكفاية الحسبلة ورحمة البسملة عين عين
الحافظ بقائم صورة كل اين حرف الغين المعجم ونقطة الحق المبهم الذي لا
يتلي قرانه الا من حيث الحق لعجمة احدية ذاته عن لغة الخلق عين العظمة
وبناء الهوية نون الناسوت لام اللاهوت مبدء الكل مرجع الكل وهو الكل
في الكل بلا بعض وكل كلا بالمه يا عين الحق المبين يا قلب قران الحقائق يا يٰسٓ
كلت الالسن عن تفسير جمال ذاتك وتحيرت العقول وتاهت في مهابة
حقائق كنه ذاته صلي الله العظيم وسلم يا جميل باحدية ذاته وصفاته علي
كمال جمعية احدية ذاتك وصفاتك بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل
علي عين بحر الحقائق الوجودية المطلقة اللاهوتية صنع الدقائق اللطيفة
المقيدة الناسوتية صورة الجمال في مطلق الجلال مجلي الهوية الالوهية وسر اطلاق
الاحدية عرش استواء الذات وجه محاسن الصفات مزيل برقع حجاب ظلمات

اللبس بطلعة شمس حقائق کنه ذاته الانفس عن وجه تجلیات الکمال الالٰهی والاقدس
کتاب مسطور بجمع احدیة الذات الحق فی رق منشور تجلیات الشیون الالٰهیّة
المسمی کثرة صورها یا الخالق جانب طور التجلیات الروحیة الایمن المکلم منه
موسی النفس انا الله لا اله الا انا فی حضرة القدس یا کامل الذات یا جمیل
الصفات یا منتهی الغایات یا نور الحق یا سراج العوالم یا محمد یا احمد یا ابا القاسم
جل کمالك ان یعبر عنه لسان وعز جمالك ان یکون مدرکا لانسان وتعاظمَ
جلالك ان یخطر فی جنان صلی الله سبحانه وتعالی علیك وسلم یا رسول الله یا
مجلی کمالات الالٰهیة الاعظم بسم الله الرحمٰن الرحیم اللهم صل علی
مولانا محمد سراج الافق الالوهیة ومعدن کنوز الاسرار الربانیة سر استواء
الرحمانیة مظهر وجوه الاسماء الالهیات المظهریة الاسماء النفسیة حق الحق و
نقطة دائرة وجود استمداد الخلق مصدر الهو فی الهو للهو من الهو من ینعث فیه و
منه اسرار الله لا اله الا هو قلب قران الحقائق الحق قلبیة فی حضرة کان الله
ولا شیء معه الکتاب المبین الذی ما فرط الله فیه الحقائق الذاتیة من شیء لسان
کلمات التامات المترجم عن اسرار العشق الالٰهی منا ومن وراء الغایات صلاة
بلسان حق من حق الحق صلاة لا یطرق الیها الاختفاء ولا یحیط بها علم مخلوق
بوجه من وجوه الاستقصاء واله وسلم بسم الله الرحمٰن الرحیم اللهم صل
علی الذات الحقیة القدسیة والمعانی الکمالیة الجلالیة الجمالیة فرقان

تجلیات الصفات عین الحیاۃ الازلیۃ معنی لتفصیلات الابدیۃ روح المعانی الالٰھیۃ وسر صور المبانی الخلقیۃ دھر الدھور وکتاب الحق المنشور معنی المکالمۃ الالٰھیۃ الطوریۃ فی الوادی القدسیۃ الموسویۃ نور سبحات الوجہ فی جبل قاف تجلیات الکنہ صورۃ الحق ومعنی سر حروف الخلق مجمع بحور الحقائق لسان ترجمان الدقائق حقیقۃ الحقائق الکلیات والجزئیات عرش رحمانیۃ الذات صلوۃ جامعۃ لکل التجلیات محیطۃ لجمیع المعانی والصوریات وعلٰی اٰلہٖ وصحبہٖ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم صل علی الذات مالک ازمۃ تجلیات الصفات قلب روح عوالم الالوھیۃ کثیر الرؤیۃ یوم الزود الاعظم فی مشاھدک الحقانیۃ جبال موج بحار احدیۃ الذات طلسم کنوز المعارف الالٰھیات سدرۃ منتھی الاحاطات الخلقیات الصفاتیات بیت معمور التجلیات الکنھیات الذاتیات سقف مرفوع الکمالات الاسمائیۃ بحر مسجور العلم الدینیات حوض الالوھیۃ الاعظم الممد لجاج البحار امواج صور الکون الظاھرۃ من فیوض رقائق انفاسہ قلم القدرۃ الالٰھیۃ العظموتیۃ الکاتب فی لوح نفسہ ماکان ومایکون من محاسن مبدعات العالم وتقلباتہ وجمال کل صورۃ الٰھیۃ وسر حقیقتھا غیبا وشھادۃ وجلال کل معنی کمالی بدأ واعادۃ لسان العلم الالٰھی التالی بقرآن حقائق حسن اللہ من کتاب غیب کنہ صفاتہ جمع الجمع وفرق الفرق من حیث لاجمع ولا فرق لالسان المخلوق یبلغ الثناء

علیک صلی اللہ علیہ وسلم یا سیدنا یا مولانا محمدا علیک بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی الکنہ الذاتی والقدس الصفاتی نور الاسماء ورداء الکبریاء
ازار العظمۃ الالھیۃ عین الاحاطۃ الذاتیۃ تجلیات الغیب فی الشہادۃ
انسان عین الحقیقۃ الحقیۃ والخلقیۃ محمد محمود اھل الارض والسماء و
روح حیاۃ الماء الروح الالھی والنور البھاء رحمۃ الوجود وعلم الشھود صلاۃ

ازلیۃ ابدیۃ اللھم صل وسلم علیہ مثل ذلک بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی مفاتیح غیب ھویۃ الذات بحر محیط الاسماء والصفات مدینۃ
علم انانیۃ الاحدیۃ تعداد وجوہ صفات الوحدانیۃ نقطۃ بحر العماء الذاتی
وحسن وجوہ المعنی الصفاتی غیب ھویۃ الھویات وشہادۃ اینیۃ الاینیات
مجلی سلطان سر اسمک الاعظم محمد قبلۃ وجوہ تجلیاتک المعظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی الکمال المطلق والجمال المحقق عین
اعیان الخلق ونور تجلیات الحق فصل اللھم بک منک علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مولانا محمد وعلی آلہ عدد کمالھا
من حیث انتھاءھا فی علمک ومن حیث الاعداد من حیث احاطتک
بما تعلم لنفسک من غیر انتھاء انک علی کل شیء قدیر۔

از الجملہ یا نور بعد نماز صبح کے پانچ سو بار۔

از الجملہ اللھم انی اسالک بنور الانوار الذی ھو عینک لا غیرک ان ترینی

وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما ھو عند اللہ امین شب جمعہ ستر بار یا اکتالیس بار

از انجملہ ایک بار یا تین بار ۔ اللھم انی اسألک بنور

وجہ اللہ العظیم الذی ملأ ارکان عرش اللہ العظیم

و قامت بہ عوالم اللہ العظیم ان تصلی علی مولانا محمد ذی القدر

العظیم و علی آل نبی اللہ العظیم بقدر ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ

ونفس عدد ما فی علم اللہ العظیم صلوۃ دائمۃ بدوام اللہ العظیم

تعظیما لحقک یا مولانا یا محمد یا ذا الخلق العظیم وسلم علیہ وعلی آلہ

مثل ذلک واجمع بینی و بینہ کما جمعت بین الروح والنفس ظاھرا

وباطنا یقظۃ ومناما واسألک یا رب روحا لذاتی من جمیع الوجوہ

فی الدنیا قبل الاخرۃ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ

مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

از انجملہ اللھم انی اقدم الیک بین یدی کل ساعۃ و لمحۃ و طرفۃ یطرف بھا

اھل السموات و الارض کل شیٔ ھو فی علمک کائن او قد کان اقدم الیک بین یدی

ذلک کلہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فی کل لمحۃ ونفس عدد ما وسعہ علم اللہ انشاء اللہ

از انجملہ بعد ورد یا نور کے یہ شعر گیارہ بار پڑھے ۔

یا نور انت النور فی کل مابدا ویا ھادی کن للنور فی القلب مشعلا

وادیٔ اُلفت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ "وادیٔ الفت" ہے۔ **ایک** شخص نے حضرت سے تعویذ طلب کیا آپ نے دستخط مبارک سے تحریر فرمادیا۔ **مصرع**

بنامِ آنکہ نامش حرز جانہاست

حضرت نے فرمایا شاہ ترکمان سہروردیہ بزرگ تھے۔ **حضرت** نے فرمایا کہ یہان میلا ہنود کا تھا۔ اُسمین ایک برہمن نے کنہیا کو دیکھا وہ کہتے ہین کہ ہم مولانا صاحب کی زیارت کو آئے ہین۔

ایک صاحب نے حضرت سے یہ ترجمہ نقل فرمایا۔ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا دہن اور پوت سنگار ہے جیتے جی کا۔

حضرت پیرو مرشد نے ایک بزرگ چشتیہ کا تذکرہ فرمایا۔ وہ راگ سنتے تھے ایک بزرگ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہین کہ اُس بدعتی کو ہمارا سلام کہنا جب وہ سلام کہنے گئے تو وہان پہلے سے یہ شعر ہورہا تھا۔ **ع**

بدم گفتی و خورسندم جزاک اللہ نکو گفتی | جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

حضرت نے فرمایا اولیاء اللہ مین یہ قدرت ہے کہ ارواح موتی کو مرید کرلیتے ہین

ختم حضرت شاہ نقشبند؛ یا خفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانسو بار اور اول وآخر درود سو سو بار۔ اور ختم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل پانسو بار اول وآخر درود سو سو بار رسائل طریقہ مین نظر سے گذرا۔

حضرت پیر ومرشد سے بعد نماز فرض کے دعا مین یہ شعر سُنا اللہ اکبر یہ ہوتا ہوگا

من نگویم کہ طاعتم بپذیر ۔ قلم عفو بر گناہم کش

مقام صمدیت اخبار الاخیار مین نظر سے گذرا حضرت شیخ الدین نے اس مقام مین لکھا ہے۔

لطیفہ حضرت امام ربانی ایک مکتوب مین فرماتے ہین من از فضل تربیت یافتہ ام وبراہ اجتبا رفتہ سلسلہ من سلسلہ رحمانی ست کہ من عبد ۔ ثم من ام رب من رحمن ست ومربی من ارحم الراحمین ۔

ایک مثنوی حضرت پیر علی شاہ صاحب کی منشی ماکارام کے نزدیک راقم کی نظر سے گذری۔

حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک دوست تھے اُن کو ایک جن صحابی سے حدیث پہونچی تھی اُنسے ہمکو پہونچی۔

حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت کے پاس ہم حاضر تھے اُس وقت آپ نے فرمایا کعبہ یہان حاضر ہے۔ رموز مقطعات نالہ عندلیب وعلم الکتاب مین کسی قدر تحریر فرمائے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ رحنے بھی بعض رسائل مین لکھے ہین

واللہ اعلم **ایمان** کا ترجمہ ماننا۔ مسجد شریف حضرت کی عمارت قدیم ہے۔ حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے تعمیر جدید اسکی ہوئی بیشتر اُسکے در و دیوار پر لوگ عرائض و اشعار وغیرہ لکھدیا کرتے تھے اور بعض مقام پر حضرت کے دستخط کا لکھا ہوا پایا۔ چنانچہ یہ شعر سرمد کا لکھا ہوا تھا ؎

سرمد گوید فلک بہ احمد در شد | ملا گوید کہ بر فلک شد احمد

مصرع اول کو لکھا تھا کہ راست گفتند اور مصرع ثانی کو لکھا کہ در سکر گفتہ۔

نقل ہے کہ اعلیحضرت شاہ محمد آفاقؒ شاہ ابو سعید صاحب کو اپنا بیٹا فرماتے تھے۔ جب اُن کا ٹونک مین انتقال ہوا۔ یہان آپ کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے۔ لوگون نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ سُن لوگے پھر معلوم ہوا کہ اُسی وقت اُن کا انتقال ہوا تھا۔

تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما کی تمام امت پر باتفاق اہل سنت وجماعت لاریب فیہ ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باب مین بعض اکابر نے اختلاف کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

ایک بار سواری حضرت قبلۂ عالمؒ کی بشان و شکوہ تمام دیکھی تھی اور بہت فیض آیا تھا۔

ایک بار سواری اور علم حضرت کے ساتھ معاملات اُخروی مین نمایان ہوا تھا۔ اور بے شمار خلق آپ کے جلو مین روان تھی۔ کسی نے کہا کہ یہ گروہ فضل رحمانی ہے آواز آئی کہ جانے دو۔

حضرت سید محمد مدنی شاہ صاحب اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے اور اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں۔ یہ اوراد ان سے راقم کو پہونچے واسطے حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہفت بار شب جمعہ اللھم اعوذ برب موسی و عیسی و ابراھیم و محمد ن المصطفیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور واسطے صفائی قلب کے ہفت صد بار ہر روز صلی اللہ علیک یا نور محمد اور بعد نماز فجر و مغرب کے دس بار یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک اور واسطے صفائی قلب و زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دفع بلا کے ہفت بار بعد عشا کے درود تاج اور واسطے جملہ مطالب کے ہفت لک بار یا محمد پڑھنا چاہیے۔

شیخ احمد صاحب مکی سے راقم کو یہ سند حاصل ہوئی اسے نقل کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ الذی تواتر فضلہ علی کل قوی وضعیف الذی لا زال احسانہ موصولا علی کل منقطع الی بابہ المنیف والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد الذی دعا الی الدین القویم وعلی الہ واصحابہ السالکین علی الصراط المستقیم من سلک سبیلہم کان عند اللہ وجیہا ومرفوعا ومن خالف طریقہم کان عن الوصول الیہ مقطوعا وعن الخیر ممنوعا **اما بعد** فقد طلب منی الاجل الفاضل جامع اشتات الفضائل صاحبنا السید ابو الخیر نور الحسن سلمہ اللہ تعالیٰ ان اجیزہ بما اجازنی بہ شیخی وسیدی ومرشدی

ومؤيدى قطب الزمان وحامل لواء اهل العيان صاحب الكرامات الجزيلة والمقامات

الجليلة برهان السلف وسلطان الخلف ابو العرفان مولانا وسيدنا الشيخ فضل الرحمن

ادام الله سلطانه وافاض على العالمين بره واحسانه عن مشائخه فى الحديث مرات

متعددة فاولها كتابة فى سنة ١٣٠٠ وثانيها لفظا وخطا فى سنة ١٣٠١ وذلك بعد ما سمعت

من لفظه الشريف حصة من صحيح الامام ابى عبد الله البخارى وكنت قد سمعت

من سيدى فى اول حلتى اليه سنة ١٣٠٠ الحديث المسلسل بالاولية والمسلسل بانا

احبك فقال على شرطهما بسماعه لهما عاليا على شرطهما من لفظ الشيخ العلامة

المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوى قد سمع منى السيد نور الحسن المذكور لفظ

حديث المسلسل بالمحبة وقلت له انا احبك فقل اللهم اعنى على ذكرك وشكرك

وحسن عبادتك كما قال لى سيدى المذكور واجزته بروايته عنى رواية جميع ما

اجازنى به سيدى المذكور وقد جمعته فى جزء سميته اتحاف الاخوان وقد

اجزت السيد المذكور به ولى بحمد الله اجازات عن مشائخ اخرين وخصوصا فى

الكتب الستة بل عندى فيها سند عزيز الوجود اروى الصحاح الستة اجازة عن

الشيخ المعمر الشمس محمد ابى خضير الدمياطى ثم المدنى البدوى طريقة رحمه الله تعالى عن

السيد محمد صالح البخارى عن ابى حفص عمر بن مكى بن معطى التادلى عن ابى محمد شمهورش

قاضى الجن وصاحب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن مؤلفى الكتب الستة رحمهم الله تعالى

قاله بفمه وكتبه بقلمه العبد الفقير محمد ابو الخير المكى الاحمدى غفر الله له امين

عرصۂ ظہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ عرصۂ ظہور ہے جنات مین اولیا ہوتے ہین لیکن نبی نہین ہوتے۔ اور اکابر نے کمالات نبوت کا فیض عنصر خاک پر فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ عنصر خاک جنات مین نہین اور نہ ملائکہ مین ہے انوار آلہی جو سالکون پر ظاہر ہوتے ہین بعض نے انکو تجلیات سے تعبیر کیا ہے اور اقسام تجلی بیان فرمائے اور بعض نور لطائف و نور ذکر و نور طاعت و نور رحمت و نور ملائکہ فرماتے ہین کلمات مصطلحہ طریقۂ خواجگان ہوش دردم نظر برقدم سفر در وطن خلوت در انجمن یادکرد باز گشت نگاہداشت یادداشت آٹھ کلمہ ہین اور تفصیل اسکی ارباب طریقہ نے انواع طور پر فرمائی ہے۔ بعد ازان حضرت شاہ نقشبندؒ نے یہ تین کلمے فرمائے وقوف قلبی، وقوف زمانی، وقوف عددی۔

حضرت مخدوم جہانیانؒ کو اجازت و خرقہ اکثر سلاسل کا بیس مشائخ سے حاصل ہوا۔ چنانچہ جامع العلوم آپ کے ملفوظات مین ہے۔

وطن آبائی حضرت قبلہ کا ملاّوہ ہے۔ اور مسکن شریف آپکا ایک عرصہ سے گنج مراد آباد ہے۔ ملک آدوہ مین رسالۂ ارشاد رحمانی مین ایک ملفوظ حضرت قبلہ کا مشتمل اُس کرامت پر اعلیحضرتؒ کے جو نور احمدی کے آخر مین درج ہے نظر سے گذرا۔ چونکہ روایت مین دونون رسالہ کے فی الجملہ اختلاف ہے جائز ہے کہ یہ دو تذکرے

ہون واللہ اعلم۔

راقم فتوحات مکیہ کی سیر کرتا تھا باب سادس وثلثون جو عیسوین اور اُن کے اقطاب کی معرفت مین ہی اُس مین یہ عبارت نظر سے گذری ولیس للعیسوی من ھذہ الامۃ من الکرامات المشی فی الھواء ولکن لھم المشی علی الماء والمھدی یمشی فی الھواء بحکم التبیعۃ فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ وکان محمولا قال فی عیسیٰ علیہ السلام لو ازداد یقینا المشی فی الھواء۔ اسپر راقم نے ایک حاشیہ بھی لکھدیا تھا۔ نقل ہوتا ہی چنانچہ موافق تحقیق اکابر کے صفت حیات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مناسبت تامہ ہے۔ اور قرآن شریف مین ہے کہ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ط

حضرت قبلہ نے فرمایا ہم سفر مین تھے دریا پیش آیا ہم اور ایک خادم ہمارا بے کشتی کے اُس سے پار اُتر گئے۔ ہمارا دامن بھی تر نہوا۔ پھر فرمایا جس کو نسبت موسوی ہوتی ہے اُس سے ایسی کرامت ہوا کرتی ہے۔ ایک عورت حضرت قبلہ کی مرید تھی اُس کا انتقال ہوگیا آپ کو ایک بزرگ نے مکاشفہ مین خبر دی کہ اُس نے قبر مین سوال کے وقت کہا کہ مین اُنکی مرید ہون اُسپر وہ بخشدی گئی۔

حضرت قبلۂ عالمؒ سے پان کھانا منقول ہی بلکہ جو زن عقیمہ آپ کا اُگال یا گل قلیان آپ کا کھالیتی تھی۔ خدا کی قدرت سے حاملہ ہوجاتی تھی۔

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کی طرف راقم مراقب ہوا تھا

زیارت سے مشرف ہوا۔

حضرت قبلہ نے فرمایا حرمت بندہ مومن کی کعبہ سے زیادہ ہو حدیث شریف میں ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا بے شک۔

حکایت بادشاہ دہلی حاضر خدمت مولانا فخرالدین صاحب چشتی کے ہوا۔ موافق دستور کے آپ نے اُس کی تعظیم فرمائی۔ بعدازان اعلیٰ و ادنیٰ جو آیا سب کی تعظیم فرماتے رہے۔ بادشاہ جب وہان سے رخصت ہو کر حضرت مرزا مظہر صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا۔ آپ نے موافق عادت کے کوئی تعظیم نہین فرمائی۔ اور جو کوئی آیا اسکی بھی تعظیم نہین فرمائی۔ بعدازان وہان سے رخصت ہو کر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت مین آیا آپنے اُسکی تعظیم فرمائی۔ اُس کا وزیر بھی آیا تو کوئی تعظیم نہین فرمائی بعدازان چوبدار شاہی سامنے آیا۔ اُسکی تعظیم فرمائی۔ بادشاہ متعجب ہو کر مستفسر ہوا کہ اس اشکال کو حل فرمائیے اور ہر جگہ کا حال دیکھا ہوا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت فخرالدین چشتی مقام توحید وجودی مین ہین۔ لہذا سب مین جلوہ یار اُن کو نظر آتا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کو توحید شہود کا غلبہ ہے۔ لہذا مشاہدہ عظمت الٰہی کے سبب سے کسی کی تعظیم روا نہین رکھتے اور فقیر پابند شرع ہے تم اولوالامر ہو تمھاری تعظیم لازم ہے۔ اور یہ وزیر رافضی ہے لہذا قابل تعظیم نہین۔ اور یہ چوبدار تمھارا حافظ قرآن ہے۔ اسواسطے مین نے تعظیم کی

ایک صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ جب دہلی شریف مین حاضر خدمت اعلیحضرت کے ہوے جس وقت اعلیحضرت اندرون خانہ تشریف لیجاتے حضرت

مزارات دہلی کی سیر فرماتے جب وہان سے فاتحہ پڑھکر آتے تو حالات مزارات روبرو اعلیحضرتؒ
کے عرض کرتے تھے اعلیحضرتؒ نے اپنے خلیفہ سے جو اُسوقت حاضر تھے فرمایا یہ لڑکا سب صحیح
کہتا ہے۔ پیر بے نسبت سے مرید بانسبت ہونا جائز ہے۔ چنانچہ راقم کو حضرت پیرومرشد
سے معلوم ہوا ایک نقب زن پردۂ صلاح مین تھا۔ شب کو نقب زنی کرتا تھا اور دن کو مسجد
مین مشغول عبادت رہتا تھا۔ ایک طالب خدا عالم طلب مین وہان جا نکلا۔ اور اُسکو
دیکھکر معتقد ہو گیا اور واسطے بیعت کے بہت اصرار کیا۔ ناچار مرید کرکے کوئی ذکر شغل اُسکو
تعلیم کرنا پڑا۔ مرید با اخلاص مجاہدہ کرکے باکشف ہو گیا۔ اور مقامات اولیاء اللہ کی سیر
کرنے لگا چنانچہ اپنے مرشد کی طرف بھی متوجہ ہوا دیکھتا ہے کہ نقب لگا رہے ہین۔
مرید سمجھا کہ پیر مجھکو مغالطہ دیتے ہین اور اپنا مقام مجھ سے چھپاتے ہین بے اختیار اُنکی
خدمت مین جاکر فریاد کی اور غلبۂ اشتیاق مین اُن سے لپٹ گیا۔ مرید مخلص کا عکس
جو اُس کے مرشد پر پڑا اُن پر بھی سب کھل گیا اور دونون ولی ہو گئے۔ ۵

گہ آری خلیلی ز بتخانۂ | کنے آشنائی ز بیگانۂ

شرابِ طہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ **شراب طہور** ہے فالحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و
باطناً والصلوٰۃ والسلام علےٰ حبیبہٖ محمد و علےٰ آلہٖ و صحبہٖ مبارکاً و دائماً منجملہ مصطلحات

صوفیہ کے۔ابن الوقت ابوالوقت ملامتیہ آزاد مست قلندر فقیر سالک مجذوب شیخ وغیرہ الفاظ ہین۔

ایک بار راقم نے حالت بخار مین حضرت مرزا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سرہانے دیکھا بعد ازان آثار صحت کے شروع ہو گئے۔

حضرت **مجدد** صدیقین کو صحو مین فرماتے ہین اور علوم شرعیہ کو معارف صدیقیت کے لکھتے ہین۔**بحث** ایک جلسہ مین راقم حاضر تھا بعض ارباب مجلس نے کہا کہ بزرگان چشتیہ سے جو ریاضات و مجاہدات منقول ہین کتاب و سنت مین اُن کا نشان نہین۔ بالکل بدعت ہین۔اس کے جواب مین راقم نے کہا کہ امام بخاریؒ نے جب صحیح بخاری لکھی ہر حدیث کے واسطے ایک غسل اور دوگانہ نماز کا ادا فرماتے تھے۔یہ کس حدیث مین آیا ہی اور اسراف پانی کا اس کے علاوہ ہی۔اس جواب پر اُن کا ناطقہ بند ہو گیا **مولانا روم** مثنوی مین فرماتے ہین۔ ؎

قدسیان را عشق ہست و درد نیست | درد را جز آدمی درخور د نیست

اسی واسطے ملائکہ کو اُن کے مقام سے ترقی نہین کیونکہ موجب ترقی درد ہی اور یہ خاصۂ انسان ہے۔

حضرت **رمضان خان صاحب** رحمۃ اللہ علیہ اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے تھے مزار مبارک اُنکا بھوپال مین ہی آغاز سن شعور راقم کا تھا کہ اُن کے برکات صحبت سے مشرف ہوا ذکر قلبی و طریقۂ مراقبہ اُن سے پہونچا راقم نے حضرت

پیرومرشد سے اُنکی نسبت سُنا کہ مشاہدۂ قوی رکھتے تھے حضرت میر صاحب علیصاحبؒ
اجازت یافتہ وارادتمند قدیم حضرت قبلہ سے راقم کو مراقبۂ معیت پہونچا اور اُنکو حضرت نے
فرمایا تھا خواب راقم قبل حضوری خدمت حضرات کے ایک شب زیارت سراپا بشارت
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مجمع کثیر مین کامیاب ہوا اور برکات مصافحہ اور مکالمۂ
مبارک سے سرفراز فرمایا۔ فالحمد للہ۔

ایک مجذوب کو راقم نے خواب مین دیکھا تھا کہ راقم سے معانقہ کیا اور کہا
کہ تمھاری نسبت مانند بچون کے ہے۔ بچے جو ناپاک ہو جاتے ہین تو مان باپ خود اُنکو
دھو دھولا کر پاک کر دیتے ہین۔ پھر ایک صاحب ادراک نے بعد مراقبہ کے راقم کو
نسبت اہل بیت مین ادراک فرمایا واللہ اعلم۔ راقم اپنی نا لائقی اور اُسکی رحمت
پر نظر کر کے یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

شیخ مین رشک بے گناہی ہون | مورد رحمتِ الٰہی ہون

اِسی اثنا مین دیکھا کہ حضرت سُلطان جیؒ راقم کی نسبت حضرت پیرومرشد
سے کلمات عنایت فرماتے ہین۔

ایک بار راقم برکات زیارت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہرہ ور ہوا۔

حضرت پیرومرشد سنبھل مرادآباد کو تشریف لے گئے تھے۔ ایک مزار پر وہان
کے بعض ارباب ادراک بھی اپنی لاعلمی کے مقر تھے۔ بالجملہ حضرت پیرومرشد کو اُس مزار کے

لیگئے آپ نے بجرد توجہ کے فرمایا اس شخص نے زہر کھا کر انتقال کیا ہے۔ ابعد ازان لوگون نے تفحص کیا تو وہان کے کسی شخص نے نقل بیان کی مطابق آپ کے فرمانے کے عقب مسجد شریف حضرت قبلہ عالم کے مزار علیحضرت شاہ محمد آفاق کا ہے۔ اور اسکے متصل حضرت کی اہلیہ صاحبہ کا مزار ہے اور بائین ان مزارات کے حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا مزار ہے۔

حضرت پیرومرشد کی والدہ صاحبہ کا مزار روبروے مسجد شریف حضرت قبلہ کے گنج مرادآباد مین ہے۔

حضرت پیرومرشد کے روبرو راقم حاضر تھا۔ آپ لوگون سے باتین فرماتے تھے۔ اسی اثنا مین راقم کو مشیت ہوئی فنا و بقا اپنی حضرت پیرومرشد مین بطرز خاص معائنہ کی۔ رد قضا اس حدیث سے ظاہر ہے کہ لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر اور آیہ قرآنی سے۔ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ ۞

حضرت کے درس قرآن وحدیث فرمانے کا یہ طریقہ تھا کہ خود زبان مبارک سے عبارت اور بعض مقام پر ترجمہ اور مطلب فرماتے جاتے تھے۔ الحمد للہ کہ بارہا راقم جلسہ درس مین آپ کے فائز ہوا چنانچہ دوسری بار حاضر خدمت ہوا تھا دور قرآن شریف کا ہوتا تھا نوبت پنجم و ششم مین بھی دور قرآن تھا۔ اور نوبت ہفتم جو حاضر آستانہ ہوا درس حدیث شریف کا شروع تھا۔ اور نوبت ہشتم دس روز رہنے کا اتفاق ہوا تھا اکثر اوقات از روی نوازش آدمی بھیجکر راقم کو درس مین طلب فرماتے تھے۔ نوبت دہم کوئی چار

گھڑی حاضر خدمت رہا۔ اُس عرصہ مین بھی درس حدیث سے مشرف ہوا۔

فیضِ صحبت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واضح ہو کہ معظمی حضرت قاری عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہ بموجب فرمان حضرت قبلہ مدظلہ الاعلی کے حیدرآباد مین سکونت پذیر ہین۔ فی الحال حضوری خدمت حضرت قبلہ کے قصد سے آئے اثنائے راہ مین بھوپال ہو' یہان بھی تشریف لائے۔ راقم بھی اُنکی زیارت سے مستفیض ہوا لہذا نام اس رسالے کا **فیض صحبت** رکھا قاری صاحب موصوف کو حضرت قبلہ نے ورد حصن حصین اور قرآن شریف اور مراقبۂ اقربیت و محبت فرمایا۔ اور قاری صاحب نے راقم کو قاری صاحب کو حضرت خضر علیہ السلام سے راہ و رسم اور ملاقات ہی۔ او ردرود شریف صلوٰۃ تُنجّینا بھی آپ کو حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا۔ قاری صاحب نے جو عرائض حضرت قبلہ مدظلہ الاعلی کی خدمت مین بھیجے۔ اور حضرت نے دستخط خاص سے جواب تحریر فرمایا راقم بھی اُنکے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ بعض عبارات اُن کے نقل کرنا مناسب جانا قاری صاحب نے التماس کیا کہ جو ذکر اللہ اللہ کا ارشاد فرمایا اس ذکر سے مراد پاس انفاس ہے یا سُلطان الذکر ہے۔ اسپر حضرت قبلہ نے لکھا "سُلطان الذکر ست" دوسرے بروقت

ذکر کے تصور شیخ چاہیئے یا نہین۔ اسپر حضرت قبلہ عالم نے لکھا بابت نیت تیسرے وقت ذکر کے کیا تصور کیا جانے۔ اسپر تحریر فرمایا کہ حق تعالیٰ بالامت اور واسطے دفع وسواس کے استفسار کیا تھا اسپر یہ لکھا کہ درود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ مین طرق شغل کو دریافت کیا تھا جواب مین تحریر فرمایا "شغل اشغال بہرطور کہ خواہند کرده باشند" فقط اور ایک ملتمسہ مین درود شریف کی تعداد اور وقت کو دریافت کیا تھا اُسپر تحریر فرمایا "سہ صد بار ہر وقت کہ خواہند" اور تعداد ذکر اللہ اللہ کی دریافت کی تھی۔ اسپر لکھا "ہر قدر کہ شود خوانده باشند" اور ایک ملتمسہ پر اُن کے یون تحریر فرمایا "اجازت وظائف خواندن شمار ادادم" فقط۔

قاری صاحب نے درود شریف واسطے حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دریافت کیا تھا حضرت نے تحریر فرمایا "از فضل رحمٰن سلام برسد۔ اللھم صل علی سیدنا محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک۔ پانصد بار ہر روز" فقط اور قاری صاحب نے ایک ملتمسہ مین لکھا تھا کہ حضرت قبلہ کو خواب مین دیکھا حضرت نے مولوی عبدالکریم صاحب کو نعلین ہندوستانی اور قاری صاحب کو نعلین دکھنی عطا فرمائین۔ اسپر حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا "از فضل رحمٰن سلام برسد این خواب بسیار مبارک ست شکر اند بجا آرند" اور قاری صاحب نے نقل فرمایا کہ اُن سے حضرت قبلہ نے بھوپال کا حال دریافت کیا تھا اسپر قاری صاحب نے لاعلمی ظاہر کی حضرت نے فرمایا کہ تم کو وہان کا خیال رکھنا چاہیئے قاری صاحب کو پیشتر سے زبانی اجازت مدد کرنے کی

حضرت قبلہ سے ہی۔ فی الحال قاری صاحب نے کلکتہ سے حضرت قبلہ کو عریضہ تحریر کیا
کہ لوگ اُن کے واسطے سے داخل طریقہ ہونے کو اصرار کرتے ہین۔ کیا ارشاد ہی اسپر حضرت
قبلہ نے بدستخط مبارک سے تحریر فرمایا اورا گویند۔ کہ بگو در طریقہٗ حضرت محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ
بواسطہٗ فضل رحمٰن شدم و تعلیم ذکر از کار رنمائید" فقط اسی لفافے مین مولانا مولوی عبدالکریم
صاحب کا خط ملفوف تھا۔ قاری صاحب کو لکھا تھا کہ حضور نے طریقہ بیعت کرنے کا آپ کو
تحریر فرما دیا ہی۔ اور زبانی فرمایا کہ ہم اُن کو پہلے کہہ چکے ہین اورا جازت مرید کرنے کی
دیدی ہی فقط والسلام راقم کو حضرت قاری صاحب سے درود صلوٰۃ تنجینا حاصل ہوا واسطے
ملاقات حضرت خضر علیہ السلام کے اور درود اللھم صل علی سیدنا محمد و عترتہ الخ

صحیفہٗ راز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہٗ موسوم بہ "صحیفہٗ راز" ہے رُباعی للراقم

ہمہ را بستۂ گیسوی پریشان داری	غمزۂ خاص بہر گبر و مسلمان داری
مثلے ہست کہ الجنس مع الجنس یمیل	بہر دل بردنِ ما صورتِ انسان داری

اطلاق لفظ نسبت کا ملکۂ راسخہ اور قرب اور معاملہ اور رتبہ وغیرہ پر کرتے ہین۔
نیت اور قول اور فعل کی تہذیب سے وصول الی اللہ ہو جاتا ہے۔
کشف وقائع ایک باب ہی سلوک کا اور ماضی و مستقبل جو نظر حالی مین

منکشف ہوتے ہین سالک کو مغالطہ اکثر ہو جاتا ہے۔ مصرع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

حضرت قبلہ بعد اعلیحضرت کے نزدیک حضرت پیر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے آمد و رفت رکھتے تھے۔ اعلیحضرت نے فرمایا تھا کہ تم کو اُن سے اور اُن کو تم سے فائدہ ہو گا حضرت پیر و مرشد کی تحریر سے معلوم ہوا **قبل** حضوری خدمت حضرات کے راقم نے عریضہ ارسال خدمت کیا تھا۔ ذکر اللہ اللہ و نفی اثبات کے استفسار مین اُسپر حضرت قبلہ نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ ہر دو طریق نہ دہ باشند کتب سلوک مین ختم حضرت باقی باللہ کا اول و آخر درود سو سو بار اور درمیان مین یا باقی انت الباقی پانسو بار نظر سے گذرا اور ایسا ہی درمیان مین لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ ختم حضرت ایشان خواجہ محمد معصومؒ کا لکھا ہے۔

حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا ایک شخص بدکار حلقۂ توجہ مین حضرت شاہ غلام رسول صاحب کے داخل ہوا۔ اُن سے شکایت تاثیر توجہ کی کیا کرتا تھا۔ ایک روز شاہ صاحب نے صاف صاف سب حال فرما دیا اُسنے یہ سُن کر حلقہ مین آنا چھوڑ دیا اُسپر حضرت شاہ مراد اللہ صاحب اُن کے مرشد کو ناگوار ہوا یعنی مرید کو لگائے رکھنا چاہیے، رفتہ رفتہ درست ہو جاتا ہے۔

حضرت خواجہ محمد پارسا رسالۂ قدسیہ مین فرماتے ہین کہ احیاء اموات کی کرامت، جب اولیاء اللہ سے ہوتی ہے اُسوقت وہ عیسوی المشرب ہوتے ہین اس سے

ظاہر ہوتا ہے کہ دو رہر نسبت کا بحسب زمان اولیاء اللہ مین ہوا کرتا ہے واللہ اعلم
شرح وصایای حضرت عبدالخالق غجدوانی مولفۂ شاہ خوب اللہ الہ آبادی علیہ الرحمہ
نظر سے گذری۔ اور ایک رسالہ اُنکا نظر سے گذرا جس مین ملاقات حضرت حسن بصریؒ
اور حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کی، اور ملاقات حضرت سلطان العارفینؒ اور حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ عنہ کی لکھتے ہین۔ واللہ اعلم۔

ایک صاحب نے دو کتابین تصوف کی حضرت قبلہؒ کی خدمت مین پیش
کین حضرت نے فرمایا کہ مین کوئی کتاب تصوف کی نہین دیکھتا اور میرا دل خود تصوف
ہی اور میرا تصوف یہ ہی پھر سورۂ مزمل کی پہلی آیت پڑھکر ترجمہ فرمایا اور شعر نعت کا
پڑہا۔ ؎ ترہوئی باران سے سوکھی زمین الخ

حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ مین نے دیکھا کہ مین حضرت امام اعظم کے پاس بیٹھا ہون
پھر کر دیکھا تو امام شافعی میرے پیچھے بیٹھے تھے مین نے کہا کہ حضرت یہان بیٹھیے فرمایا کہ نہین
بیٹھے رہو۔ پھر جب مین وہان سے چلا تو امام شافعی مجھکو گھر تک پہونچا گئے۔

ایکبار حضرت نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ یانسو بار اول و آخر درود سو سو
بار پڑھنے کو تحریر فرمایا کہ برائے جملہ حاجات کافی است۔

ایکبار یاحی یاقیوم ہر روز سو بار پڑھنے کو تحریر فرما۔

وہب الزبیر حضرت شاہ قطب الدین خلیفہ حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیرؒ کی تالیف
اکثر اذکار و اشغال کی جامع ہی آپ نے آخر رسالہ مین ان اذکار و اشغال کی نسبت اپنے

خلیفہ حافظ جمال اللہ علیہ الرحمہ کو یہ ہدایت تحریر فرمائی ہے چونکہ این عاجز را سفر مدینہ
طیبہ در پیش است لہذا حافظ سید جمال اللہ عفا اللہ تعالی لہ را لازم و الیق است کہ بخدمت
اخی خواجہ ضیاء اللہ سلمہ اللہ تعالی حاضر شدہ این اوراق را بخدمت شان گزرانیدہ
اجازت حاصل نماید۔

حدیث نعمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ یہ اسناد حدیث جو فی الحال راقم کو حاصل ہوئے بلحاظ حسن
رسالہ ہذا ہیں اور بتعمیل وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ نام اس کا **حدیث نعمت** رکھا

الحمد للہ سبحانہ اکمل الحمد کما یلیق بشانہ الاعلی الصلوۃ والسلام الاتمان
علی سید الرسل الکرام المجتبی وعلی الہ واصحابہ البررۃ التقی **وبعد** فیقول
العبد المفتاق الی رحمۃ رب النشاتین محمد ارشاد حسین عفی عنہ ان الاخ الصالح
الجامع لانحاء السعادۃ والصلاح الحائز لانواع الرشادۃ والفلاح السید
النجیب والقرم اللبیب ذی الخصائل المرضیہ والفضائل المولوی نور الحسن
وقاہ اللہ سبحانہ عن حوادث الفتن ونوائب الزمن وشوائب المحن
ورقاہ الی معارج الفطن ومراقی الاخلاص فی السر والعلن قد طلب منی
اجازۃ کتب الحدیث التی حصل لی قراءتہ وسماعہ واجازتہ من

الشیوخ الاجلاء واکابر العلماء والعرفاء وان کان ذاک حاصلا لہ سابقا
من عمائد الفضلاء وجہابذ العلماء لکنہ قصد بذلک اکثار طرق الروایۃ
مکررا ومکملا واظہار اعتنائہ بشان ہذا الفن الشریف الجلیل مجملا
ومفصلا والفیتہ للاجازۃ حریا ومن سفساف الاوصاف بریا ومن رذایا
الاخلاق الاخلاق نقیا فاجزتہ بشرائطہ المعتبرۃ عند ارباب ہذا العلم
السنی بجمیع ما اروی من حضرۃ شیخی وسیدی المجمع لکمالات الباطن و
الظاہر المنبع للمعارف الحقہ لاولی النہی والبصائر قطب اوانہ وغوث زمانہ
الشیخ احمد سعید الاحمدی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ واوصلنا ببرکاتہ
الی غایۃ ما اتمناہ وقد قرأت علیہ مشکوۃ المصابیح بتمامہ والصحیح
للامام ابی عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری من اولہ الی ختامہ وسمعت
بقراءۃ بعض المحصلین بعض الصحیح للامام مسلم والجامع للترمذی
والموطا للامام مالک فاجازنی بجمیع ذلک وسائر مرویاتہ من کتب
الحدیث مثل الجامع لابی داود السجستانی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی
والحصن الحصین وغیرہا وہو کان یرویہا بطرق کثیرۃ واسانید شہیرۃ
منہا عن الشیخ الاجل الخاتم للمفسرین والمحدثین الشیخ عبدالعزیز الدہلوی
عن شیخہ وابیہ العلامۃ قطب فلک الکمال مرکز دائرۃ الفضل والاجلال
الشیخ ولی اللہ الدہلوی عن الشیخ ابی الطاہر محمد المدنی عن والدہ الشیخ

ابو ابراهیم الکردی الی آخر اسناده المشهورة ومنها عن الشیخ الکامل
امام الحقیقة والطریقة الشیخ عبدالله المعروف بشاه غلام علی عن شیخه
شمس الدین حبیب الله مرزا جانجانان المظهر عن الحاج محمد افضل ومنها
عن خال ابیه الشیخ سراج احمد عن ابیه الشیخ محمد مرشد عن ابیه الشیخ
محمد ارشد عن ابیه الشیخ محمد فرخ عن ابیه الشیخ محمد سعید عن ابیه الامام
الربانی مجدد الالف الثانی ومنها عن ابیه الشیخ ابی سعید عن ابیه الشیخ
صفی القدر عن ابیه الشیخ عزیز القدر عن ابیه الشیخ محمد عیسٰی عن ابیه
الشیخ سیف الدین عن ابیه القیوم حضرت الشیخ محمد معصوم عن ابیه
الامام الربانی مجدد الالف الثانی رضی الله تعالٰی عنهم
اجمعین وافاض علینا من برکاتهم وکمالاتهم آمین وصلی الله
تعالٰی علٰی سیدنا ومولانا محمد واٰله وصحبه اجمعین برحمته وهو ارحم
الراحمین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

العبد
محمد ارشاد حسین احمدی ۱۲

حزب البحر

بسم الله الرحمٰن الرحیم

بعد حمد وصلوۃ میگوید فقیر نور الحسن صانہ اللہ عن الآفات والمحن کہ درین زمان

فرخی نشان حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب دامت برکاتہ از کانپور قصد بھوپال فرمودہ خانہ راقم را بقدوم میمنت لزوم نواختند برکات صحبت و التفات جناب ایشان راچہ گویم کہ برین مسکین مبذول است مراقبۂ احدیت و معیت وغیرہ از جناب ایشان اخذ نمودم و اجازت دعای حزب البحر کہ ایشان را از حضرت مولوی شاہ غلام محمد قادری مرحوم رسیدہ و راقم را فرمودند مناسب دانستم کہ از خط جناب ایشان بلفظہ نقل نمودہ آید +

اعتصام حزب البحر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ + اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا ط وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ

مِنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ
وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ
اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪
اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ
اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ
لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا
لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ
قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي
الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ

وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۚ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ
عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

رَبِّ سَهِّلْ وَيَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ بِحَقِّ ا با تا ثا جا حا خا دا ذا را زا سا
شا صا ضا طا ظا عا غا فا قا كا لا ما نا وا ها لا ءا يا ۞ أَعُوذُ بِاللَّهِ
السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

قد تم الاعتصام من هنا شروع فی حزب البحر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يَا اللَّهُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا حَلِيمُ يَا عَلِيمُ يَا كَرِيمُ أَنْتَ رَبِّي وَعِلْمُكَ
حَسْبِي فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّي وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِي تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَأَنْتَ (سہ بار گوید ۱۲)
الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۞ نَسْأَلُكَ الْعِصْمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ
وَالْإِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الشُّكُوكِ وَالظُّنُونِ وَالْأَوْهَامِ السَّاتِرَةِ
لِلْقُلُوبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوبِ ۝ فَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا
شَدِيدًا ۝ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝ فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْ لَنَا هَٰذَا الْبَحْرَ كَمَا

لہ دربعض روایت سہ مرتبہ بخوانند ف حروف تہجی در یک دم بخوانند ۱۲ سے دربعض روایت از فقد ابتلی تا غرورا سہ مرتبہ
دریک دم بخوانند و انگشت سبابہ راست سوی آسمان بردارد ۱۲ سے سہ مرتبہ بعض روایت ۱۲ سے درین مقام مقصود بخاطر آرد ۱۲

سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِاِبْرَاهِیْمَ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِیْدَ
لِدَاوٗدَ وَسَخَّرْتَ الرِّیْحَ وَالشَّیَاطِیْنَ وَالْجِنَّ لِسُلَیْمٰنَ وَسَخَّرْتَ الثَّقَلَیْنِ
لِمُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ وَبَرٍّ وَعَبْدٍ وَحُرٍّ هُوَ لَكَ فِی الْاَرْضِ
وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْیَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ وَبَرَّهُمَا وَسَخِّرْ
لَنَا كُلَّ شَیْءٍ یَا مَنْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ كٓهٰیٰعٓصٓ
اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ وَاغْفِرْ
لَنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ وَارْزُقْنَا
فَاِنَّكَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ وَاحْفَظْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ وَاهْدِنَا
فَاِنَّكَ خَیْرُ الْهَادِیْنَ وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رِیْحًا وَّدَوْلَةً وَّحُرْمَةً وَّبَرَكَةً وَّكَرَامَةً وَّمَهَابَةً وَّرِیْحًا طَیِّبَةً
كَمَا هِیَ فِیْ عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَاحْمِلْنَا بِهَا
حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِیَةِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ یَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا
وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِیَةِ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا وَكُنْ لَّنَا صَاحِبًا
فِیْ سَفَرِنَا وَخَلِیْفَةً فِیْ اَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا وَامْسَخْهُمْ
عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْمُضِیَّ وَلَا الْمَجِیْءَ اِلَیْنَا وَلَوْ نَشَآءُ

ف این لفظ را سه بار گفته هر بار انگشتان هر دو دست بطریق مهره چیده و کشاده ۱۲
سله و دست بر داشته این لفظ را سه بار گفته مطلب بخاطر آرد ۱۲

لطمسنا على أعينهم فاستبقوا الصراط فأنى يبصرون ○ ولو نشاء لمسخنهم
على مكانتهم فما استطاعوا مضيا ولا يرجعون ○ يٰس ○ والقرآن الحكيم ○
إنك لمن المرسلين ○ على صراط مستقيم ○ تنزيل العزيز الرحيم ○
لتنذر قوما ما أنذر آباؤهم فهم غافلون ○ لقد حق القول على أكثرهم
فهم لا يؤمنون ○ إنا جعلنا في أعناقهم أغلالا فهي إلى الأذقان فهم
مقمحون ○ وجعلنا من بين أيديهم سدا[1] ومن خلفهم سدا
فأغشيناهم فهم لا يبصرون ○ شاهت الوجوه[2] وعنت الوجوه للحي
القيوم ط وقد خاب من حمل ظلما ○ طسم طس طسم حم عسق
مرج البحرين يلتقيان ○ بينهما برزخ لا يبغيان ○ حم[3] حم حم
حم حم حم حم الأمر وجاء النصر فعلينا لا ينصرون ○
حم ○ تنزيل الكتاب من الله العزيز العليم ○ غافر الذنب وقابل التوب
شديد العقاب ذي الطول لا إله إلا هو إليه المصير ○ بسم الله
بابنا تبارك حيطاننا يس سقفنا كهيعص[4] كفايتنا حم عسق[5]
حمايتنا فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم ○ ستر العرش
مسبول علينا وعين الله ناظرة إلينا بحول الله لا يقدر أحد

---

[1] لفظ سدا در قرات متعارف ہندوستان بفتح سین مہملہ است لیکن درین دعا بضم سین مروی است کہ آن ہم قرات متواترہ است ۱۲

[2] شاہت الوجوہ را سہ بار خواندہ ہر بار کف دست بطور معین بر زمین بزند ۱۲

[3] شش حم شش جہت بترتیب معہود دم کردہ حم ہفتم را بہر دو کف دست فف زدہ بر تمامی اعضا فرود آرد ۱۲

[4] بریں عقد تامل کند ۱۲

[5] بریں بکشاید ۱۲ -

عَلَيْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ
مَّحْفُوْظٍ ۝ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ
الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ
اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

الاختتام

يَا اَللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ اكْسُنِيْ مِنْ نُّوْرِكَ وَعَلِّمْنِيْ مِنْ عِلْمِكَ
وَفَهِّمْنِيْ عَنْكَ وَاَسْمِعْنِيْ مِنْكَ وَاَبْصِرْنِيْ بِكَ وَاَقِمْنِيْ بِشُهُوْدِكَ
وَعَرِّفْنِي النَّعِيْمَ بِتَوَجُّهِيْ اِلَيْكَ وَهَوِّنْهَا عَلَيَّ بِقَضَائِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا حَلِيْمُ اِسْمَعْ دُعَائِيْ بِخَصَائِصِ
لُطْفِكَ اٰمِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ يَا عَظِيْمَ السُّلْطَانِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا دَآئِمَ

له من ہنا الی لفظ العظیم بیت ہشتاد ۱۲ ف لفظ امین سہ بار گفتہ بہ ہاتف دست بطور معلوم بر زمین زند ۱۲
سه من ہنا الی لفظ ما خلق بیت و اشتاد ۱۲

النِّعَمِ یَا بَاسِطَ الرِّزْقِ یَا وَاسِعَ الْعَطَایَا یَا دَافِعَ الْبَلَایَا یَا سَامِعَ
الدُّعَاءِ یَا حَاضِرًا لَیْسَ بِغَائِبٍ ؕ یَا مَوْجُوْدًا عِنْدَ الشَّدَائِدِ یَا خَفِیَّ
اللُّطْفِ یَا لَطِیْفَ الصُّنْعِ یَا حَلِیْمًا لَا تَعْجَلْ[1] یَا جَوَادًا لَا تَبْخَلْ اِقْضِ
حَاجَتَنَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَصَحْبِہِ الطَّاهِرِیْنَ یَا مُجِیْبُ یَا حَفِیْظُ اِلٰهِیْ[2] تَوَسَّلْتُ
بِهٰذَا الْحِزْبِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَقْضِیَ لِیْ جَمِیْعَ حَاجَاتِیْ وَمُرَادِیْ وَاَنْ
تَدْفَعَ عَنِّیْ شَرَّ جَمِیْعِ اَعْدَائِیْ وَاَحْسَادِیْ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْوَحَا
اَلْعَجَلْ اَلْعَجَلْ اَلسَّاعَۃَ اَلسَّاعَۃَ اَلسَّاعَۃَ بِحَقِّ اِهْیًا اَشَرَاهِیًّا[3]
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

طریق دعوت حزب البحر

بدانکہ مشائخان نامدار و عاملان کامگار فرمودہ اند" کہ این دعا برای برآمدن جمیع مہمات دینی و دُنیاوی مجرب ست" اگرچہ میان داعی و مقصود او بعد المشرقین باشد از ینجا ست کہ این را کبریت احمر و اکسیر اعظم میخوانند۔ و فرمودہ اند کہ دعوت این دعا از ہمہ ادعیہ افضل ست، بسبب آنکہ رجعت را درین مدخل نیست، و چون خواہد کہ عمل این بجا آرد، باید کہ مراد خسیس نجوید و سلسلۂ دعوت بصاحب این حزب یعنی شیخ الشیوخ قطب الوقت

[1] لا یعجل و لا تعجل مشہور بصیغۃ الغائب و قال الشیخ بصیغۃ المخاطب مناسب للمقام و ایضًا یوجد فی نسخۃ صحیحۃ۔ ۱۲
[2] دعاء توسل را دست برداشتہ بخوانند ۱۲ [3] حضرت مرشدنا فرمودند کہ صحیح شَراهیًا است ۱۲۔

امام ابو الحسن الحسنی الشاذلی قدس الله سره متصل گرداند و هر روز وقت شروع بروح ایشان فاتحه خوانده بروح ایشان چیزی صدقه دهد و هر نوبت با اعتصام و اختتام قراءت کند بیانات منه[1] در حین قراءت تشدید و الفاظ را درست خواند۔ و جمیع شرائط عامل مرعی دارد۔ و بعد اتمام بحسب مقدور گاو یا گوسفند یا مرغ ذبح کرده بفقرا تصدق نماید۔ و اجازت این دعا بنا اہل مذہب امام مذکور صاحب این حزب میفرماید که این دعا را برعایت شرائط برای مهمی که خواهد بحصول انجامد۔

خصوصا برای جذب دوست و دفع اعدا و شفای مریض و امن طریق و سلامتی سفر و حفظ کشتی و تسخیر سلاطین و غیره و ادای دین و کشائش بخت دختران و حصول توانگری و زیادتی فهم و شرح سینه و کمال معرفت حق و سلامتی ایمان از غارت شیطان۔ اکنون شرائط دعوت این دعا که چند طریق باین ضعیف رسیده است دریابد۔ اول صغیر۔ دوم وسیط۔ سوم کبیر۔ چهارم اکبر۔ و آن پنج نوع است۔ پس باید که بنیت صغیر تا سه روز هر روز بست و یک بار بخواند و بنیت وسیط تا دوازده روز هر روز شصت بار بخواند و بنیت کبیر تا سه روز هر روز بست و یک بار قراءت نموده تا چهل روز هر روز چهل بار بخواند و بنیت اکبر تا سه روز چهارشنبه و پنجشنبه و جمعه هر روز یک صد و بست بار بخواند یا آنکه دوازده هزار را بچهل و یک روز قسمت نموده بخواند و هر چند که شرائط بیشتر بجا آرد عمل کامل تر بدست آید

اگر این هر چهار یا پنج طریق میسر گردد عامل اکمل گردد و اگر این قدر نتواند طریق

---

[1] شرح منه له این است که هفت تار از ابریشم سیاه گرفته باین دو حلقه نماید ◯ و اندرون حلقه بنشیند و بوقت دخول هر دو قدم را بدو دست داخل شود ۱۲

اول البته معمول سازد و بعده برای هر مطلبی تا سه روز برعایت شرائط مذکوره بعده دستے که
گفته شده دعوت کند اگر در اجابت تاخیر بیند سه مرتبه اعادت نماید باید که این هفت چیز را
مرعی دارد یکی آنکه چون بمحل وسخرلنا هذا البحر رسد در حین تلفظ لفظ هذا مراد خود بخاطر
بگذراند دوم آنکه چون بمحل کٓهٰیٰعٓصٓ رسد سه بار این لفظ بگوید و بعده هر حرفی یک
انگشت راست و یک انگشت چپ بگیرد و عقدها را نگاه دارد و چون لفظ[1] حٰمٓ عٓسٓقٓ رسد
بعده هر حرف چنانچه انگشتها گرفته بود بکشاید و در بستن و کشادن ابتدا از خنصر کند. و رعایت
تقدیم انگشت راست بر چپ مرعی دارد سوم آنکه چون بمحل کل شئ قدیر رسد مراد خود
در دل بگذارد چهارم آنکه چون بمحل شاهت الوجوه رسد ابتدا را در خاطر آرد پنجم آنکه چون
به حٰمٓ هفتگانه رسد هر حٰمٓ یا و بطرفی دمد اول بطرف دست راست دوم چپ سوم پیش
چهارم پس پنجم بالا ششم فرو و هفتم بر خود اما چون شش جهت تمام کند این دعا خواند اللّٰهُمَّ
لَا تَقْتُلْنِيْ بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنِيْ بِعَذَابِكَ وَعَافِنِيْ قَبْلَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ
لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِذُنُوْبِيْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِيْ وَكُنْ اَبَدِيْ
الظّٰلِمِيْنَ نَجِّنِيْ يَا حَفِيْظُ احْفَظْنِيْ وَيَسِّرْ اُمُوْرِيْ وَحَصِّلْ مُرَادِيْ
درین محل مراد خود از حق سبحانه تعالی خواهد و حٰمٓ هفتم گفته بر خود و بر هر دو کف دست نفث
زده بر تمام اعضای خویش فرود آرد ششم آنکه چون بمحل کٓهٰیٰعٓصٓ کفایتنا

---

[1] این مقام محتاج از تأمل بایسته زیرا که در هیچ نسخه لفظ حٰمٓ عٓسٓقٓ درین محل یافته نمی شود دارا ساخته ام تا اطلاع نرسیده و آنکه این حقیر از شیخ خود شنیده این است که بجای کٓهٰیٰعٓصٓ انگشتها را بطور مذکور عقد نماید و بجای انصرنا فانک خیر الناصرین انگشتها بکشاید ... بعد از آن است کشاده کتاب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ظله العالی۔

وختم عشق حمایتنا برسد بترتیب مسطور آنچه مانع را نیند و گشاید نفقه آنکه چون اختتام باتمام رساند سه بار لفظ آمین گوید و هر بار دست راست بر پیشانی نهد و مراد خود در خاطر آرد۔

وظیفہ این دعا یکبار صبح قبل از نماز و بعد از نماز جمعه یک بار بنیت العشاء این خواند حضرت شیخ الاولیا پیر دستگیر قدس الله سره و اوصل الینا فتوحه بخط مبارک خود رقم فرموده اند که اگر قبل از نماز فجر قرأت آن میسر نیاید برای تدارک آن بعد نماز جمعه بهیت ترویح روح صاحب این حزب و مشائخ سلسله ایشان یکبار حزب و یکبار فاتحه و آیة الکرسی و سه بار اخلاص خوانده ثواب آن بروح شان بخشد و استمداد همت نماید۔

منقول ست که اگر هر روز یا هر شب این دعا را خواند همیشه در صحت حق باشد و خاتمه او بخیر انجامد اگر بادشاهی یا دشتی خواهد که او را مضرتی رساند باید که این دعا خواند و بر کف دست خود نفث زده بر سر و تمام اعضا فرود آرد منقاد شی گردد و اگر بهیبت خوف درندگان خواند امان یابد اگر بکارے درمانده باشد باید که مقام خالی و صفا بعد غسل دو رکعت ادا نموده این دعا پنج بار یا هفت بار خواند آنکار با نصرام رسد و این را حرز العصریه میگویند یعنی بعد عصر بهر نیتی که خواهد بحصول انجامد و هر که مواظبت نماید جمله موجودات منقاد او گردند و بانواع فوائد بهره مند گردد و در دنیا و آخرت غنی شود حالا طریق دعوت دریا باید که برای محبت هر روز تا سه روز چهل و یکبار بر گلاب خوانده بدمد و چون بجمل وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ رسد هفتاد بار

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۖ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۗ گوید الٰہی محبت ومودت
فلان بن فلان را در دل وجان وجمیع جوارح ومغز واستخوان فلان بن فلان پدید گردان
چنانکہ یک لحظہ بی او بودن نتواند آمین آمین آمین۔ وبہر آمین کفِ دست خود بر زمین
زند پس آن گلاب را در شیشہ نگاہدارد۔ ہرگاہ کہ مقابلِ محبوب ومطلوب رود قدرے
ازان بر کفِ دست مالیدہ بر روی فرود آرد۔

ایضًا برائے دفع اعدا وعقد اللسان تا سہ روز ہر روز سی سہ بار بخواند
وچون بحل وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا رسد ہفتاد بار اسم يَا قَاهِرُ
ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ خواندہ گوید
از شر ومکر وقہر وغضب فلان بن فلان ما رانگاہدار واورا بخود مشغول گردان و
چشم وگوش وزبان اورا بستہ دار وزود دش ہلاک کن فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ایضًا برای شفائے مریض ہر روز تا سہ روز بست وپنج بار خواند وچون
بحل بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رسد ہفتاد بار خواند وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بعدہ سہ بار گوید یا شافی شفا بخش فلان بن فلان را از جمیع علل و
امراض بحقِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

ایضًا برائے ایمنی از راہ وسلامتی از سفر قبل ازانکہ مسافر شود سہ روز

روزه دارد و هر روز دوازده بار بخواند و چون بمحل بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يَقْدِرُ
اَحَدٌ عَلَيْنَا رسد هفتاد بار یَا حَفِيْظُ احْفَظْنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلِيَّاتِ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ گوید و در وقت روانه شدن و وقت آمدن بمحل خوف یکبار
لازم دارد.

ایضاً بجهت کشتی پیش ازانکه سوار شود تا سه روز هر روز هفده بار
بخواند و چون بمحل وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ رسد هفتاد بار گوید الٰهی خود را و مال
و اسباب خود را بتو امانت می سپارم و بخیریت بساحل رسان و تا آنکه در کشتی باشد
هر روز بعد اوقات خمس صلوٰة یک بار ورد خود سازد و در حین طوفان تا آن زمان
خواند که طوفان فرو نشیند.

ایضاً بجهت تسخیر سلاطین و حکام وغیره تا سه روز هر روز بست و یک بار
خواند و چون بمحل یَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ رسد هفتاد بار
گوید یا عزیز عزیز گردان مرا در چشم فلان بن فلان بعده یک بار اَلَمْ نَشْرَحْ و سی بار
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قرأت کند و بعد اتمام دعوت هرگاه که بخانه او رود یکبار نیز بخواند.

ایضاً برای ادائے دین تا سه روز هر روز پانزده بار بخواند و چون بمحل
وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ رسد هفتاد بار گوید اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ
عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ
مَعْصِيَتِكَ بکرم حق زود ادا شود.

ایضاً بجہت کشایش بخت دختران تا سہ روز ہر روز بر آب چاہ کہ در شب کشیدہ باشد یک بار خواندہ دم کند و چون بمحل وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ رسد ہفتاد بار قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تا بِغَيْرِ حِسَابٍ بخواند بعدہ بآن آب دست و پاے او شستہ بجای پاک انداز کہ پاے کسے بران نیفتد یا در آب جاری بریزد عنقریب الایام بدعا رسد۔

ایضاً بجہت تونگری تا سہ روز بست و ہفت بار خواند و چون بمحل وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ رسد ہفتاد بار بگوید یَا غَنِيُّ اَغْنِنِيْ وَارْزُقْنِيْ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا وَاسِعًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ÷ و ہر روز ہفت درویش را طعام یا شیرینی بوسع خود دہد تا ابواب فتوح بر و کشادہ گردند۔

ایضاً ازدیاد فہم و انشراح صدر تا سہ روز ہر روز پانزدہ بار بر نبات یا گلاب یا شیرینی یا چیزے شیرین خواند چون بمحل بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ رسد ہفتاد بار گوید رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ و بعد اتمام دعوت ہر روز پارہ ازان بخورد۔

ایضاً بجہت کمال معرفت و غلبہ حال تا سہ روز ہر روز نوزدہ بار بخواند و چون بمحل مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ رسد ہفتاد بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ - گفتہ بگوید اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ كَمَالَ الْمَعْرِفَةِ وَحَقِيْقَةَ الْيَقِيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

ایضاً بجہت سلامتی ایمان از غارت شیطان ہر روز تا سہ روز دہ بار بخواند وبیون بجل حَسْبِیَ اللّٰہُ تا العظیم ۔ رسد بقتاد بار اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِیْمَانًا صَادِقًا وَّیَقِیْنًا کَامِلًا و قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ یَا قَاھِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَا قَاھِرُ خواند

ایضاً بعض مشائخ علیہ الرحمہ فرمودہ اند کہ بعد ادای شرائط عروج ماہ غسل پاک کردہ وجامہ پاک پوشیدہ وعود سوختہ برای ہر حاجتی تا دوازدہ روز ہر روز سی بار بخواند مقرون باجابت گردد دیگر طریق آنست کہ تا ہفت روز بدین طور بخواند کہ تا شش روز پنجاہ ویک بار ویک روز پنجاہ چہار بار بخواند کہ ہمگی ہفت یوم میشوند ودر خواندن سی صد وشصت بار میشود ۔ فقط ۔

زوائد فوائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زوائد فوائد حضرت قبلہ نے فرمایا کہ مین نے حضرت مجددؒ کو دیکھا فرماتے ہین کہ تمھارے سبب ہزارون بخشے جائین گے ۔"

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ مین نے حضرت مصباح العاشقین کو دیکھا کہ حضرت مجددؒ سے فرماتے ہین " تمنے ہمارا لڑکا چھین لیا " حضرت نے فرمایا کہ اپنا اپنا مقسوم ہے ۔

حضرت قاری صاحب نے فرمایا کہ ایک بار میرے ہاتھ پاؤن رہ گئے حرکت کرنا دشوار تھا چار مہینے اسی طرح گزرے جب حاضر خدمت حضرت قبلہ ہوا آپنے فرمایا تم اچھے ہو، مین اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا۔ گویا بیمار ہی نہ تھا۔

حضرت قاری صاحب نے فرمایا کہ مین نے حضرت جنید بغدادیؒ کو دیکھا مجھ سے فرماتے ہین کہ ہم تمھارے پیچھے نماز پڑھین گے اور نماز مین اقتدا فرمایا بعد نماز کے تشریف لیگئے۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ مین نے شبِ قدر مین دعا کی کہ احمد میان میرے مثل ہون۔ مدت دراز ہوئی کہ حین حیات حضرت قبلہ مین حضرت مولانا مولوے محمد علی صاحب دامت برکاتہ نے فرمایا کہ مجھکو بشارت ہوئی۔ بعد حضرت قبلہ کے جناب احمد میان صاحب اُن کے جانشین ہونگے ایسا ہی میان عبداللہ شاہ صاحب نے فرمایا تھا فوقع کما قال۔

حضرت رمضان خان صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت قبلہ سامنے سے مزار شریف حضرت اخی جمشید راجگیریؒ کے گذرے اُسوقت آپ نے فرمایا کہ یہ بزرگ ہمپر رشک کرتے ہین کہ ہمارے خاندان مین کیون نہوئے۔ حضرت میر صاحب علی صاحبؒ نے ایک سال پیشتر حضرت قبلہ سے انتقال فرمایا یہ درود میر صاحب موصوف نے حضرت قبلہ سے نقل کیا واسطے زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد النبی

الامی الطاهر الزکی وعلیٰ اله واصحابه کذلک برحمتک یا ارحم الراحمین معیار
وقت خواب یا تہجد کے پڑھنا چاہیئے حضرت مولانا مولوی تجمل حسین صاحب نے تعداد
درود شریف اللهم صل علی محمد وعترته الخ کی گیارہ سو بار حضرت قبلہ سے نقل کی
یہی تعداد ارشاد ربانی وفیض رحمانی مین نظر سے گذری۔ مولانا موصوف نے حضرت قبلہ
سے اس آیۂ کریمہ کے معنی نقل فرمائے۔ فلما تجلی ربه الخ جب جمال دکھلائی اسکے
پالن ہار نے حضرت حکیم عظمت حسین صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل کیا کہ آپ کو ایک دن
صحابی کی بے واسطہ رویت ہوئی تھی۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ بعض مستورالحال مین وہ نسبت ہوتی ہو کہ
بڑے بڑے مشاہیر مین نہین ہوتی ہو۔

حضرت قبلہ نے کتاب البیع والشرکا ترجمہ فرمایا کتاب شیخ پیارکی حضرت میان عبداللہ شاہ
صاحب نے درود لاحول ولاقوة الخ مین ہر سو بار پر العلی العظیم بڑھانے کو فرمایا
حضرت قبلہ قدس اللہ سرہٗ نے ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۳ ہجری مین انتقال
فرمایا مزار اقدس گنج مرادآباد مین روبرو مسجد شریف کے گنبد قبرۂ قدیم مین ہو زیارۃ
تبرک تواریخ انتقال کو حضرت پیر و مرشد احمد میان صاحب دامت فیوضہم نے بغرض خدمت
ارباب ارادت کے چھپوایا ہو اور اس تواریخ نامہ کے دیباچہ مین کسی قدر احوال وصال حضرت
قبلہ کا درج فرمایا ہو جس سے بشارات جانشینی آنجناب کی ملفوظات نفیس آیات حضرت قبلہ سے
واضح و لائح ہین۔ راقم کو حضرت سے بشارت دین و دنیا و درازی عمر وغیرہ کی ہو فالحمد للہ رب العالمین

فیض و برکت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و الہ واصحابہ اجمعین

واضح ہو کہ اس رسالے کا نام "فیض و برکت" ہو رسالۂ شہرۂ آفاق مین مذکور ہے۔ کہ اعلیحضرتؒ مدت دراز صحبت مین حضرت خواجہ میر دردؒ کی ہو تصریح اسکی شیخ احمد صاحب مکی نے حضرت قبلہ قدس سرہ سے یون نقل کی کہ آپ حضرت خواجہ کی صحبت مین آیا جایا کرتے تھے شیخ احمد صاحب مکی نے حضرت قبلہ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا حضرت سالار مسعود غازیؒ سید اور شہید تھے۔ لیکن حضرت شاہ مدارؒ کو نہین پہونچتے۔ شیخ احمد صاحب مکی حضرت قبلہؒ کی خدمت مین شرح وقایہ سُناتے تھے راقم اُسوقت حاضر تھا حضرت نے فرمایا کہ صاحب ہدایہ و صاحب شرح وقایہ باخدا لوگ تھے۔ درویشون کے پاس آیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ ہم کو یاد آتا ہو کہ ان سے ملاقات ہوئی ہے۔

حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب دامت برکاتہ بڑے خلیفہ ہمارے حضرت کے ہین پیغام محمدی وغیرہ تصانیف آپ کے مشہور خاص و عام ہین۔

حضرت مولانا نے فرمایا کہ مجھکو عالم خواب مین اپنے جد بزرگوار سے طریقۂ قادریہ و سہروردیہ کی اجازت حاصل ہوئی۔ اور حضرت موصوف کو علاوہ اسناد مندرجۂ ارشاد رحمانی کے سند حدیث مولانا مولوی آل احمد صاحب سے ہی۔

حضرت قاری صاحب ولادیتجا حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین ایک بار نسب کا تذکرہ تھا آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالی فرماتا ہے فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ جب صور پھونکا جائیگا نسب نامے بیکار ہوجائینگے۔

حضرت قاری صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل فرمایا کہ حسن حسین کو پڑھکر سیکڑون ولی ہوگئے ایک مرید وہی نے آپ سے توحید وجود و شہود کا استفسار کیا فرمایا کہ توحید شہود بہتر ہے۔

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے معمولات مین صیغۂ درود اللہم صل علی محمد و عترتہ الخ بلا تعداد ہے لیکن سو بار سے کم نہونا چاہئے جب رسائل عشرہ راقم کے مطبوع ہوئے تھے تو ایک صاحب نے اسکا رد چھپوایا حضرت نے فرمایا کہ اسکا جواب کچھ نہ لکھو راقم نے سکوت کیا بعد ازان مولانا ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی نے اسکا جواب معقول تحریر فرمایا بعد طبع کے ایک نسخہ راقم کو بھیجا۔ حاجی حیدر علی صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل کیا کہ آپنے فرمایا میری قبر سے فیض ہوگا۔

شاہ خادم صفی صاحب کا جب انتقال ہوا تو حضرت قبلہ نے اپنے خادم میان امام علی کو فرمایا کہ ہماری طرف سے مٹی دے آؤ حالانکہ مسافت دس کوس کی تھی وہ فوراً پہونچ گئے۔ اور شریک ہوئے۔

حضرت قبلہؒ سے ہر فرقہ کے لوگ عقیدہ رکھتے تھے چنانچہ لفٹنٹ گورنر بہادر آپکی زیارت کو آئے۔

حضرت نے فرمایا کہ حضرت سلطانجیؒ سے قبر مین سوال ہوا کہ نکاح کیون نہین کیا۔ اسی اثنا مین حضرت گنج شکرؒ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمارے حکم سے نہین کیا۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ عرس مین حضرت قبلہ قدس سرہ کے بڑی برکت ہوئی ۲۲ ہزار بخش تقسیم ہوئے۔

اوراد چشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اوراد چشتیہ نظامیہ واضح باد کہ راقم الحروف نور الحسن کان اللہ لہ را این وظائف از حضرت مولانا شاہ سید محمد زاہد صاحب ملگرامی دامت برکاتہ بحصول پیوستہ و ایشانرا با عن جدٍ رسیدہ لہذا تبرکاً برائے نفع برادران دینی اشاعت می پذیرد۔

طریق دعوتِ حزب البحر

اول باید کہ در خلوت بنشیند تا دوازدہ روز ہر روز ستّی مرتبہ بخواند و بوقت خواندن یک دائرہ بکشد و بگرداند مر آن دائرہ را یک باب ازین حیثیت کہ بوقت در آمدن روی آن شخص جانب قبلہ باشد۔ و بعد نشستن آن در را ببندد و بکشد آن دائرہ را از کارد فولاد ہر روز تازہ تازہ و اگر کارد فولاد نباشد از یک رشتۂ ابریشم دائرہ کند و بوقت کشیدن دائرہ آیۃ الکرسی بخواند و غذای خود از نان جو و خل کند و از خدمت شیخ ابو الحسن رضی اللہ عنہ

اوّل تکبیر و لقمہ شک و شبہ نخورد و ترک حیوانات کند۔

اعتصام دعای حزب البحر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۞ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ لا ء ے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا حَلِيمُ يَا عَلِيمُ أَنْتَ رَبِّي وَعِلْمُكَ حَسْبِي فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّي وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِي تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۔ أَسْأَلُكَ الْعِصْمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ وَالْإِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الشُّكُوكِ وَالظُّنُونِ وَالْأَوْهَامِ السَّاتِرَةِ لِلْقُلُوبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوبِ ۔ فَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۞ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۞ فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوسَىٰ وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِإِبْرَاهِيمَ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيدَ لِدَاوُدَ وَسَخَّرْتَ الرِّيحَ وَالشَّيَاطِينَ وَالْجِنَّ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْآخِرَةِ

وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ شَيْءٍ يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ كَمَا سَخَّرْتَ الْمُلْكَ وَالْمَلَكُوْتَ وَالْعَوَالِمَ

كُلَّهَا لِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ[1] كٓهٰيٰعٓصٓ (۳ بار)[2] اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ

وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ، وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ +

وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ، وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ، وَاهْدِنَا

وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ، وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيْحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ

فِيْ عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ

الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ

وَالْعَافِيَةِ فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ

اَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَلَا

يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ اِلَيْنَا وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلٰى اَعْيُنِهِمْ

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ، وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ، يٰسٓ ، وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ،

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ، عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ، تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ،

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَاۤؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ، لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى

---

[1] ہذہ زیادۃ من الکاتب وکنت اتعجب من ترک التحیۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فظہر وجہ ان ہذا الذنب من الفتن ، ولہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فلہذا لم ینقل اذ [illegible] تواضعا واللہ اعلم ۱۲

[2] سہ دور تثلیث آن ست کہ تکرار آن و تسہیل امر [illegible] بفعل تمام دارد ۱۲ ۔

أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ إِنَّا جَعَلْنَا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلٰلًا فَهِيَ إِلَى

الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيْهِمْ سُدًّا[1] وَّمِنْ خَلْفِهِمْ

سُدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○ شَاهَتِ[2] الْوُجُوْهُ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ

لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ طٰسٓمٓ طٰسٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ○ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ○ حٰمٓ[3] حُمَّ الْأَمْرُ

وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ + حٰمٓ + تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ

الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ط

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ط إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ

سَقْفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ

اللّٰهُ ط وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا

وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ إِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ

مُّحِيْطٌ ○ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ○ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ○ فَاللّٰهُ خَيْرٌ

حٰفِظًا[4] ص وَّهُوَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ سبع مرات إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ

الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا

---

[1] بفتح سین مہملہ قراءت حفص ست و بضم قراءت ابو بکر و اینجا بالضم سین سند است ۱۲ [2] سہ بار دست بر زمین زند بطور مہر یعنی از دست راست سہ بار بر زمین زند بطوریکہ کف دست و خنصر و وسطی و ابہام و انگشت شہادت بر زمین رسد آخر کف دست بطور حلقہ بر زمین زند و خیال تخریب عدا کند ۱۲ [3] لفظ حم را ہفت بار گوید اول بار گوید بالا دم کند دوم بار گوید بطرف زمین دم کند سوم بار بطرف راست چہارم بار بطرف چپ پنجم بار جانب پیش ششم بار جانب پس ہفتم بار گوید بر انگشت شہادت دم کند آں انگشت بالای سر سہ مرتبہ بگرداند نفع تمام دارد ۱۲ [4] حافظا حمزہ و کسائی بروایت حفص ست و حفظا غیر ایشان و اینجا حفظا تصحیح نمودہ اند ۱۲

هُوَ اِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ثلث مرات بِسْمِ

اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ثلث مرات وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ثلث مرات

ثم یاتی من بعدہ بدعاء الاختتام وہو ھذا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا اَللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ اَكْسِنِيْ مِنْ نُّوْرِكَ وَعَلِّمْنِيْ مِنْ عِلْمِكَ

وَفَهِّمْنِيْ عَنْكَ وَاَسْمِعْنِيْ مِنْكَ وَاَبْصِرْنِيْ بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ اِسْمَعْ دُعَائِيْ بِخَصَائِصِ لُطْفِكَ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ کلما تقول آمین فاضرب بیدک الیمنی علی الارض وتضمر

مرادک وتسأل حاجتک ثم تقول اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ

شَرِّ مَا خَلَقَ يَا عَظِيْمَ السُّلْطَانِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا دَائِمَ

النِّعَمِ يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ يَا وَاسِعَ الْعَطَايَا يَا دَافِعَ الْبَلَايَا يَا حَاضِرًا

لَيْسَ بِغَائِبٍ يَا مَوْجُوْدًا عِنْدَ الشَّدَائِدِ يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ يَا لَطِيْفَ

الصُّنْعِ يَا حَلِيْمًا لَا يَعْجَلُ اقْضِ حَاجَتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

هذا جملة الحزب الکریم واختتامه الفخیم فاعتمد علی ما فیه

من الآیات المقروءة والاسماء المعدودة ولا تزد علیها ولا تنقص منها

ففی ترتیبه بالآیات ونظمها هکذا خصوص تاثیر لمنع العدو ومن التسلط

وحصول الخصائص اطلع علیہ اولیاء اللہ تعالیٰ ورضی اللہ تعالیٰ عن جمیع عباد الصالحین این حزب را بعد از نماز فجر وعصر یک مرتبہ بخوانند ✢ ✢ ✢

مسبّعات عشر

کہ خلاصۂ جمیع اوراد واذکار ست پیش از برآمدنِ آفتاب وپیش از فرو شدن آن بخواند ومواظبت نماید فاتحہ با تسمیہ ہفت بار قل اعوذ برب الناس با تسمیہ ہفت بار قل اعوذ برب الفلق با تسمیہ ہفت بار قل ہو اللہ احد با تسمیہ ہفت بار قل یا ایہا الکافرون با تسمیہ ہفت بار آیۃ الکرسی ہفت بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہفت بار عَدَدَ مَا عِلْمِ اللّٰہِ وَزِنَۃَ مَا عِلْمِ اللّٰہِ وَمِلْءَ مَا عِلْمِ اللّٰہِ یکبار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ہفت بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا وَاغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہفت بار اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ

سلہ در فوائد الفؤاد مذکور ست کہ از برائے برآمدن حاجات مسبعات عشر خواندن ہم آمدہ است بندہ عرضداشت کرد کہ ہر روز وقت معین خواندہ میشود فرمود اگر مہمی پیش آید دینی یا دنیاوی بنیت ہم علیحدہ بخواند آن مہم بکفایت رسد ۔ ۱۲

إِنَّكَ غَفُورٌ حَلِيمٌ جَوَادٌ كَرِيمٌ بَرٌّ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ۔ ہفت بار بعد اذان یکبار
این تسبیح بگوید سُبْحَانَ اللهِ الْعَلِيِّ الدَّيَّانِ سُبْحَانَ اللهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ
اللهِ الشَّدِيدِ الْأَرْكَانِ سُبْحَانَ اللهِ فِي كُلِّ مَكَانٍ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَشْغَلُهُ
شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ سُبْحَانَ مَنْ يَذْهَبُ بِاللَّيْلِ وَيَأْتِي بِالنَّهَارِ و وقت غروب
گوید سُبْحَانَ مَنْ يَذْهَبُ بِالنَّهَارِ وَيَأْتِي بِاللَّيْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِكَ
عَلَى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِكَ عَلَى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ
سُبْحَانَ مَنْ لَهُ لُطْفٌ خَفِيٌّ فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۔ يُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ
تُخْرَجُونَ ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

دعا حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ [1]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ اللهِ الْأَبَدِيِّ الْأَبَدِ ۔ سُبْحَانَ اللهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ ۔ سُبْحَانَ اللهِ

[1] استاد و علمائے حضرت امام اعظم حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ فرمود کہ دیدم پروردگار را نود و نہ کرت در خواب بعد چون دیدم
یک کرت پرسیدم بچہ نجات بود از عذاب تو خلائق را گفت ہر کہ بخواند بامداد و شبانگاہ این دعا را ۱۲۱ ۔

الفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَفَعَ السَّمَاءَ بِلَا عَمَدٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

دعاء صاحب ہدایہ رحمہ اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ یَا عَزِیْزُ وَبِقُدْرَتِكَ یَا قَدِیْرُ وَبِحَمْدِكَ یَا حَمِیْدُ وَبِحِکْمَتِكَ یَا حَکِیْمُ وَبِعَظْمَتِكَ یَا عَظِیْمُ وَبِرَحْمَتِكَ یَا رَحِیْمُ وَبِفَضْلِكَ یَا رَحْمٰنُ وَبِمَنِّكَ یَا مَنَّانُ وَبِعَفْوِكَ یَا عَفُوُّ اَنْ تَحْفَظَ عَلَی الْاِیْمَانِ فِیْ اٰنَاءِ اللَّیْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّرَاکِعًا وَّسَاجِدًا یَّقْظَانًا وَّنَائِمًا حَیًّا وَّمَیِّتًا عَلٰی کُلِّ حَالَۃٍ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

طریقہ ذکر

بعد نماز تہجد بطریق نشست معلومہ نشستہ دو صد بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فکر این لا معبود الا اللہ بعدہ چہار صد بار فقط الا اللہ فکر این لا مطلوب الا اللہ بعدہ شش صد بار
از دوش ضرب بر قلب ۱۲

سلہ اسناد دعا صاحب ہدایہ حضرت مخدوم قطب عالم شیخ سعد قدس سرہ در مجمع سلوک آوردہ کہ صاحب ہدایہ رضی اللہ عنہ گفت دیدم من محمد مصطفی را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در منام وصحابہ حاضر بودند در انمقام پس نہادم سر خویش را بر پایہای مکرم اشان عرض کردم چیست حیلۂ تدبیر در سلامتی ایمان پس فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ دارید وصیت مراد ملازمت کنید بخواندن این دعا چون بیدار شدم این دعا را بخط سبز بر پشت دست خود نوشتہ دیدم ۱۲

اسم ذات اَللّٰہُ فکر این لا موجود الا اللہ ابده طریقۂ چشم بند۔
الزبریا للاز بالا بقلب ضرب دہد۔۱۱

وظیفہ صبح و شام

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

در حدیث شریف آمده کسیکه در صبح و شام ہفت ہفت بار بخواند کفایت کند اللہ تعالیٰ غم دنیا و آخرت او را و اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را برائے تلاوت دین آیہ شریفہ فرموده فقل حسبی اللہ و از بعضے مشائخ شاذلیہ رحمہم اللہ منقول ست کہ اگر کسی را سواے این آیہ دیگر ورد نباشد فقط ہمین آیہ کفایت میکند۔

كتاب العلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب العلم - اجازنی مولانا القاضی ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ البدایونی بقراۃ القرآن قال اجازنی شیخی وسندی السید شاہ آل رسول المارہروی قال اجازنی استاذی شاہ عبد العزیز الدہلوی قال اجازنی بہا الشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی قال قرأت القرآن کلہ من اولہ الی آخرہ بروایۃ حفص عن عاصم علی الصالح الثقۃ محمد فاضل السندی سنہ ۱۱۵۴ الی آخر السند۔

واجازنی مولانا القاضی بالکتاب الجامع الصحیح للبخاری والصحیح للمسلم والموطا والجامع

للترمذی والسنن للنسائی والسنن لابن ماجہ والحصن الحصین قال اجازنی شیخی وسندی السید شاہ آل رسولؒ عن شیخہ شاہ عبدالعزیز الدہلوی الی آخر السند۔

واجازنی مولانا القاضی کما اجازہ الشاہ آل رسول عن استاذہ شاہ عبدالعزیز عن الشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی بسندہ الی الحسن البصری قال لما بعث اللہ ادریس الی قومہ علمہ ہذہ الاسما وساق الحدیث فی سرد الاسمائ۔

وحدثنی مولانا القاضی بسندہ عن الشاہ آل رسول المارہروی وہو اول حدیث سمعہ منہ عن عمہ السید شاہ آل احمد بسندہ المذکور الی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراحمون یرحمہم الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السمأ۔

وایضا حدثنی مولانا القاضی بہذا الحدیث عن السید شاہ آل رسولؒ عن استاذہ مولانا عبدالعزیز الدہلوی الی آخر السند۔

واضافنی مولانا القاضی بالاسودین التمر والمأ واضافہ شاہ آل رسول بالاسودین التمر والمأ اضافہ عمہ السید شاہ آل احمد بالاسودین التمر والمأ اضافہ ابوہ السید شاہ حمزہ بن السید آل محمد الحسینی الواسطی البلگرامی بالاسودین التمر والما قال اضافنی سیدی وشیخی واستاذی الشیخ نور الحق بن الشیخ عبدالحق الدہلوی بالاسودین التمر والماء قال اضافنی والدی واستاذی وشیخی الشیخ عبدالحق الدہلوی بالاسودین التمر والمائ الی آخر السند۔

وایضا قال مولانا القاضی اضافنی السید شاہ آل رسول بالاسودین التمر والمائ

اضافہ الشیخ عبد العزیز الدہلوی قال اضافنا الشیخ ولی اللہ بالاسودین والتمر والماء الی آخر السند۔

وقد صافحت مولانا القاضی قال صافحت السید شاہ آل رسول المارہری قال صافحت عمی وشیخی السید آل احمد المارہروی قدس اللہ سرہ العزیز صافح السید شاہ حمزہ بن السید آل محمد قال صافحت السید طفیل محمد الاترولوی قال صافحت السید مبارک فخر الدین البلگرامی قال صافحت استاذی الشیخ نور الحق قال صافحت والدی وشیخی الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی بسندہ الی انس بن مالک قال صافحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخر الحدیث۔

وایضا صافحت مولانا القاضی قال صافحت السید آل رسول قال صافحت الشاہ عبد العزیز قال صافحت مولانا ولی اللہ بسندہ الی انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

وایضا صافحت مولانا القاضی مصافحۃ جنیۃ ومصافحۃ خضریۃ ومصافحۃ معمریۃ ومصافحۃ منامیۃ واجازنی بجمیع ذلک بسندہ المذکور عن مشائخہ۔

واجازنی مولانا القاضی بالقرآن العظیم وجمیع کتب الحدیث کما اجازہ الشاہ آل رسول وکما اجازہ الحکیم محمد ممتاز الدین عن مولانا اکرام الدین الدہلوی ومنہ الی نور الحق ومنہ الی ابیہ الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی الی آخر السند۔

واجازنی مولانا القاضی بہذہ الصلوات بروایتہ عن مشائخہ الصیغۃ الاولے اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد النبی الامی الحبیب العالی القدر العظیم الجاہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم والثانیۃ لسیدی احمد البدوی تقرأ کل یوم عشر مرات

وہذہ الصلوٰۃ المراۃ منہا بمأتہ الف صلوۃ اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد شجرۃ الاصل النورانیہ ولمعۃ القبضۃ الرحمانیۃ وافضل الخلقۃ الانسانیۃ واشرف الصورۃ الجسمانیۃ ومعدن الاسرار الالٰھیۃ وخزائن اسرار العلوم الاصطفائیۃ صاحب القبضۃ الاصلیۃ والبہجۃ السنیۃ والرتبۃ العلیۃ من اندرجت النبیون تحت لوائہ فہم منہ والیہ فصل اللّٰھم علیہ وعلی وآلہ وصحابہ عدد ما خلقت ورزقت وامت واحییت الی یوم تبعث من افنیت وسلم تسلیما الی یوم الدین والحمد للّٰہ رب العالمین والثالثۃ اللّٰھم صل محمد وعلی آل محمد معدن الجود والکرم وبارک وسلم الرابعہ اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم۔ والخامسۃ اللّٰھم صل وسلم علی آل محمد کما امرتنا بالصلوۃ علیہ من الازل الی الابد۔

وقد اجازنی مولانا القاضی بجمیع روایاتہ من مشائخہ الکبار جزاہ اللّٰہ عنا خیر الجزا

اوراد خلوتیہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اوراد خلوتیہ راقم السطور را از مکرمی شیخ احمد صاحب مکی زاد لطفہ رسیدہ بنا بر آں سند آں و دیگر اوراد کہ ایشان نوشتہ اند مذکور میشود۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

احمد اللّٰہ حمد الحامدین واشکرہ شکر الشاکرین واذکرہ ذکر الذاکرین واصلی علی رسولہ ونبیہ خیر صلوۃ المصلین واسلم علیہ ازکے سلام

المسلمین وعلی اله وصحبه اجمعین **اما بعد** فقد طلب منی صاحبنا ومحبنا
الشاب الامجد والفاضل الکامل المجد ذو الشمائل الرضیة والخلق الحسن
السید ابو الخیر الطیب نور الحسن وقاه الله عن نوائب الزمن ان اجیزه
بما وصل الیّ من اوراد العارف بالله تعالی سیدی الشیخ مصطفی بن کمال
الدین الصدیقی رضی الله تعالی عنه واحزابه وکذا ورد السحر له والصلوات له
رضی الله عنه بما یتعاطاها الخلوتیة بحسب ما وصل الیّ عن الشیوخ العظام
بالسند الصحیح المتصل بل قد اجزته بجمیع الاحزاب والاذکار وخصوصاً بحزب
الامام ابی ذکریا النووی رحمه الله تعالی وحزب الامام ابی الحسن الشاذلی قدس سره
وغیرهما مما هو معمول بها فی الطریقة الشاذلیة ولی بحمد الله اتصال فی جمیع الاحزاب
المعروفة والاوراد المشهورة بطرقٍ عدیدةٍ کثیرة فی معجمی ومن جملتها ما اجازنی
به شفاهاً سیدی ومولائی السید الشریف محمد ابن القطب النفیس سیدی السید احمد بن
ادریس رحمه الله تعالی المتلفظ لی بقوله اجزتك بجمیع ما ینسب لی والدی من الاحزاب
والاذکار والادعیة والحکم وغیرها بروایته عن ابیه عن الشیخ حسین بن حسن
بیك القنائی عن الشیخ محمود الکردی عن محمد بن سالم الحفنی عن الشیخ مصطفی
البکری صاحب الاوراد نفعنا الله بالجمیع بجاه النبی الشفیع آمین والحمد لله
رب العالمین ۱۲ اجازه بلسانه وکتبه ببنانه العبد الفقیر الحقیر راجی کرم الله القدیر
احمد بن عثمان المکی الاحمدی کان الله له وعفا عنه آمین ۲۰ شوال سنه ۱۳۳۱

برکات رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کے مخفی نہ رہے کہ حضرت شاہ الٰہی بخش صاحب فرخ آبادی عرصہ چھ ماہ سے سفر مین ہین اِس سفر مین بہت لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے۔ ان دنون آپ وارد بھوپال ہوئے۔ راقم آپ کے افادات با برکات سے مستفید ہوا لہذا نام اس رسالہ کا **برکات رحمانی** رکھا حضرت قبلہ نے آپ کو اجازت نامہ دستخط خاص سے یون تحریر فرمایا۔ از فضل رحمٰن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اگر بیعت کنند کسی را بگویند کہ مرید حضرت شاہ آفاق شدم اجازتست شمارا فقط"۔

حضرت شاہ صاحب نے بیان فرمایا کہ ہم حضرت قبلہؒ کی خدمت مین حاضر تھے قبل طلوع آفتاب کے اور آپ اشعار وغیرہ زبان مبارک سے ارشاد فرما رہے تھے طول صحبت بہت ہوا اُسوقت آپ نے فرمایا کہ حضرت فاروق اعظمؓ کے جلال سے سورج کو گہن لگ جاتا تھا اب بھی آپ کے غلام ایسے ہین کہ سورج اُن سے شرما جاتا ہے" فرمایا اور گھر مین تشریف لے گئے حضرت کا اُٹھنا تھا کہ مسجد مین دھوپ نمودار ہوئی اور آفتاب سامنے تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے وہی وقت صبح کا معلوم ہوتا تھا۔ اور فرمایا کہ مین نے حضرت سے لطائف کو دریافت کیا فرمایا کہ اللہ کی راہ مین لطیفے شریفے کیسے اور فرمایا کہ حضرت قبلہؒ نے مجھکو تصور شیخ اور رہم ذات و نفی اثبات بتلایا تھا اور یہ شعر حضرت سے نقل فرمایا شعر۔

دل کے آئینے مین ہی تصویر یار | جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اور اسی تصور شیخ سے حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سیر افلاک و عرش ولوح محفوظ و دوزخ وجنت وملائکہ وارواح طیبات وغیرہ انکشاف جمیع مراتب علویات وسفلیات کا حاصل ہوا اور فرمایا کہ تمام آیات قرآنی کا مراقبہ ہوسکتا ہی اور فرمایا کہ جس کو حضوری آنحضرت صلعم کی نہ ہو سلوک اسکا معتبر نہین اور بلا حضوری آنحضرت صلعم کے کفار بھی موحد ہوتے ہین اور فرمایا کہ سیر و سلوک اولیا اللہ کا پرتو ہے معراج کا آنحضرت کی اور فرمایا کہ آجکل کے نقشبندیہ کو حالات نزول کا دعوی غلط ہی اگر بعد عروج کے نزول ہو تو معتبر ہے اور کمال عروج کی یہ تعریف ہی کہ معارف شرعیہ ایسے منکشف ہون کہ نزول ہو جائے اور فرمایا کہ صاحب حال وہ ہی کہ جس پر کوئی کیفیت وارد ہوا کرے۔ اور صاحب مقام وہ ہی کہ جس وقت متوجہ ہو کیفیات وارد ہونے لگین اور بانسبت وہ ہی کہ اسکو فنا و بقا دائمی حاصل ہوئے حضرت شاہ صاحب کے معمولات سے ہی صلے اللہ علیک یا محمد پانسو بار اور منجملہ اوراد بسم اللہ الرحمن الرحیم ۷۰۰ بار۔

تذکرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ منجملہ تالیفات راقم کے انوار المشارق کا باب اول راقم نے حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کی خدمت مین سنایا اور اوائل مناقب خلفا کا اور رسالے عام وطریقہ

تلاوت ودرود تاج ودرود لکھی مندرجۂ رسالۂ علم نافع حضرت قاری صاحب کی خدمت
مین سُنایا اور برکات محمدیہ کو حضرت پیرو مرشد دامت برکاتہ کی خدمت مین سُنایا اور سلطان
الاذکار تلخیص کتاب عمل الیوم واللیلہ کے ابواب اوائل کے حضرت اُستاذی مولوی سید ذوالفقار احمد
صاحب کو سُنائے۔ راقم نے اکثر کتب ورسائل سلوک وتصوف کی سیر کی جسکی تفصیل بہت ہے
المختصر اِس خاندان مین علاوہ رسائل راقم کے یہ تالیفات چھپکے شائع ہو چکے ہین (۱) ارشاد رحمانی
مولفۂ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب دامت فیوضہ ملفوظات حضرت قبلہ پر مشتمل ہے
اور اعلیٰ درجے کی مستند کتاب ہی (۲) ہدیۂ عشاق فضلِ رحمانی۔ مولفہ مکرمی مولوی عبدالغفار
صاحب حالات وملفوظات قرب زمانۂ وصال پر حضرت قبلہ کے مشتمل ہی غایت درجہ صحیح ہی
کیونکہ مؤلف اُس زمانے مین خود وہان موجود تھے اور قلمبند کرتے تھے (۳) فضل رحمانی
مولفۂ مولانا مولوی تجمل حسین صاحب اکثر ملفوظات وحالات دیدہ وشنیدہ پر مشتمل ہے
اور اعلیحضرت اور آپ کے خلفا کے تذکرے بھی اِس مین تحریر فرمائے ہین (۴) ذکر رحمانی
مؤلفۂ معظمی حضرت قاضی ابرار احمد صاحب ملفوظات وحالات حضرت قبلہ مین ماقل ودل
ہے اور بلا واسطہ خود روایت کی ہی لہذا صحت مین اِس تحریر کے کلام نہین (۵) درِ بے بہا۔
مؤلفۂ سید آل احمد صاحب بلگرامی اعلیحضرت اور آپ کے خلفا کا مجمل تذکرہ ہے حضرات
قادریہ مین سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مذکور کتب ورسائل مین مشتہر ہی اور کسیقدر
آپ کے مشائخ اور اولاد امجاد کا لیکن بعد آپ کے اور مشائخ سلسلہ کا مذکور کسی کتاب مستند
مین نظر سے نہین گزرا۔ البتہ متاخرین مشائخ مین سے حضرت شاہ کمال کیتھلی و حضرت شاہ سکندر رح

کے حالات کسیقدر بعض کتب مجددیہ مین نظر سے گذرے۔ منجملہ خلفای حضرت قبلہ کے

حضرت مدنی شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے ۲۰۔ رجب ۱۳۱۶ ہجری مین مقام الور

مین انتقال فرمایا آپ کے ہزارون مرید تھے اور بہت لوگ آپ سے اخذ طریقہ کرکے

باخدا ہوگئے۔ اور حضرت مولانا مولوی یحییٰ صاحب علیہ الرحمہ نے لکھنؤ مین انتقال فرمایا

آپ جامع علم ظاہر و باطن اور اکابر زمانہ سے تھے اور حضرت میان عبداللہ شاہ صاحب

علیہ الرحمہ نے لکھنؤ مین انتقال فرمایا۔ بموجب آپکی وصیت کے نعش مبارک گنج مرادآباد

کو لے گئے اور احاطہ مسجد مین حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے مدفون ہوئے۔

دعوت الی اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ **دعوت الی اللہ** ہے مشتمل فوائد و مطالب سیر و سلوک پر۔

فنا فی الشیخ سے مقامات مشائخ کے لیئے آپ مین نظر آتے ہین۔ اور حضرت مجددؒ نے

فرمایا کہ اعوان و انصار قطب کو اُسکے فیضان مین شرکت ہوتی ہے۔ الاصول مصطلحہ مندرجہ

رسائل علم و عمل و محبت و ایمان کو ذکر و طاعت و اخلاص و ایقان سے تعبیر کر سکتے ہین

علم الکتاب مین فنا فی الشیخ و فنا فی الرسول و فنا فی اللہ و بقا باللہ کے بعد جانب نزول

مین مقام بقا بالرسول و بقا بالشیخ کو بڑھایا ہے حضرت غوث علی شاہ صاحب قلندرؒ سے

سات مقام سلوک کے تذکرہ غوثیہ مین منقول ہین۔ طلب۔ عشق۔ عرفان۔ توحید۔ استغنا

فنا بقا۔ اور لکھا ہے کہ ہر ایک مقام کے ساتھ ایک شاخ بھی ہے۔ چنانچہ طلب کی شاخ ذکر ہے اور عشق کی شاخ تفکر اور عرفان کی شاخ استغراق وسکر اور توحید کی شاخ بیداری اور استغنا کی شاخ خوشی اور فنا کی شاخ محویت اور بقا کی شاخ صحو۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے ہمعات مین اقسام نسبت کو مذکور کیا ہے چنانچہ نسبت انوار طہارت ونسبت سکینہ ونسبت اویسیہ ونسبت یاد داشت ونسبت توحید و نسبت عشق ونسبت وجد ونسبت احسان واللہ اعلم۔

حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب دامت برکاتہ نے فرمایا کہ فنا فی الافعال ایک حالت ہے اور انکشاف ناسوت وملکوت وغیرہ کو فرمایا کہ احوال ہین اور رویت قلبی اور مشاہدات کو فرمایا کہ دیکھا اور مختلف طور پر دیکھا اور پھر کچھ نہین دیکھا اور عینیت وظلیت وغیریت کو فرمایا کہ شیونات الٰہی غیر متناہی ہین جس پر جس شان سے ظاہر ہوا اور فرمایا کہ اولیا اللہ مین سے ہر ایک مین ایک بات ہوتی ہے کہ دوسرے مین نہین۔ مکرمی مولوی آل احمد صاحب نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا سید محمد زاہد صاحب بلگرامی دامت برکاتہ سے نقل کیا کہ جب حاضر خدمت حضرت قبلہ ہوئے تو حضرت آپ کو مسجد شریف مین لے گئے اور منبر کے قریب بٹھا کر توجہ فرمائی بعد توجہ کے فرمایا کہ "الحمد للہ تمھارے قلب مین بڑے مقام کا فیض آگیا"۔ حضرت مولانا سجادہ نشین خانقاہ اپنے جد امجد حضرت میر عبدالواحد صاحب بلگرامی علیہ الرحمہ کے ہین اور استفادہ کمالات حضرت قبلہ سے ہے۔ مکرمی مولوی سید شاہ عجاز حسین صاحب خلیفہ حضرت منی شاہ صاحب نے سوانح عمری

مین حضرتِ موصوف کی رسائل تحریر کیئے ہین۔ اور مثنوی حقائق الاسرار سے اُنکی کیفیت قلبی واضح ولائح ہی جب حضرتِ رضاخان صاحب علیہ الرحمہ کا انتقال ہوا تو راقم نے اطلاعاً عریضہ حضرت کی خدمت مین ارسال کیا تھا اُسپر تحریر فرمایا کہ "بجوار رحمت حق در پیوست الحمد للہ" ایک بار شکایت قحط مین عریضہ لکھا اُسپر تحریر فرمایا کہ "براے ہر مومنے دعاے خیر ورد نمایند کہ بسیار نافع ست"۔ ایک عریضۂ منظوم ارسال کیا تھا۔ اشعار مدحیہ پر یون تحریر فرمایا "این اشعار شما گمان نیک ست مگر ما ہیچ نیم لکن فضل الٰہی با ما با وصف ظلوماً جہولاً شامل حالست۔ ایک عریضے پر یون تحریر فرمایا "ہمیشہ در یاد آن غفور رحیم باشند نصیحت مرقومہ کافی ست"۔ ایک عریضے پر یہ اشعار تحریر فرمائے ؎

تو بہر حالیکہ باشی مے طلب	آب میجو دائماً اے خشک لب
این لب خشکت گواہی میدہد	کو بآخر بر سر منبع رسد

ایک عریضے پر یہ شعر تحریر فرمایا ؎

نہفتہ ام بخموشی خیال روی ترا	مباد کز نفسم بشنوند بوے ترا

ایک عریضے پر یہ شعر تحریر فرمایا ؎

چیست دنیا از خدا غافل بودن	نی قماش و نقرہ و فرزند و زن

مکتوبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واضح ہو کہ راقم الحروف اِس عرصے مین وارد لکھنؤ ہوا۔ اعظمی حضرت حافظ محمد عبدالستّار خان صاحب نے بعض مکتوبات حضرت قبلہؒ کے راقم کو دکھائے لہٰذا مناسب جانا کہ نقل کر کے اِن تبرکات کو شائع کیا جائے۔

(۱) از فضل رحمٰن بہ برادر دینی حافظ عبدالستار خان صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ کہ مع الخیر ام و عافیت شما از سُبحانہ خواہان۔ مکتوب آن عزیز مع دو جلد قرآن حمید رسید حال بدریافت آمد برائے پسر محمد خان رحمہ اللہ دعا نمودم اُمید ست کہ شفا شود و طمانیت دارند زیادہ والسّلام والدعا۔ احمد میان سلام میرسانند بخیر اند۔ بدوستانم سلام ما برسد۔

(۲) از فضل رحمٰن بہ برادرم مولوی محمد یحییٰ صاحب و حافظ عبدالستّار خان صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد الحمد للہ کہ با رام ام و صحت و عافیت شما از سُبحانہ خواہان۔ افسوس کہ در کتب مرسلہ جُزہا غائب ہستند اگر عاقلی یک اشارت بس ست۔ میان امام علی را برائے کاری فرستادہ ام خیریت خود ہم نویسند تم السّلام۔ بخانۂ میان عبداللہ خان ہمہ را دعا سلام برسد از احمد میان و اہل ما دعا و سلام خوانند۔

(۳) از فضل رحمٰن بسعید محبُ الابرار میان حافظ عبدالستّار خان سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد ہزاران سپاس کہ ما و شما بخیرم۔ مکتوب محبت آمود مع ہدیہ رسید ہمہ حال معلوم شد

زبان و دل خود را بذکر سبحانہ تعالیٰ مشغول دارند ہمین صفائی قلب ست ثم السلام علیکم بجمیع دوستانم سلام برسد۔

(۴) از فضل رحمن بہ برادرم حافظ عبدالستار خان صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ اما بعد الحمد للہ کہ مع الخیرم و خیریت شما خواہان۔ مکتوب محبت آمود مع کتب وغیرہ بدست حسن خان رسید بہر حال خاطر جمع دارند بمیان عبدالواحد خان صاحب سلام برسد مضمون واحد ست جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء فے الدارین آمین۔

(۵) از فضل رحمن بہ برادرم حافظ عبدالستار خان صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد الحمد للہ کہ بہر حال مقرون بحمد ایم و شما را حق تعالیٰ خوش دارد فخرالدین خانصاحب می آیند اگر یک پاندان خریدہ بفرستند و قیمت آن ہم نوشتہ دہند انشاء اللہ تعالیٰ او ادا ہم ساخت۔ زیادہ والدعا۔ احمد میان را حالا آرام ست سلام قبول باد بہ برخوردار عبدالہادی صاحب و عبداللہ خان صاحب و بخانۂ شان از طرف ما دعا و سلام رسانند۔ انشاء اللہ تعالیٰ سے آیم۔

(۶) از فضل رحمن بہ برادرم عبداللہ شاہ و حافظ عبدالستار خان صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد الحمد للہ کہ مسرورم و خیریت شما از سبحانہ و تعالیٰ داعی و خواہان مکتوب شما بدست حسن خان رسید بال بدریافت آمد خدائے بزرگ جل شانہ ما را و شما را در مرضیات خود سرگرم داشتہ خاتمہ بخیر گرداند آمین یا رب العالمین ثم السلام علیکم و علی خو لکم۔

(۷) از فضل رحمن بہ برادر عزیز عبدالستار خان صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

امابعد از استماع خبر فوت تو رچشمان حزن گردید۔ شمارا سُبحانہ تعالیٰ صبر عنایت فرماید۔ ؎

نزد عاشق درد و غم حلوا بود | لیک بر دیگر کسان بلوا بود

و بجمیع دوستانم سلام ما برسد بہ مولوی یحییٰ صاحب و حاجی صاحب و کالے خان صاحب سلام برسد۔

(۸) از فضل رحمٰن بہ برادرم مولوی یحلیے صاحب و حافظ عبدالستار خان صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امابعد الحمد للہ کہ تاہنوز بخیرم و خیر شما خواہان باید کہ ہر وقت با توبہ و استغفار سرگرم دریاد وود عز وجل و تصلیہ بر حبیب اللہ شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ النجباء باشند و یا ذالجلال والاکرام صد بار ورد سازند بفضلہ تعالےٰ کار دُنیا و اُخریٰ کلہا سرانجام خواہد شد ہرگز شک نمایند فقط ثم السّلام علیکم و رحمۃ اللہ

(۹) اللّٰھم صل علیٰ محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک ۱۰۰ بار ہر روز بخوانند۔

(۱۰) از فضل رحمٰن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ جزاکم اللہ فی الدارین خیر احسبنا اللہ ونعم الوکیل خواندہ باشند ہمہ مشکلات حل ست۔

متبرک حالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ محبوب ربانی غوث الثقلین ثانی حضرت ابوالبرکات سید شاہ کمال الدین کیتھلی قادری قدس اللہ سرہ ولایت بغداد کے رہنے والے تھے۔

حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مع قبائل و عشائر ملک ہندوستان مین تشریف لائے۔ بلدۂ ملتان مین بیس سال تک مقیم رہنے کے بعد وہان سے مقامات مختلفہ مین ہوتے ہوئے قریۂ کھیل کو رشک افزائے جنۃ الفردوس بنایا۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۹۰۰ھ مین رحلت فرمائی آپ نے علم باطن کی تعلیم روح مبارک حضرت غوث الاعظم اپنے جد امجد سے بلا واسطہ حاصل کی تھی۔ مگر باسباب ظاہر آپ نے خرقۂ قادریہ حضرت سید فضیل کے ہاتھوں سے پہنا تھا۔ سلب حالات اسقدر غالب تھا کہ بارہ میل کے مسافت مین کوئی اولیاء اللہ آپ کی اجازت کے بغیر قدم نہین رکھ سکتے تھے۔ اور ہوا پر ہو کر یا زمین کے اندر ہو کے گزر نہین سکتے تھے۔ اتفاقاً کوئی اسکی جرأت کر بیٹھتا تو فوراً اسکی تمام حالت سلب ہو جاتی اور وہ کورا کا کورا رہجاتا۔

حضرت ابو البرکات کے تین صاحبزادے تھے سب سے بڑے بیٹے کا نام حضرت شاہ عماد الدین تھا۔ کسی دن مراقبہ کی حالت مین اُن پر دریائے شور کے حالات کشف ہوئے اور اُنھون نے دیکھا کہ ایک بڑا بھاری جہاز ڈوب رہا ہے۔ اس حالت کو دیکھکر اُن کا دل بیچین ہو گیا اور اُسپر نظر توجہ کر دی اُسی وقت صحیح و سلامت کنارے پہونچگیا حضرت پر اس امر کا انکشاف ہو رہا تھا۔ صاحبزادے کو چشم نمائی فرما کر ارشاد کیا تمھین کیا پڑی تھی کہ تقدیر آلہی کے کارخانے مین دخل دیا۔ یہ فرما کر اُن کے دونون ہاتھون کو تھام لیا اور اُنکی تمام حالت سلب کر لی۔

آپ کے دوسرے صاحبزادے جنکا نام قطب الدین ابو المکارم موسی تھا۔

اپنے بڑے بھائی کے اس واقعہ کو سنکر حضرت کے شان جلال کے خوف سے گھر کو چھوڑ کر نکل بھاگے جسوقت بہت دور نکل گئے تو ایک جگہ سو رہے آنکھ کھلنے پر اپنے آپ کو اصلی جگہ مین پایا۔ تین دن اسی انداز سے سفر کرتے رہے اور ہر بار اپنے تئین اپنے ہی گھر مین پایا کیئے آخر مجبور ہو کر بیتابانہ حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ سیدی اگر آپ ارشاد فرمائین تو مین چند روز سفر کرون اور خدائے تعالیٰ کی نادر صنعتون کا تماشا دیکھون حضرت نے ارشاد کیا بیٹا خوف خطر کو دل سے دور کرو بلا تقدیر الٰہی دُنیا مین کوئی بات نہین ہوتی کوٹ قبولہ کی ولایت تمھین عطا کیجاتی ہے۔ وہان کی سکونت تمپر لازم کرتا ہون تاکہ اُس مقام کے لوگون کو خدائے پاک اور شریعت غرا کی جانب بلاؤ اور راہ راست دکھاؤ۔ حضرت فریدالدین گنجشکر نے اس ملک کا ایک حصہ مجھے دیا ہے وہ مین نے تمکو بخشا۔

صاحبزادہ نے ارشاد عالی کے مطابق سکونت اختیار کی کوٹ قبولہ کے سادات نے نکاح کرنے کیلئے زور دیا تو آپ نے منجملہ اور شرائط کے ایک شرط یہ بھی پیش کی کہ لڑکی کے ساتھ دُنیاوی مال و اسباب کے قسم سے کوئی چیز نہین ہونی چاہیئے۔ شادی کا وقت آیا تو اُس بزرگوار جماعت نے پوشیدہ طور پر اپنی لڑکی کو بہت سا روپیہ دیا تاکہ ضرورت کے وقت وہ کام مین لاسکے اور اُس خاتون نے اپنی والدین کی نصیحت کے موافق اُس روپیہ کو زمین کے اندر دفن کر دیا۔ شاہزادے صاحب گھر کے اندر تشریف لائے اور فرمایا جس نجاست کی بدبو میرے مشام کو پراگندہ بنا رہی ہے اُسے اس مقام سے دور کرو اُن لوگون نے مجبور ہو کر وہ سب روپیہ وہان سے نکال دیا جس کے بعد

وہ بدبو بھی ناپدید ہوگئی۔ صاحبزادہ موصوف کئی بار حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے۔ اور کشف کے ذریعے سے حضرت غوث اعظمؓ کی زیارت اور اُنکی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ شجاعت اور سخاوت مین حضرت مرتضویؓ کے یادگار تھے بہت سے خرق عادات آپ سے ظہور مین آئے۔ آپ کی وفات کوٹ قبولہ مین ہوئے۔ اور وہین مدفون ہوے۔ اور آپ کی اولاد وہین موجود ہے۔

حضرت کے سب سے چھوٹے صاحبزادے کا اسم گرامی شاہ نور تھا ایک دن یہ صاحبزادے بچون کیطرح کسی دیوار پر چڑھکر اُس سے فرمانے لگے میرے گھوڑے چل، دیوار حرکت کرکے قدمباز گھوڑے کیطرح چلنے لگی حضرت نے اس حالت کی اطلاع پاکر اُس نور دیدہ سے فرمایا چونکہ تمنے درویشی کا راز فاش کر دیا تم اس دُنیا سے رحلت کرجاؤ وہ جان بحق واصل ہو گئے حضرت کے مزار کے متصل آپ کا مزار ہے۔ رحمتہ اللہ

ذکر حضرت شاہ سکندرؒ ایکدن اُستاد کسی ضرورت کے پیش آجانیسے مکتب کے باہر گئے تھے۔ مدرسہ کے لڑکون نے موقع پاکر کھیل کود مین مصروف ہونے کو غنیمت سمجھا حضرت شاہ سکندر بتقاضاے عمر کھیل مین مشغول ہوگئے اسی اثنا مین اُستاد صاحب بھی واپس آگئے اور اُنھون نے دیکھا کہ حضرت شاہ سکندر کی خاطر داری کے لیئے فرشتے اُنکے ساتھ کھیل رہے ہین اُستاد کو سخت حیرت ہوئی اور آخر کار اُنھون نے تعلیم کے طور پر ارشاد کیا صاحبزادے آپ کو کھیل کود کیلئے نہین پیدا کیا گیا ہے آپ کو چاہیئے کہ کمالات ظاہری اور باطنی کی تحصیل مین مساعی جمیلہ کو استعمال فرمائین۔ آپ اس بات کو سُنکر چپ ہو گئی

ذکر حضرت شاہ سکندر

اور پڑھنے مین مشغول ہوئے۔ دو بارکہی ضرورت سے اُستاد صاحب مکتب سے باہر نکلے تو
راہ مین ایک خوفناک شیر نے اُنھین آکر گھیرا معلم صاحبدل تو تھے ہی اسکا باعث
یاد کرکے عاجزی اور فروتنی کرنے لگے اور شیر کے چنگل سے چھٹکارا پاکر تمام قصہ حضرت
کیخدمت مین گذارش کیا۔ اور اسکے ساتھہی عرض کی کہ سیدی صاحبزادے کا معاملہ
ہمارے سمجھانیسے باہر ہی۔ مجھے خوف ہی کہ مبادا مجھ سے اُنکی شان مین گستاخی کا صدور
ہوجاے اور اُسکی شامت مین مجھکو مبتلا ہونا پڑے۔ اگر بندہ کو اس معلمی کیخدمت سے
معاف فرمائین تو حضور کا کرم ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اُس بچے کے معلم خداوندپاک
اور حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم ہین لیکن یہ خدمت بظاہر تمھارے حوالے
کیگئی ہی تمھین واجب ہے کہ اُسپر سختی نہ کرو۔

حضرت شاہ سکندر بچپن ہی کے زمانے مین ایکدن اپنے جدامجد کے حضور مین
حاضر ہوے اور اُنکی کلاہ اُٹھاکر اپنے سر پر پہن لی حضرت نے اسبات کو ملاحظہ فرماکر ارشاد کیا
میرے فرزند مجھے تمنا تھی کہ چند روز تمھارے دیدار سے مسرت حاصل کرتا لیکن جب کہ
تمنے اس معاملہ مین عجلت کردی تو اسیوقت خلافت قادریہ کا خلعت تمھارے قد
زیبا پر پہناکر تمھین مبارکباد دیتا ہون۔ چنانچہ اُسی وقت سے ارشاد و ہدایت کی مسند
نے حضرت شاہ سکندر کے وجود باوجود سے رونق حاصل کی اور نیابت غوث پاکؓ
کی میراث جوکہ اُن کے جدِ بزرگوار کا خاصہ تھا اُنکے قبضۂ تصرف مین آئی۔ اور
اکناف عالم مین اُنکی مشیخت کا ڈنکا بجنے لگا۔

ایکبار حضرت شکار کیلئے نکلے تھے حضرت شیخ احمد فاروقی حاضر ہوکر باصرار آپ کو اپنے مکان پر لیگئے۔ حضرت نے فرمایا کہ اے شیخ احمد ہمارے شکاری کتے راستے کی گرمی سے بیتاب ہورہے ہین انکو نہلاؤ عرض کیا بہت خوب اور امتثال امر کردیا حضرت نے خوش ہوکر فرمایا شیخ احمد تمنے ہمارے کتون کو گرد اور گرمی سے پاک کیا ہے ہم تمھارے دل کو وہم غیریت سے مبرا کیئے دیتے ہین۔

ایک روز حضرت شاہ سکندرؒ سرہند مین تشریف لائے اور حضرت شیخ احمدؒ سے ارشاد کیا کہ کسی شخص عالم کو ہمارے ساتھ کردو قصیدہ بردہ کے بعض الفاظ کی صحت اُس سے کرونگا انھون نے شیخ محمد طاہر کو حاضر خدمت کیا وہ آپکے ہمراہ رکاب قریۂ کیتھل مین وارد ہوے اور قصیدہ لکھکر پیش کیا حضرت نے قصیدہ اپنے دست مبارک مین لیکر پہلے شعر کو غلط اور خلاف قاعدہ پڑھنا شروع کیا شیخ محمد طاہر نے روکا اور قاعدہ نحوی عرض کیا آپ اُس قاعدے کو سُنکر جلال مین آگئے اور فرمایا شیخ تو قصیدہ کو صحیح طور پر نہین پڑھ سکتا ہے شیخ طاہر پر حالت بیہوشی طاری ہوئی اور تین روز بیہوش رہے۔ تیسرے روز آپنے دست شفقت اُن کے سر پر پھیرا اور قطبیت لاہور کی عطا فرمائی۔ واضح ہو کہ یہ روایات منقولہ حضرات کیتھل کے مرسلہ عبارات ہین جو کہ نسبًا اولاد امجاد حضرات موصوف الصدر سے کیتھل مین موجود ہین اُن صاحبون نے حسب الطلب حضرت اُستادی مولانا مولوی عبدالحی صاحب رائے بریلوی کے اپنی خاندانی کتابون سے نقل کرکے یہ حالات بھیجے ہین۔

صحائف قدسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد واضح ہو کہ یہ مکتوبات فیض آیات حضرت قبلہؒ کے بنام نامی حضرت شاہ الٰہی بخش دامت برکاتہ کے صادر ہوئے تھے راقم الحروف نور الحسن نے نزدیک حضرت شاہ صاحب کے مطالعہ کیئے یہ عبارات اُن خطوط کے جواب مین حضرت قبلہ نے تحریر فرمائین تھین جو حضرت شاہ صاحب نے اپنے معاملات باطنی وانکشافات وغیرہ کی اطلاع وقتاً فوقتاً حضرت قبلہ کی خدمت مین کی تھی لہذا تحریرات حضرت قبلہؒ کو تبرکاً ان اوراق مین جمع کر کے نام اس رسالے کا صحائف قدسیہ رکھا

از فضل رحمٰن سلام علیکم ورحمۃ اللہ حق تعالیٰ شمارا زود بمقصد رساند آمین۔

از فضل رحمٰن مریض سلام برسد ومدام خوش باشند آمین اظہار نکنند۔

ما شبان روز وعاخیر برای شما می کنم خاطر جمع دارند۔

معاذ اللہ ما دعا نمودم حق شمارا بمقصد رساند آمین۔

از فضل رحمٰن سلام برسد ہرچہ بخواب دیدہ اند عمل نمایند حق تعالیٰ شمارا کامیاب فرماید آمین۔

از فضل رحمٰن سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مدام دریاد الٰہی باشند خط گاہی نوشتن باید فقط۔

از فضل رحمٰن مریض بیان الٰہی بخش صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
امابعد الحمد للہ کہ برای شما دعاخیری نمایم حق تعالیٰ شمارا روز بروز ترقی بخشد آمین زیادہ
والسلام والاکرام فقط مارا توانائی خط خواندن نیست مارا معاف دارند۔

از فضل رحمٰن سلام دعا برسد حق تعالیٰ خواہاشمارا زود صدق فرماید آمین مریض
ام و برای شما دعا خیری کنم فقط۔

از فضل رحمٰن دعا و سلام برسد توکری کنند حق تعالیٰ برکت بخشد آمین۔

حق تعالیٰ شمارا مدام خوش دارد آمین۔

از فضل رحمٰن سلام حق تعالیٰ شمارا بمراتب علیا رساند حاجت گفتن نیست
در دل راز پوشیدہ دارند۔ فقط۔ اس خط کے لفافے پر یہ عبارت تحریر فرمائی از فضل رحمٰن
بیان الٰہی بخش سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

از فضل رحمٰن سلام خوش باشند گاہی نا امید نباشند ترقی شمارا نصیب
شود آمین۔

اول بارہم دعا نمودم برای مقصد شما و حالا ہم دعا نمودم زود بمقصد رسند آمین
از فضل رحمٰن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ حق تعالیٰ شمارا مدام کامیاب
دارد آمین۔

از فضل رحمٰن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مدام در حق شما دعای خیری کنم۔
الحمد للہ کہ آرام ست۔

شمارا حق تعالی روز بروز بدرجات اعلی رساند آمین۔

از فضل رحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مدام خوش باشند حق تعالی شمارا مدام با برکات دارد۔

از فضل رحمن مریض سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مدام خوش باشند آمین۔

از فضل رحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مدام شادان باشند آمین۔

از فضل رحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ حقتعالی شمارا بمراتب علیا رساند آمین۔

از فضل رحمن سلام دعا نمودم کہ شفا شود آمین غیب کسی بجز خدای تعالے کسی نمی داند حق تعالی شمارا شادکام دارد آمین۔

از فضل رحمن سلام مدام خوش باشند آمین۔

از فضل رحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ حق تعالی شمارا مدام خوش دارد آمین چنین اُمور بمانتو یسند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم از فضل رحمن بمرید صادق الٰہی بخش صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ میان محمد صالح می آیند چنان مہربانی کنند کہ بوطن خود رسند جزاکم اللہ تعالی خیراً۔

از فضل رحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ دل بیار و دست بکار باید فقط شمارا توجہ غائبانہ می رسد مدام با خدا باشند آمین۔

از فضل رحمٰن سلام مدام خورم باشند مظہر حسین را بیعت نمایند۔

از فضل رحمن بمیان آلہی بخش صالح سلام و دعا برسد ما گفتم کہ خواب را اعتبار نکنند وخود را حقیر دانند طریقہ کاملان ہمین ست فقط برای شما دعا می کنم۔ اس لفافے پر یوں تحریر فرمایا تھا۔ آلہی بخش رحمۃ اللہ علیہ۔

از فضل رحمن سلام و دعا برسد شکر بجا آرند کہ این رحمت است فقط لفافے پر تحریر فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیکم۔

از فضل رحمٰن سلام و دعا برسد روز و شب دعا خیر در حق شما می کنم خاطر جمع دارند اس لفافے پر بھی آلہی بخش رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرمایا ہے۔

از فضل رحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہر روز شکر نعمت حق تعالی بجا آرند و ما نیز دعا می کنم جلشانہ عطا فرماید۔ آمین۔

از فضل رحمن سلام و دعا برسد دعای شما در حق ما حق تعالی قبول فرماید آمین آمین آمین حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت قبلہ کے وصال کے کچھ مہینے کم دو سال پیشتر کشف سے معلوم ہوا کہ حضرت قبلہ کے وصال کا وقت آگیا ہی مین نے جناب آلہی مین دعا کی کہ میری عمر حضرت قبلہؒ کو دیجائے چنانچہ قریب دو سال کے میری عمر مین سے مقبول ہوے اسکی اطلاع حضرت قبلہ کی خدمت مین کی اس پر حضرت قبلہؒ نے یہ عبارت تحریر فرمائی تھی۔

الوظائف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحابہ واتباعہ واحبابہ امابعد اوض
ہو کہ راقم کو اسناد حدیث وا وراد ووظائف طرق متنوعہ سے پہونچے ہین چنانچہ کسی قد
درج رسائل ہوئے علاوہ اُن کے اور بہت ہین لہذا کسی قدر ان اوراق مین
درج کرکے نام اس رسالہ کا الوظائف رکھا کیونکہ زبان عربی مین وظیفہ ہر شئے مق
کو کہتے ہین اور اعمال وا وراد ایسے ہی مقررہ اُمور ہین۔ لہذا اِس مناسبت سے
نام بہت مناسب ہے واضح ہو کہ اوراد مندرجۂ ارشاد رحمانی وغیرہ راقم کو حضرت مولا
مولوی محمد علی صاحب دامت برکاتہ سے حاصل ہوئے اور اوراد مندرجۂ کتاب فضل رحمانی
حضرت مولانا مولوی تجمل حسین صاحب سے اور اوراد مندرجۂ ذکر رحمانی حضرت قاضی
ابرار احمد صاحب سے علاوہ ان کے بہت سے اوراد حضرت شاہ الٰہی بخش صاحب
فرخ آبادی وحضرت حاجی عبد الستار صاحب وحضرت حافظ عبد الستار خان صاحب
وحضرت مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی وحضرت حکیم عظمت حسین صاحب و
نواب امداد علی صاحب قنوجی سے پہونچے۔ ایسا ہی سند حدیث وحصن حصین وغیرہ
حضرت مولانا عبد الکریم صاحب وحضرت مولانا عبد الحق صاحب وحضرت مولانا
نور محمد صاحب وحضرت مولانا ظہور الاسلام صاحب ومولانا مولوی عبد الحی صاحب

رائے بریلوی سے حاصل ہوئے۔ اور علاوہ فیوض باطنی کے راقم کو حضرت پیر و مرشد نے
سند حدیث و حصن حصین وغیرہ عطا فرمائی الحاصل منجملہ اُن اوراد کے کہ حضرت حافظ
عبدالستار خان صاحب سے راقم کو پہونچے درود معظم و مکرم ہے اور حافظ صاحب
کو حضرت قبلہ نے فرمایا تھا لہذا واسطے افادہ عام کے نقل کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ
بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الذَّاكِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّاكِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّادِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
سَيِّدِ الْقَانِتِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْسِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِيْ خُلُقٍ
عَظِيْمٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَتْقِيَاءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوْلِيَاءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

محمد ن النبی المصطفی اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد ن النبی المرتضی اللّٰھم صل
علیٰ سیدنا محمد ن التہامی اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد ن النبی الابطحی
اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد ن الشفیع فی عرصات یوم القیامۃ اللّٰھم صل
علیٰ سیدنا محمد ن البشیر والنذیر اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد المخصوص
بطیب النشر یوم الحشر اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد ن النبی المکی المدنی
الہاشمی القریشی المبعوث الی العرب والعجم الشفیع لجمیع الامم اللّٰھم
صل علیٰ سیدنا محمد اذا الشمس طلعت اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد
اذا الشمس غربت اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد اذا الشمس اضاءت
اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد اذا الواقعۃ وقعت اللّٰھم صل علیٰ سیدنا
محمد اذا الارض زلزلت اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد اذا السماء
انفطرت اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد اذا السماء انشقت اللّٰھم صل
علیٰ سیدنا محمد اذا النجوم انکدرت اللّٰھم صل علیٰ سیدنا
محمد اذا الجبال سیرت اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد اذا البحار
سجرت اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد اذا البحار فجرت اللّٰھم
صل علیٰ سیدنا محمد اذا العشار عطلت اللّٰھم صل علیٰ
سیدنا محمد اذا الصحف نشرت اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد
اذا الوحوش حشرت اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد اذا الرسل

اُقِّتَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِذَا النَّهَارُ تَجَلّٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِذَا الَّيْلُ يَغْشٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ الشَّمْسِ وَذَرَّاتِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
الْقَمَرِ وَمَنَازِلِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ السَّمٰوٰتِ
وَكَوَاكِبِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْمَلٰئِكَةِ وَتَسْبِيْحِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَشْجَارِ وَاَوْرَاقِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَاَثْمَارِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ الْبِحَارِ وَاَمْوَاجِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَيَّامِ
وَسَاعَاتِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى حَمَلَةِ عَرْشِكَ
وَجَمِيْعِ مَلٰٓئِكَتِكَ بِعَدَدِ الْخَلَائِقِ وَاَنْفَاسِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
كَمَا يَنْبَغِى الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ

وَتَرْضٰى اَنْ يُّصَلِّيْ عَلَيْهِ ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

درود مکرم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَبِيْنَا اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵ ثلثًا[1] اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ شِيْثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ هُوْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ صَالِحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ لُوْطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ اِسْحٰقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۵

[1] یعنی اس درود کو تین بار پڑھے ۱۲۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ شُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ هَارُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ يُوْشَعْ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ اِلْيَاسْ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ اَلْيَسَعَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ ذِي الْكِفْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ اَرْمِيَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ اَشْعِيَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ جِرْجِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِيِّكَ حِزْقِيْلَ[1] عَلَيْهِ السَّلَامُ

[1] حزقیل بکسر حائے حطی وسکون رائے مہملہ وکسر قاف وسکون تحتانیہ نام پیغمبرے است، کمافی القاموس۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِیِّكَ شَمْوِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِیِّكَ دَانِیَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِیِّكَ عُزَیْرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِیِّكَ یُوْنُسَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِیِّكَ زَکَرِیَّا عَلَیْهِ السَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِیِّكَ یَحْیٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَبِیِّكَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی مَلٰٓئِکَتِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ ط وَعَلٰی عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ وَعَلٰی اَهْلِ
طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ ط وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

تمت

تکملہ

واضح ہو کہ رسائل راقم مین مکاتیب حضرت قبلہ کے سابقًا طبع ہو چکے ہین۔
بعض مکتوب اور راقم کی نظر سے گذرے لہذا نقل کیئے جاتے ہین حضرت مولانا مولوی
محمد علی صاحب دامت برکاتہ سے ٹپنہ کی طرف بہت لوگ خواستگار بیعت تھے چنانچہ
اطلاعًا آپ نے حضرت قبلہ کو لکھا حضرت نے دستخط خاص سے یون مزین فرمایا کہ

داخل سلسلہ نماید خطوط حضرت قبلہ بنام مولانا مولوی محمد یحیٰی صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم از فضل رحمٰن بہ برادرم مولوی یحیٰی صاحب و حافظ
عبدالستار خان صاحب سلام علیکم مکتوب شما رسید خاطر جمع دارند حالم روز بروز
قرین تضعیف زیادہ والسلام والدعا بدوستانم سلام رسانند و خط امبردان علی صاحب
از فضل رحمٰن بمولوی یحیٰی صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ بخیریم و صحت
و عافیت شما خواہان میان خواہان شجرہ ہستند شجرہ قادریہ یا نقشبندیہ نوشتہ بدہند تم
السلام علیکم و رحمۃ اللہ بدوستانم سلام ہا سد حضرت حافظ عبدالستار خان صاحب کے
ایک عریضہ پر حضرت قبلہ نے یون تحریر فرمایا ؎

تو مید مشو کہ رحمت حق عام ست | مغرور مشو کہ خاصگان در بیمند
ہمہ انبیا و اولیا حالت صحو و سکر دارند۔

کمالات فضلیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ راقم الحروف ایک مدت سے اوصاف جناب فضائل
مآب حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فیض آبادی دامت برکاتہ کے سنا کرتا تھا
کہ ایک عرصہ سے ہجرت فرما کر مدینہ شریف مین سکونت پذیر ہین اور فی زماننا ملک
عرب مین یادگار ذات بابرکات حضرت قبلہ ہین اس سال بعض حاجیان بیت اللہ کے

ذریعہ سے بعض تبرکات عطا فرمودہ آنجناب کے راقم کو پہونچے اور از روے عنایت بعض حالات اپنے خود تحریر فرما کر مع خطوط حضرت قبلہ کے جو دستخط خاص کے لکھے ہوئے ہین راقم کو بھیجے۔ لہذا اُن حالات بابرکات کو مع خطوط حضرت قبلہ کے بلفظہ نقل کر کے نام اس رسالہ کا **کمالات فضلیہ** رکھا۔ حضرت موصوف تحریر فرماتے ہین کہ کچھ روز ہین میری عادت ہو گئی تھی کہ معشوقانہ بیدردی و سنگدلی کی شکایتین کرنے لگتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ حضور[1] سے اپنے مقام پر واپس آیا ایک بزرگ صاحب طریقت سے جنسے مجھ سے پہلے سے ملاقات تھی ملاقی ہوا۔ اُنھون نے پوچھا کہو یار کیا پایا بیساختہ زبان سے شکایت شروع ہو گئی۔ مین کہنے لگا نہین معلوم کیسے بیرحم سنگدل ہین شاید انکو مفت ہی مین مل گیا ہی جو کسی کا درد نہین سمجھتے ہین۔ وہ بزرگ طنزیہ بول اُٹھے ملا کیا ہی۔ اتنا اُنکا کہنا تھا کہ ایک تیر سا جگر کے پار ہو گیا۔ آنکھون مین اندھیرا چھا گیا ضبط کر کے بیٹھ گیا رونا شروع ہو گیا۔ دل چلانے لگا اے فلان مین نے تیرا کیا بگاڑا تھا جو اسقدر مجکو ستایا۔ وہ بیچارے بزرگ بھی میری کیفیت دیکھکر شرمندہ و ششدر میرے سامنے دیر تک کھڑے رہگئے کچھ دیر بعد جب ذرا طبیعت سنبھلی اُٹھکر روتا ہوا بستر پر آگرا۔ کچھ عرصے کے بعد مجھے وہ کیفیت حضرت مولانا کے مراتب کی نسبت دکھلائی گئی جو حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیخ کی نسبت جبکہ اُن بزرگ نے حضرت امیر خسرو سے فرمایا تھا کہ خسرو مین تمھارے مرشد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار مین نہین دیکھتا ہون جس کے سننے سے

[1] یعنی حضرت قبلہ کی خدمت سے ۱۲۔

آپ کو بیحد صدمہ ہوا تھا جب خسرو رحمۃ اللہ علیہ داخل مجلس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ہوئے چاروں طرف نظر ڈالنے لگے دیکھا دُنیا کے غوث و قطب اولیاء اللہ اپنے اپنے
مراتب کے ساتھ حاضر ہین مگر حضرت سلطان جیؒ اُن کے مرشد کا پتہ نہین امیر خسرو رحمۃ اللہ
علیہ کو اور صدمہ ہوا کہ بیشک ہمارے شیخ نہین ہین اِسی اثنا مین شفقت احمدی صلی اللہ
علیہ وسلم جوش مین آئی ارشاد ہوا خسرو کس کو ڈھونڈھتے ہو عرض کیا حضور اپنے مرشد کو
ارشاد ہوا یہ مجلس عام ہی اسمین وہ نہین ہین اور پردہ حجاب کا اُٹھ گیا خسرو نے دیکھا۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرسی مبارک کے داہنے بائین دو کرسیان اور ہین
داہنی طرف محبوب سُبحانی رضی اللہ عنہ اور بائین کرسی پر حضرت سُلطان جی جلوہ گر ہین
بس خوش ہو گئے۔ ویسی ہی کیفیت مجھپر کشف کی گئی اور یہ حکم سنایا گیا کہ یہ (یعنی مرشدنا)
محفل خاص کی ہین۔ بس مین خوش ہو گیا۔ الحمد للہ۔

مین نے بیحد کشف و کرامات حضرت مولانا کے دیکھے ہین۔ تقریبًا چودہ برس میری
عمر کے ایسے گذرے ہین کہ آٹھوین دسوین دو ایک روز کے لیے ضرور حضوری کا موقع
ملا کرتا تھا۔ از انجملہ ایک یہ ہی کہ ایک روز مین صحن مین رات کو سوتا تھا اور مولانا صحن
سے باہر مگر متصل چارپائی پر آرام فرما رہے تھے۔ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین دروازہ
مسجد کا کھول رہا ہون۔ فورًا مولانا نے باواز بلند ڈانٹا کون ہی کون ہی جو دروازہ کھولتا
ہی۔ میرے کان مین آواز پڑی بیدار ہو کر باواز جواب دیا حضور مین ہون۔ خیال فرمانا
چاہیئے خواب خیال کی باتین بھی آپ پر کشف ہو جایا کرتی تھین۔

اگر مین اپنی آنکھوں سے دیکھے ہوئے کشف و کرامات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کرون تو لکھنے والے کے لیے ایک دفتر ہو جائے۔ ایک مرتبہ بعد حصول شرف زیارت و ملازمت یک دو روزہ کے زار و نزار روتا ہوا رخصت ہو رہا تھا خود بدولت بھی بیحد جوش و خروش کے ساتھ یہ شعر سعدی علیہ الرحمہ کا خوش الحانی کے ساتھ پے در پے فرما فرما کر مجھے رخصت کر رہے تھے ؎

دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست | تا نہ پنداری کہ تنہا میروی

اسکے استماع سے اور بھی میں پچھاڑین کھا کھا کر گرتا پھر اُٹھتا چلا جاتا تھا ؎

پہلوے یار سے اُٹھنے کو تو اُٹھے لیکن | درد کیطرح اُٹھے گر پڑے آنسو کیطرح

اور کئی کوس تک یہی حالت رہی اور یہ مزا ابھی تک باقی ہی اور شاید یہ آخری شرف ملازمت تھا اسکے بعد حیات ظاہری مین پھر زیارت و قدمبوسی حاصل ہوئی۔

بعد وصال حضرت مخدومنا کے میری وحشی طبیعت ہند کی سکونت و قیام سے بالکل اُکھڑ گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و کشش سے مدینۂ منورہ کے ہجرت کی ٹھن گئی۔ مگر کوئی سامان سفر مہیا نہ تھا۔ ہزارون فکرین کرتا تھا مگر کوئی کارگر نہوتی تھی۔ اخیر مین بیحد مغموم و مایوس رہا کرتا تھا ایک روز خواب مین دیکھا کہ مولانا خوش خوش فرماتے ہین کہ ارے میان ہمارا سلسلہ تم سے یہان بھی قائم رہیگا اور وہان بھی (وہان سے اشارہ مدینۂ منورہ کی طرف ہی) بس آنکھ کھلتے ہی مجھے اطمینان اور خوشی حاصل ہو گئی۔ اور اُسکے تھوڑے ہی دنون کے بعد اللہ تعالی نے میری زمین فروخت

کرادی اور سامان سفر ہوگیا۔

اسی زمانہ مین میری ایک دست پیر بھائی منشی فیروزالدین احمد پنجابی نے خواب مین دیکھا کہ حضرت مولانا کی نعش مبارک دھوم دھام وازدہام کے ساتھ مدینۂ منورہ کو منتقل ہوئی ہو اس خواب کو مجھے لکھا یا خبردی اُسوقت میرے سمجھ مین نہ آیا جب اللہ تعالےٰ نے مجکو مدینۂ منورہ مین داخل فرمایا اور کئی ماہ کے بعد مجھے یہ خیال آیا کہ حضرت مولانا کی ڈارھی مبارک کا جو بال میرے پاس ہو اُسکو جنۃ البقیع مین دفن کرون اور وہین جاکر فاتحہ خوانی و زیارت کیا کرون اور اُمید واثق رکھون شاید اللہ تعالی حضرت مولانا کو بھی جنۃ البقیع سے قیامت کے روز اُٹھاوے۔ پس اس مبارک بال کو مین نے عقب قبۂ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ خلیفہ ثالث کے دفن کردیا بعد دفن کے کئی روز کے بعد وہ اس عزیز کا خواب اور اُسکی تعبیر یاد آگئی۔ مین نے ایک مرتبہ خواب مین دیکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) و حضرت جبرئیل علیہ السلام بالمواجہ ایک دوسرے کے جادہ افروز ہین اور مین دو تین گز کے فاصلہ سے اسطرح دست بستہ کھڑا ہون کہ ایک شکل مثلث متساوی الاضلاع کے اگر خطوط کھینچے جاوین تو بنجاوے گی اور دو شعر فارسی کے ہین جنکو مین جھوم جھوم کر وجد کے ساتھ بار بار پڑھ رہا ہون۔ وہ اشعار بیدار ہونے ہوتے مجھے یاد رہے پھر ذرا دیر مین بھول گیا۔ صرف اسقدر یاد رہگیا ہو کہ اول کے تین مصرعون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حسن وجمال کی تعریف تھی اور چوتھے مصرعہ کا یہ مضمون تھا کہ ایسے لاکھون یا ہزارون جبرئیل آپ پر قربان ہون

اس چند نکات کے لکھدینے سے مقصود میرا حضرت مولانا کے شمۂ فضل و کمال
کا ظاہر ہو جاتا ہی کہ جس سے میں بھی داخل حسنات ہوں۔ آپ کو اپنا سمجھ کے یہ کچھ لکھدیا ہی
انتہیٰ با کتبہٖ ادام اللہ برکاتہ اب مکتوبات حضرت قبلہؒ کے نقل ہوتے ہیں از فضل رحمت
سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد الحمد للہ عذرائے کارساز زود بیماران را تندرستی بخشند
آمین ثم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ سرمہ نیامدہ و الا میفرستادم از فضل رحمٰن
سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد تحائف رسید جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیراً
ہمیشہ در عشق باشند تو خویشان و اہل شمارا سلام و دعا رسد۔ از فضل رحمٰن بمیان حبیب اللہ
سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد الحمد للہ کہ غفور و رحیم ست قصور مرزا مظہر معاف نمایند
و نزد خود دارند ثم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از فضل رحمٰن
بمیان حبیب اللہ سلام علیکم و علیٰ اہلکم و اولادکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ کہ بخیرام
و عافیت دارین شما خواہان ہدایا رسید جزاکم اللہ تعالیٰ ثم السلام علیکم و رحمۃ اللہ بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم از فضل رحمٰن البیان حبیب اللہ سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ کہ حق
جل شانہ فرزند سید احمد عطا فرمود بعمر طبعی رسد و صالح شود آمین از طرف اہل و عیال
ما بشما مبارکباد رسد آمین یارب العالمین از فضل رحمٰن سلام برسد مبارک باشد
شکر کنند۔ یہ عبارت درخواست حضوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جواب
میں تحریر فرمائی تھی۔ سلام علیکم و رحمۃ اللہ بہر حال خوش باشند و باطمینان۔ فقط

حزب الاخفا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امابعد واضح ہو کہ راقم السطور کو حضرت خواجہ محی الدین حسین صاحب سے اوراد مندرجہ ارشادات فضیلہ و اسرار رحمانی کے حاصل ہوئی از انجملہ یہ حزب الاخفا امام شاذلی علیہ الرحمہ کی ہے واسطے دفع طاعون و دفع شر اعدا و حاکم جابر و ظلم ظالم کے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِحْتَجَبْتُ بِنُوْرِ اللّٰہِ الدَّآئِمِ الْکَامِلِ وَتَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اللّٰہِ الْقَوِیِّ الشَّامِلِ وَرَمَیْتُ مَنْ بَغٰی عَلَیَّ بِسَہْمِ اللّٰہِ وَسَیْفِہِ الْقَاتِلِ اَللّٰھُمَّ یَا غَالِبًا عَلٰی اَمْرِہٖ وَیَا قَآئِمًا فَوْقَ خَلْقِہٖ وَحَآئِلًا بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ حُلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الشَّیْطَانِ وَنَزْغِہٖ وَبَیْنَ مَنْ لَّا طَاقَۃَ لِیْ بِہٖ مِنْ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ کُفَّ عَنِّیْ اَلْسِنَتَھُمْ وَاغْلُلْ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ وَارْبِطْ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَاجْعَلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ سَدًّا مِّنْ نُّوْرِ عَظَمَتِکَ وَحِجَابًا مِّنْ قُوَّتِکَ وَجُنْدًا مِّنْ سُلْطَانِکَ اِنَّکَ حَیٌّ قَادِرٌ مُّقْتَدِرٌ قَہَّارٌ اَللّٰھُمَّ اَغْشِ عَنِّیْ اَبْصَارَ الْاَشْرَارِ وَالظَّلَمَۃِ حَتّٰی لَا اُبَالِیَ بِاَبْصَارِھِمْ یَکَادُ سَنَا بَرْقِہٖ یَذْھَبُ بِالْاَبْصَارِ یُقَلِّبُ اللّٰہُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ بِسْمِ اللّٰہِ کٓھٰیٰعٓصٓ بِسْمِ اللّٰہِ

حمٓ عسٓقٓ كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ط هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ط يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ
مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ط عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ
فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا
تَنَفَّسَ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ سہ بار وَعَمِيَتِ الْاَبْصَارُ وَكَلَّتِ الْاَلْسُنُ وَوَجِلَتِ
الْقُلُوْبُ جُعِلَتْ خَيْرُهُمْ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ وَشَرُّهُمْ تَحْتَ اَقْدَامِهِمْ وَ
خَاتَمُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ اَكْتَافِهِمْ لَا يَسْمَعُوْنَ وَلَا يُبْصِرُوْنَ وَلَا يَنْطِقُوْنَ
بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سہ بار
اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ سہ بار حَسْبِيَ اللّٰهُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط ہفت بار بَلْ هُوَ
قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ط اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ
وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ وَمِنْ اَمَامِيْ وَمِنْ ظَاهِرِيْ وَمِنْ
بَاطِنِيْ وَمِنْ بَعْضِيْ وَمِنْ كُلِّيْ حُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ يَا
اللّٰهُ سہ بار وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ۵

افادات سلیمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واضح ہو کہ حضرت مولانا شاہ سلیمان صاحب دامت برکاتہ نے اجمل حالات اسنپے راقم کو عنایت فرمائے۔ تھذا عبارت مسطورہ حضرت موصوف کی نقل کر کے نام اِس رسالہ کا افادات سلیمانی رکھا فرماتے ہین کہ جب میری عمر کا سولھوان سال تھا ۱۲۹۱ھ ہجری مین عظیم آباد پٹنہ خانقاہ جناب شاہ علی امیر الحق مین حاضر تھا جناب شاہ رشید الحق صاحب جو اب سجادہ نشین ہین اجمیر شریف تشریف لے گئے تھے واپسی کے بعد اپنے سفر کے قصون مین ایک بات یہ بھی فرمائی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مراد آباد مین ایک بزرگ (مولانا فضل رحمٰن صاحب) تشریف رکھتے ہین وہ بزرگ نہایت متشرع و متبع سنت ہین اور اُن کو کشف بہت ہوتا ہے اور اہل قبور کا حال بھی اُن پر خوب روشن ہوتا ہے۔"

اِس خبر کے سُنتے سے مجھے حضرت کے ساتھ ایک عقیدت پیدا ہوئی اور انکی زیارت کا شوق میرے دل مین پیدا ہو گیا۔ پھر میرے منجھلے مامون صاحب قبلہ نے فرمایا کہ ایام غدر کے بعد جب مین کانپور مین اپنے پڑھنے کے زمانے مین تھا تو ایک بزرگ (مولانا فضل رحمٰن صاحب) کسی گانون (مراد آباد) سے وہان آیا کرتے تھے اُن کو نماز مین بہت استغراق ہوتا تھا اور نہایت ہی مستجاب الدعوات تھے۔

پھر سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین لکھنؤ کتب درسیہ کے اتمام کے لیئے آیا اُس زمانہ مین مولوی عبدالاحد صاحب الہ آبادی مولوی عبدالحی صاحب کے شاگردون مین بہت جید الاستعداد ایک عالم تھے مین بھی اُن سے ملاحسن پڑھتا تھا اُنھون نے ایک دن اولیاء اللہ کے تذکرہ مین کہا کہ مولانا فضل رحمٰن صاحب کچھ دن ہوئے کہ یہان آئے تھے۔ مولوی علی حیدر خان اُنسے مرید ہوے اُن کے سر مین بہت دنون سے درد تھا جو کسی صورت سے جاتا نہ تھا بیعت کے بعد حضرت کی زبان مبارک سے اُنھون نے یہ شعر سُنا ؎

بادِ نسیم آج یہ کیون مشکبار ہے | شاید ہوا کے رُخ پہ کھلی زلف یار ہے

اس شعر کے سننے کے بعد اور بیعت کی برکت سے درد سر زائل ہو گیا اور مولوی موصوف آٹھ دن تک بعد بیعت کے گریہ وزاری مین مصروف رہے

پھر سنہ ۱۲۹۵ ہجری سے حضرت کا تذکرہ اور تصرف و کرامات اور اتباع سنت کا ذکر اکثر لوگون سے سنتا رہا اور شوق پر شوق بڑھتا ہی گیا۔ ایک بار اسی درمیان مین حضرت کی رحلت کی خبر کسی نے غلط اُڑا دی مجھے اسقدر صدمہ ہوا کہ تمام شب مین روتا رہا اور اُس رات کو کھانا نہ کھایا جب اُس خبر کا غلط ہونا ثابت ہو گیا تو مجھے اطمینان حاصل ہوا۔

پھر سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین جب مین لکھنؤ پہونچا تو اپنے دوست مولوی فتح محمد تائب صاحب سے حضرت کے یہان جانے کا مشورہ کیا شب کو خواب

مین یہ دیکھا کہ مین حضرت کی مسجد مین حاضر ہون حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تو قبلہ رو کھڑا ہو کر سو مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ مین نے بیداری کے بعد حضرت کے فرمان کی تکمیل کی اور جب مراد آباد حاضر ہوا تو حضرت کی مسجد و حجرہ جیسا خواب مین دیکھا تھا ویسا ہی پایا۔ اور جس زمانے مین مجھے حاضری کا قصد تھا کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکتا تھا اسی اثنا مین ایک رات خواب دیکھا کہ حضرت فرماتے ہین تم میرے یہان آتے کیون نہین مین نے عرض کیا کہ اکل حلال کے روپیہ ہو بیا ہین تو حاضر ہوتا ہون، صبح کو ایک شخص نے دس روپیہ نذر کیئے اور مین اسی روپیون سے مراد آباد شریف پہونچا مین نے اپنے ایک دوست سے کہلا بھیجا کہ مین حضور سے مسلسل بالاولیۃ کی حدیث سُننا چاہتا ہون پھر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا السلام علیکم مین نے وعلیکم السلام کہا اور مصافحہ مین حضرت نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک مین لیا اور فرمایا کہ مین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے پاس گیا اور کہا السلام علیکم اُنھون نے کہا وعلیکم السلام پھر اُنھون نے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اور پھر انی احمد فقل کی حدیث فرمائی۔

پھر سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین لکھنؤ آیا اُس زمانہ مین مجھے شغل درود کی ایک عجیب لذت تھی جمال مبارک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہردم میری آنکھون کے سامنے رہتا تھا وہ بات لکھنؤ مین زائل ہوگئی مجھے سخت انقباض ہوا بالآخر مولوی فتح محمد صاحب

تائب اور دیگر احباب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا امراد آباد پہونچا اور حضرت کی مسجد مین قدم رکھا وہ انقباض انبساط سے بدل گیا۔ پہلے مجھے کھانا کھلایا گیا اُس کے بعد میری حاضری کی خبر حضرت کو کیگئی حضرت نے فی الفور بلا بھیجا مین حاضر ہو کر ادب سے بیٹھنا چاہتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ بخاری لاکر انھین دو مین نے پڑھنا شروع کیا اُسوقت کی کیفیت کو نہین عرض کرسکتا ہون ما دانیم و دل مختصر اُسکا یہ ہے کہ مجھے اُسوقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مین کوئی واسطہ نہین اور مین خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑھ رہا ہون اُسوقت حضوری کی ایک ایسی لذت تھی کہ الفاظ کا بالکل خیال ہی نہ ہوتا تھا اور حضرت کبھی کبھی مسکراتے تھے اور کبھی آہ آہ فرماتے تھے کبھی کوئی اشعار پڑھتے تھے کبھی کوئی ہندی کا گیت ارشاد فرماتے تھے پھر حضرت نے فرمایا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ کرو مین نے عرض کیا آپنے فرمایا نہین حضرت محبوب ہین زبان عشق سے کہو پھر آپ نے خود فرمایا کہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پیار کرے اُن کو اللہ اور سلامت رکھے اِس جملہ سے مجھپر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور مین نے نعرہ کیا حضرت نے فرمایا کہ مولوی ہو کر اتنا چلاتے ہو ڈیڑھ ورق مین نے بخاری شریف پڑھی تھی اُس کے بعد حضرت نے فرمایا بس کرو۔ پھر آپ نے فرمایا میری طرف متوجہ ہو جاؤ مین متوجہ ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہو کیسا رنگ ہے مین نے عرض کیا کہ حضرت مجھے کچھ درک نہین ہوا آپ نے فرمایا پھر متوجہ ہو جاؤ اس بار بھی سبجے مجھے کچھ رنگ نہ آیا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے سلطان جی (حضرت

نظام الدین اولیاؒ) سے عشق ہے یہ کہکر آپ متوجہ ہو گئے اُسوقت مجھے ایسا درک ہوا کہ اک آگ کا شعلہ حضرت کے قلب سے نکلکر میرے قلب مین سما گیا اور میرے ہر رگ و ریشہ مین اُسکی حرقت محسوس ہونے لگی اور بیتاب ہو کر مین نے ہائے کا نعرہ لگایا اور تخت سے نیچے گر پڑا حضرت اپنی چارپائی سے اُٹھے اور میرا شانا پکڑ کر اُٹھایا اور فرمایا اتنا کیون چلاتے ہو۔ میرے افاقہ کے بعد آپنے فرمایا کہ امام بخاری بڑے بزرگ تھے اور اُنکی فضیلتین بیان فرمائین پھر یہ فرمایا مگر سلطان جی اور چیز ہین جنکا جی چاہے دلی مین ان کی قبر پر جا کر دیکھ لے۔ پھر بہت سی باتین حقائق و معارف کی آپ نے بیان فرمائین جو اسوقت مجھے خوب یاد نہین ہین اپنی فرودگاہ مین جانے کے لیے حضرت سے رخصت ہونے لگا تو حضرت نے فرمایا سن لو ایک بات رہی جاتی ہو ؎

صنارہ قلندر سزد ار بمن نمائی | کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

پوری غزل حضرت نے لحن سے پڑھکر فرمایا کہو ٹھیک ہے مین نے عرض کیا بجا ہے بہت ٹھیک اور صحیح و درست ہے۔ یہ غزل حضرت نے اسلیے پڑھی کہ راستے مین گاڑی پر مین نے مولوی فتح محمد صاحب سے کہا تھا کہ اگر حضرت پوچھین گے کہ کدھر آئے ہو تو عرض کرون گا کہ ؎ صنارہ قلندر الخ پوری غزل مین نے خوش الحانی سے پڑھی۔ جب حضرت کے یہان حاضر ہوا تو اور باتون مین اسے بھول گیا جب چلنے لگا تو حضرت نے فرمایا سُنو سنو اور یہ غزل پوری پڑھکر سُنائی۔ یہ حضرت کا کشف تھا

پھر حضرت صحن مسجد مین تشریف لائے اور دھوپ مین منگی سے لگ کر بیٹھ گئے اور مولوی عبدالکریم صاحب بیرونجات کے خطوط پیش کرنے لگے مین بھی آکر وہان پر بیٹھ گیا حضرت نے بہت سے حقائق و معارف بیان فرمائے۔ مین نے چند تحفے اور نذر پیش کی حضرت نے قبول فرمایا۔ مگر تنباکو کے نسبت فرمایا تمکو اسکے لانے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر اپنے شیخ کے حضور مین جانیکا اور ہدیہ و تحفہ لیجانیکا ذکر فرمایا۔ اسی سفر مین بوقت شب جسوقت مین اور میرے دو ایک ہمراہی معتقد حضرت کے حضور مین بیٹھے تھے حضرت نے اپنی کرامات کا ذکر فرمایا اور عجیب و غریب اسرار کی باتین رمز و کنایہ سے ارشاد فرماتے رہے فہم من فہم۔ ایک بار مین کانپور سے حضرت کے حضور مین حاضر ہوا مولوی احمد حسن صاحب مرحوم کانپوری اور مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب بھی ہم سفر تھے اس دفعہ دو تین دن ٹھہرا مگر حضرت کو استغراق مین پایا ہر چند استفاضہ کرتا تھا مگر پتہ نہ لگتا تھا دو ایک بات بھی حضرت نے نہین فرمائی ہان مؤطا کے درس مین کچھ مزیدار باتین فرمادیا کرتے تھے مین اسوقت مراقب تھا حضرت احمد میان صاحب نے فرمایا او مولوی سلیمان موطا سننے کو نہین آئے ہین یہ کچھ اور دیکھ رہے ہین حضرت نے کچھ جواب نہ دیا بعد درس جب لوگ جانے لگے حضرت نے فرمایا حدیث کے انوار کو کوئی نہین پاتا جسکا جی چاہے دیکھ لے۔

بجستب اجازت حضرت شاہ سلیمان صاحب پھلواروی مدظلہ حزب البحر مع

عبارت تحریر فرمودہ حضرت شاہ صاحب ہدیۂ ناظرین ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ اَنْتَ رَبِّیْ وَعِلْمُکَ حَسْبِیْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّیْ
وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِیْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ نَسْاَلُکَ الْعِصْمَۃَ
فِی الْحَرَکَاتِ وَالسَّکَنَاتِ وَالْکَلِمَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ
وَالشُّکُوْکِ وَالْاَوْھَامِ السَّاتِرَۃِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُّطَالَعَۃِ الْغُیُوْبِ ۝ فَقَدِ
ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۝ وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ
فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا
وَسَخِّرْ لَنَا ھٰذَا الْبَحْرَ کَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ النَّارَ
لِاِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِیْدَ لِدَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
وَسَخَّرْتَ الرِّیْحَ وَالشَّیَاطِیْنَ وَالْجِنَّ لِسُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخِّرْ لَنَا
کُلَّ بَحْرٍ ھُوَ لَکَ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْیَا
وَبَحْرَ الْاٰخِرَۃِ وَسَخِّرْ لَنَا کُلَّ شَیْءٍ یَا مَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ
کٓھٰیٰعٓصٓ انْصُرْنَا[۱] فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ۝
وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ۝ وَارْحَمْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ۝
وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ وَاھْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ ۝

لہ از انگشت شہادت سوئے آسمان سہ بار اشارہ کند ۱۲ سلہ مراد بجانب ناظر گزراندہ ۱۲۔

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا

مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ

فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَآ أُمُوْرَنَا

مرادات بخاطر آرد

مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَأَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا

وَكُنْ لَّنَا صَاحِبًا فِي سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِي أَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ

مشت بسته بر زمین بکشاید

أَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ

إِلَيْنَا وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝

يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ أُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ

غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا

فِيْٓ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلٰلًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ

بَيْنِ أَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ

ظُلْمًا طٰسٓ طٰسٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ

لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ حٰمٓ حٰمٓ الْأَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

سه از انگشتان پشت دست راست بر زمین ضرب دهد ۱۲ سه راست چپ پیش پس زیر بالا هفتم بر دست فت

زده بر جسم یا لد ۱۲

حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ
شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ بَابُنَا
تَبَارَکَ حِیْطَانُنَا یٰسٓ سَقْفُنَا کٓہٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا
فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَیْنَا
وَعَیْنُ اللّٰہِ نَاظِرَۃٌ اِلَیْنَا بِحَوْلِ اللّٰہِ لَا یَقْدِرُ اَحَدٌ عَلَیْنَا ۔ بار وَاللّٰہُ
مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ ۝ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ فَاللّٰہُ خَیْرٌ
حٰفِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ
یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۳ بار حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ ۷ بار بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ
وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۳ بار وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۳ بار سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ
عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ
خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۳ بار

یہ اصل دعا حزب البحر ہے جو حضرت سیدی ابو الحسن شاذلی قدس سرہ کو روحانیت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے القا ہوئی اور قبولیت اسکی اس درجہ پہونچی کہ ہر خانوادہ کے بزرگون نے اسے اپنے وظائف مین داخل کیا متاخرین نے اسمین اعتصام وغیرہ ملحق کیے اشارات بھی اضافہ ہوے، زکوۃ ونصاب کے طریقے

بھی پیدا ہوئے مگر اصل دعا اسیقدر رہی مین نے قرآن وحدیث سے اسکی تخریج کی تو بجز دو دعا کے سب کا پتا لگا بعدہٗ سیدی ابو الحسن شاذلی قدس سرہٗ کو توقیفی بمثل دعاے ماثور ہے اور وہ بھی بلا واسطہ۔

بندہ بھی چوبیس برس سے اس حزب متبرک کا عامل ہے۔ زکوتین بھی اوسکین سادہ وخالص ومع ملحقات ہرطرح سے پڑھا کیا اور پڑھتا ہون۔ پہلی اجازت میری جناب مرحوم مولوی حکیم سید حفاظت حسین صاحب پھلواروی سے ہے اور انکو حضرت شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی قدس سرہ سے اور پھر مجھے حضرت مخدومی حاجی امداد اللہ قدس سرہ سے شرف اجازت ہے اور اون کو مصنف کے خاندان سے اور دیگر بزرگان ہند وعرب سے بھی اجازت مجھے حاصل ہے ؎

بیک جرعہ مرا مستانہ کردند	خوشم چون رندا این میخانہ کردند
مے عشقیکہ در پیمانۂ اوست	دو صد خمخانہ در میخانۂ اوست
دلم از عشق او پر نور بادا	خیال غیر ازو دور بادا
براے درد دلہا ہیچ درمان	ندانم جز ثناے فضل رحمان
سخن از لیلی وعذرا ندانم	کہ جز ذکر حبیب خود ندانم
اگر گویم ز لعل یار گویم	حدیثے زان شکر گفتار گویم

کتبہٗ خادم الفقرا محمد سلیمان القادری الچشتی

استفادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفادہ واضح ہو کہ یہ عبارت حضرت استاذی مولانا مولوی سید عبدالحی صاحب نے لکھکر راقم کو مرحمت فرمائی منقول ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم مجکو حضرت مولانا علیہ الرحمہ کی خدمت مین حاضر ہونے کا بچپن ہی سے اشتیاق تھا مگر یہ خیال تھا کہ بعد فراغت تحصیل علم کے حاضر ہو کر استفادہ کرونگا۔ دفعتًہ لکھنو مین جناب ممدوح کی خبر وفات مشہور ہوئی اُسوقت اپنی محرومی پر جسقدر تاسف ہوا بیان نہین ہوسکتا۔ اسکے بعد معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط ہے۔ اسکو سنتے ہی مین نے مرادآباد کا عزم کر دیا وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ اشتداد علالت کی وجہ سے آپ صاحب فراش ہین شب کو حاضری کا موقع نہین ملا دوسرے دن صبح کو حاضر ہوا۔ آپ پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے اور مریدین و مسترشدین کا مجمع تھا اُنہین مولوی سید ظہور الاسلام صاحب بھی تھے میرے پہونچتے ہی اُنھون نے تقریب کی اور کہا کہ یہ مولانا سید عبدالسلام صاحب کے بھانجے ہین حضرت نے میری طرف دونون ہاتھ بڑہائے مین نے دست مبارک مین اپنا ہاتھ دیدیا۔ اُسوقت آپ پر کیفیت طاری تھی۔ آپ نے اُس حالت مین جو فرمایا وہ اچھی طور پر سمجھ مین نہین آیا۔ مگر یہ معلوم ہوا کہ آپ فرماتے ہین کہ دعا درود نماز سے سب کچھ مل جاتا ہے۔ اسی حالت مین چند

اشعار پڑھے اُنمین سے ایک شعر یہ تھا ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود | گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

تھوڑی دیر تک یہ کیفیت رہی اُس کے بعد آپ نے ہاتھ چھوڑ دیا اور مین کچھ دیر وہان رہکر باہر آگیا۔

دوسری بار جب آستانہ بوسی کا اتفاق ہوا تو میرے ایک عزیز بھی میرے ہمراہ تھے۔ہم دونون لکھنؤ مین طالب العلمی کرتے تھے۔ایک دن بیٹھے بیٹھے شوق پیدا ہوا اور اُنھون نے مرید ہونے کی تمنا ظاہر کی اس ارادے سے ہم دونون شب کو روانہ ہوئے لکھنؤ کے اسٹیشن پر پہونچکر معلوم ہوا کہ گاڑی کی روانگی مین دیر ہے۔ہم دونون سو رہے۔اور ایسے سوے کہ گاڑی آئی اور روانہ ہو گئی۔۳ بجے شب کو معلوم ہوا کہ گاڑی روانہ ہو گئی، مگر ایک دوسری ٹرین روانہ ہونے والی ہی۔جو چھوٹے کے اسٹیشن پر نہین ٹھہرتی منگولے مین ٹھہرے گی۔پہلے کچھ پس وپیش ہوا۔پھر شوق اور جذب نے اجازت نہین دی کہ ایک دن اور ٹھہرا جائے منگولے کا ٹکٹ لیکر روانہ ہو گئے۔وہان پہونچکر صبح کی نماز پڑھی، اور دریافت کیا کہ کوئی سواری ملتی ہی یا نہین۔معلوم ہوا کہ نہ سواری ملتی ہی نہ مراد آباد جانے کا یہ راستہ ہی۔بہت پرس وجو کے بعد معلوم ہوا کہ مراد آباد یہان سے ۱۰-۱۰ کوس ہی یہان سے گنج، اور گنج سے ملانوان، وہان سے مراد آباد جا سکتے ہین اتنا معلوم ہوتے ہی ہم دونون کمرہمت باندھکر روانہ ہو گئے۔اس سے پہلے مجکو دو میل بھی پیادہ پا چلنے کا اتفاق نہین ہوا تھا۔مگر خدا جانے کیسا شوق اور کس قسم کا

جذب تھا کہ جب ہم ملانوان پہونچے اور تھانے کے سامنے سے گذرے تو اُس وقت دو بج رہے تھے۔

اثنائے راہ مین ایک مقام پر ظہر کی نماز ادا کی، مین نے قبل نماز کے پانی سے استنجا کیا۔ کلوخ لینے کی نوبت نہین آئی اسپر میرے ساتھی نے مجکو ملامت کی اور کہا کہ مین مولانا سے تمھاری شکایت کرونگا۔ اثنائے راہ مین مجکو خیال پیدا ہوا کہ مین حضرت سے حدیث کی سند لونگا۔ پھر شوق ہوا کہ حصن حصین کے اجازت خصوصیت کے ساتھ حضرت سے حاصل ہو۔ مجھسے ایک شخص نے بیان کیا تھا کہ حصن حصین کی اجازت حضرت کو اعلیحضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ سے ملی ہو مگر اس خیال سے کہ حضرت کا مزاج مبارک نہایت نازک تھا میرے دل مین پس وپیش ہو رہا تھا کہ کیونکر اسکا موقع حاصل کیا جائے عصر کا اول وقت تھا جب ہم دونون مرادآباد پہونچے۔ شہر کے باہر ایک پختہ کنوان تھا اُسکی جگت پر عصر کی نماز ادا کی اُسکے بعد شہر مین داخل ہوئے۔

مسجد مین پہونچتے ہی خادم نے آکر کہا کہ حضرت بلاتے ہین میرے رفیق آگے اور مین اُنکے پیچھے چلا۔ حضرت حجرے کے سائبان مین چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے معادت کے مواقف آپ نے فرمایا کہ کون ہی؟ یہ کون ہی؟ اُنھون نے اسکا جواب دیا مگر آپ مکرر سکرر یہی سوال فرماتے رہے۔ پھر پوچھا کہ یہ کون ہین کہان سے آتے ہین میرے رفیق نے کہا کہ لکھنؤ سے فرمایا کہان کے رہنے والے ہین اُنھون نے کہا کہ رائے بریلی کے آپ نے ڈانٹا اور فرمایا کہ کبھی لکھنؤ کہتے ہو اور کبھی رائے بریلی مین نے عرض کیا کہ مین رائے بریلی کا

رہنے والا ہون، لکھنؤ مین تحصیل علم کے لیے ٹھہرا ہون اور وہین سے آرہا ہون فرمایا کہ
رائے بریلی مین کہان رہتے ہو مین نے عرض کیا کہ تکیہ شاہ علم اللہؒ مین یہ سن کر آپنے
عجیب انداز سے کروٹ بدل کر فرمایا کہ وہ تو بڑے بزرگ تھے فرمایا کہ بیٹھو ہم دونون
بیٹھ گئے پھر مجھ سے پوچھا کہ کیا پڑھتے ہو اور کس سے پڑھتے ہو مین نے عرض کیا کہ مین
ہدایہ پڑھتا ہون اور حیاب مولوی محمد نعیم صاحب سے پڑھتا ہون۔ فرمایا کہ اب فرنگی محل
مین وہی اکیلے رہ گئے ہین فرمایا کہ جب ہم لکھنؤ مین تھے تو اُسوقت فرنگی محل مین اچھے
اچھے لوگ تھے اور وہ سب ہماری بہت خاطر کیا کرتے تھے۔ اسکے بعد آپ نے مفتی ظہور اللہ
صاحب و مفتی نعمت اللہ صاحب و مولوی نور الحق صاحب و مولوی ولی اللہ صاحب
وغیرہ کا ذکر فرمایا اور کہا کہ اللہ برتر اُنکی قبرون کو ٹھنڈا کرے۔

مینے عرض کیا کہ حضرت یہ بیعت کرنا چاہتے ہین آپ نے دست مبارک پھیلا کر
میرا ہاتھ پکڑ لیا اور معمولی الفاظ بیعت کے ادا فرمائے اور ارشاد کیا کہ ہر روز سو بار اسم
ذات کا ذکر کر لیا کرو آنکھ اور زبان بند کر کے دل کی زبان سے ذکر کرو ایک سو بار
قل ہو اللہ پڑھ لیا کرو اور سورۂ یٰسین بعد نماز صبح اور سورۂ واقعہ بعد مغرب پڑھ لیا کرو
مین نے عرض کیا کہ حضرت یہ بیعت کرنا چاہتے ہین اسپر آپ کے چہرۂ مبارک پر کسی قدر
آثار تکدر ظاہر ہوئے پھر آپ نے ہاتھ بڑھایا اور اُن کو سلسلے مین داخل فرمایا۔

مین نے عرض کیا کہ مجکو اس بات کی تمنا ہے کہ حدیث کی سند آپ سے حاصل ہو
آپنے از راہ کرم میری التماس قبول فرمائی اور مجکو اجازت دی اور فرمایا کہ مین تمکو حصن حصین

کی بھی اجازت دیتا ہوں اسکے پڑھنے سے سات سو (یا اسکے قریب قریب کوئی تعداد آپ نے فرمائی) آدمی اولیاء اللہ ہو گئے ہیں۔

اس کے بعد فرمایا کہاں رہو گے۔ مسجد میں یا مقبرے میں۔ میں نے عرض کیا جہاں حکم ہو مگر میرے ساتھی نے کہا کہ مسجد میں پڑ رہیں گے۔ یہ سنکر مکدر ہوئے اور فرمایا کہ ہمنے مقبرے میں جگہ صاف کرادی ہے اور کلوخ استنجا رکھوا دیے ہیں وہاں آرام ہوگا۔ پھر میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ علم کی غرض عمل ہے اگر عمل نہوا تو علم حاصل کرنا بیکار ہے اولیاء اللہ جتنا پڑھتے تھے اُسپر عمل کرتے تھے۔" فرمایا کہ شاہ مینا شرح وقایہ پڑھتے تھے جب کتاب الزکوٰۃ تک پہونچے چھوڑ دیا اُستاد نے سمجھایا تو کہا کہ علم کی غرض عمل ہے صوم و صلوٰۃ مجھپر فرض ہے اُسکا علم حاصل کرنا ضروری تھا زکوٰۃ مجھپر فرض نہیں جب کبھی فرض ہوگی تو اُسکے مسائل بھی سیکھ لونگا۔ اسوقت اسکا پڑھنا وقت کو ضائع کرنا ہے"

یہاں تک پہونچکر آپ پر کیفیت طاری ہو گئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے اشعار پڑھنا شروع کیا اُنمیں ایک شعر یہ بھی تھا ؎

سرمہ در چشم بینائی چون سنان تیر باد	گر زبانی زندگی خواہد سنائی بے سخن

یہ بھی شعر آپ نے پڑھا تھا ؎

مجرا دیوں تو کر کر اس رہ دیوں نہ جائے	جن نینن میں پیو بسیں دوجے کون سمائے

وہاں سے اُٹھکر ہم لوگ مسجد میں آئے حیرت یہ ہے کہ تکان سفر سے کچھ بھی باندگی نہ تھی اُس شب کو جسقدر نوافل میں نے پڑھیں اور جس شوق و ذوق سے پڑھیں کبھی

نہ پڑھی تھین۔ صبح کو جب رخصت ہونے کو گئے تو میرے ساتھی کو رخصت فرمادیا مین جب آداب بجالا یا تو فرمایا کہ ٹھہرو مین مسجد جا کر ٹھہر گیا۔ چاشت کے بعد آپ مسجد تشریف لائے اور بیچ کے در مین بیٹھ گئے۔

حضرت احمد میان صاحب و مولوی عبدالکریم صاحب و حکیم عظمت حسین صاحب وغیرہ بخاری شریف لیکر حاضر ہوئے۔ مین بھی حلقۂ درس مین شریک ہوگیا آپ نے چھبیسوین پارے کے دو یا تین ورق پڑھے باوجود کبرسنی کے چشمے کی مدد کی آپ کو حاجت نہین ہوئی شنجرف کی روشنائی اور کلاک کا قلم رکھا ہوا تھا اُس سے تصحیح فرماتے جاتے تھے۔ جو لطف آپ کے پڑھنے مین تھا وہ قابل دید تھا نہ شنید۔ دوسرون پر انوار باطنی کا اُسوقت انعکاس ہو رہا تھا اور سب پر ایک کیفیت طاری تھی بعد ظہر کے آپ پھر برآمد ہوے اور دو ورق سے زیادہ آپ نے پڑھے اور بعد عصر کے پھر آپ برآمد ہوے اور کئی ورق آپ نے پڑھے اُس روز آپ نے بہیئت مجموعی ڈیڑھ پارہ پڑھا لوگون سے معلوم ہوا کہ آج آپ نے غیر معمولی طور پر درس دیا ہے ورنہ معمول ایک یا دو بار تھا۔ مین اسکو اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہون تیسری بار جب مین حاضر ہوا تو عصر کا وقت تھا آپ صحن سے باہر حجرے کے محاذی تشریف رکھتے تھے نہایت لطف و محبت سے آپ نے شرف پذیرائی عطا فرمایا اور دیر تک اپنے حالات بیان فرماتے رہے اسی گفتگو مین آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

دل ڈھونڈھنا سینے مین مرے لو عجبی ہے | اک ڈھیر ہی یان راکھ کا اور آگ دبی ہے

سلسلۂ کلام کے ختم ہونے کے بعد مین نے عرض کیا کہ مجکو حدیث مسلسل سنائیے آپ بہت محظوظ ہوئے اور فرمایا کہ مین نے اپنے کانون سے شاہ عبد العزیز رح کی زبان سے سُنا ہی پھر آپ نے تبسم فرمایا ایک بار دست مبارک کو مٹی پر مار مُنہہ پر پھیرا اور پہونچون تک ہاتھ مین مل لیا اُسکے بعد آپ نے یہ حدیث پڑھی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الراحمون یرحمہم الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

پھر آپ نے فرمایا کہ مین تمکو حدیث مسلسل بالمحبۃ کی بھی اجازت دیتا ہون اس حدیث کو مین نے شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ کی زبان سے سُنا ہے

یا معاذ انی احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک

انتہی لفظہ راقم کو بھی ان دونون حدیث مسلسل بالاولیۃ ومسلسل بالمحبۃ کی اجازت حضرت مولانا عبد الحی صاحب سے حاصل ہوئی فالحمد للہ علی ذلک۔

سلاسل الاولیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوۃ وضح باد کہ این تذکرہ است مختصر از سلاسل اولیا کہ فقیر راقم نور الحسن کان اللہ لہ از کتب مستندہ درین اوراق فراہم آوردہ تا از جامعیت حضرات نشانی بر صفحۂ روزگار باند مخفی مباد کہ سلسلۂ خاندان نقشبندیہ و

قادریہ سابقاً ضمن رسائل ذکر نمودہ ایم الحال سلسلۂ سہروردیہ وچشتیہ مرقوم می شود۔

باید دانست کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ وحضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان قدس سرہ جامع تر درین طریقہ بودہ اند بیشتر طریق اولیاء اللہ را پس حضرت مجدد را در طریقہ سہروردیہ وچشتیہ اجازت از والد ماجد ایشان حضرت مخدوم عبد الاحد رسیدہ وایشان را از حضرت شیخ رکن الدین وایشان را از حضرت عبد القدوس گنگوہی وایشان را از حضرت درویش بن قاسم اودہی وایشان را از حضرت سید بڈھن بہرائچی وایشان را از حضرت سید اجمل بہرائچی وایشان را از حضرت مخدوم جہانیان رحمۃ اللہ علیہم

وضح باد کہ حضرت مخدوم جہانیان را طریقہ سہروردیہ رسیدہ از حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح وایشان را از حضرت شیخ صدر الدین وایشان را از حضرت شیخ بہاء الدین زکریا وایشان را از حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ وایشان را از حضرت ابو النجیب سہروردی وایشان را از حضرت وجیہ الدین وایشان را از حضرت محمد بن عبد اللہ المعروف بعمویہ وایشان را از حضرت شیخ احمد اسود دینوری وایشان را از حضرت شیخ ممشاد دینوری وایشان را از حضرت جنید بغدادی وایشان را از حضرت سری سقطی وایشان را از حضرت معروف کرخی وایشان را از حضرت امام علی بن موسیٰ رضا وایشان را از حضرت امام موسیٰ کاظم وایشان را از حضرت امام جعفر صادقؓ وایشان را از حضرت امام باقر وایشان را از حضرت امام زین العابدین وایشان را از حضرت

امام حسین و ایشان را از حضرت علی کرم اللہ وجہہ و ایشان را از حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

اما طریقہ چشتیہ حضرت مخدوم جہانیان را رسیدہ از حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی و ایشان را از حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا و ایشان را از حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر و ایشان را از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و ایشان را از خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی و ایشان را از حضرت عثمان ہارونی و ایشان را از حضرت حاجی شریف زندنی و ایشان را از حضرت خواجہ مودود چشتی و ایشان را از حضرت خواجہ یوسف چشتی و ایشان را از حضرت محمد چشتی و ایشان را از حضرت ابو احمد چشتی و ایشان را از حضرت ابو اسحق شامی و ایشان را از حضرت علو دینوری و ایشان را از حضرت ہبیرہ بصری و ایشان را از حضرت حذیفہ مرعشی و ایشان را از حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم و ایشان را از حضرت فضیل عیاض و ایشان را از حضرت عبد الواحد بن زید و ایشان را از حضرت حسن بصری و ایشان را از حضرت علی کرم اللہ وجہہ و ایشان را از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اما شعب دیگر کہ حضرات ہر چہار خانوادۂ مذکورہ را انتسابی بآن ثابت است مذکور می کنیم۔

مخفی مباد کہ حضرت ابو علی فارمدی را انتسابی ست بحضرت ابو القاسم کرگانی و ایشان را بحضرت ابو عثمان مغربی و ایشان را بحضرت ابو علی کاتب و ایشان را بحضرت ابو علی رودباری و ایشان را بحضرت جنید الخ و حضرت ابو علی را انتسابی دیگر ست بحضرت ابو القاسم قشیری و ایشان را بحضرت ابو علی دقاق و ایشان را و ایشان را بحضرت ابو القاسم نصر آبادی

وایشان را بحضرت ابوعلی رودباری الخ و اعتقاد در یہ حضرت مجدد را انتسابی است بوالد ماجد ایشان شیخ عبد الاحد و ایشان را بحضرت شاہ کمال کیتھلی الخ وحضرت غوث اعظم قدس سرہ را انتساب است بحضرت شیخ ابوسعید مبارک بن علی المخزمی و ایشان را بشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن یوسف القرشی الهنکاری و ایشان را بشیخ ابوالفرح الطرسوسی و ایشان را بشیخ ابوالفضل عبد الواحد بن عبد العزیز التیمی و ایشان را بشیخ ابی بکر الشبلی ایشان را بحضرت جنید الخ

باید دانست کہ حضرت معروف کرخی را انتسابے است بحضرت داؤد طائی و ایشان را بحضرت حبیب عجمی و ایشان را بحضرت حسن بصری الخ وحضرت ابوالنجیب سہروردی را انتسابی است بحضرت شیخ احمد غزالی و ایشان را بحضرت ابوبکر نساج و ایشان را بحضرت ابوالقاسم کرگانی الخ ف حضرت مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی در حاشیۂ رسالۂ شجرۃ السعادۃ وسلسلۃ الکرامۃ می فرمایند کہ خواجہ محمد بن عبد اللہ بن سعد سہروردی معروف بابن عمویہ بفتح العین و تشدید المیم المضمومۃ و سکون الواو و فتح الیاء کما قال ابن خلکان اما در مناقب الاصفیا آوردہ عمویہ بوزن علویہ و در فتاوی صوفیہ بتخفیف المیم و تسکین الیاء نوشتہ است و ہیچ یکے مرجح نیست انتہی مختصراً۔

واضح باد کہ حضرت سید اجمل را انتسابی است در طریقۂ نقشبندیہ بحضرت خواجہ عبد الحق و ایشان را بحضرت خواجہ عبید اللہ احرار الخ کذا فی ضیاء القلوب وحضرت شیخ عبد القدوس

را انتساب ست در طریقہ چشتیہ صابریہ بحضرت محمد عارف وایشان را بحضرت شیخ جلال الدین پانی پتی وایشان را بحضرت شیخ شمس الدین ترک وایشان را بحضرت شیخ علاء الدین احمد صابر وایشان را بحضرت گنج شکر الخ وحضرت عبد القدوس را انتسابی است بواسطہ چند مشائخ بحضرت سید گیسودراز خلیفہ حضرت چراغ دہلی علیہم الرحمۃ کذافی المعمولات وحضرت شیخ رکن الدین فرزند حضرت عبد القدوس را انتسابے است بحضرت ابراہیم ایرجی وایشان را بحضرت بہاء الدین قادری شطاری کذافی زبدۃ المقامات وغیر ذلک ودر معمولات مظہریہ انتساب حضرات بطرق دیگر کبرویہ ومداریہ وقلندریہ نیز نوشتہ اند واللہ اعلم۔

تتمہ سند خرقہ حضرت مخدوم جہانیان کہ جد اعلاے راقم السطور اند از کتاب خزانہ جلالی کہ نسخہ قدیم قلمی بنظر رسیدہ ملخصاً نقل می کنم خدمت سید السادات از پدر خود کبیر الدین سید احمد پوشید وایشان از پدر خود سید السادات جلال الدین حسین بخاری پوشیدند واو از شیخ کبیر مرشد بہاء الحق والدین زکریا پوشید واو از شیخ شہاب الدین سہروردی واو از عم خود ضیاء الدین ابی النجیب عبد القاہر سہروردی واو از عم خود شیخ وجیہ الدین ابی حفص عمر السہروردی وشیخ وجیہ الدین عمر را شیخ محمد عبد اللہ المعروف بعمویہ پدر او واخی فرخ زنجانی بشارکت یکدیگر خرقہ پوشانیدند اما شیخ محمد عبد اللہ از شیخ احمد اسود دنیوری پوشید واو از شیخ ممشاد دنیوری واو از شیخ جنید اما اخی فرخ زنجانی از ابی العباس نہاوندی واو از ابی عبد اللہ خفیف

و او از ابی محمد رویم و او از شیخ جنید الخ و ایضاً قال السید الشریف صحبت الشیخ محمد بن عبید الغیثی ولبست عنہ الخرقۃ وہو صحب والدہ شمس الدین عبید بن فاضل ونال منہ التربیۃ والخرقۃ وہو صحب اباہ ابا المکارم فاضل بن عبید الغیثی ولبس منہ الخرقۃ وہو صحب الشیخ قطب الیمن ابا الغیث بن جمیل واکتسی منہ الخرقۃ وہو صحب الشیخ شمس الدین علی بن الافلح لابسا منہ الخرقۃ وہو صحب الشیخ شمس الدین علیا الحداد ونال منہ الخرقۃ وہو صحب الشیخ محی الدین عبد القادر الخ و ایضاً خدمت سید السادات خرقۂ تبرک واجازت تا بدیگرے پوشانند از پدر خود سید السادات کبیر الدین احمد حسینی دارد و او از پدر خود سید جلال الدین بخاری پوشیدہ او خرقۂ ارادت از شیخ کبیر بہاء الدین زکریا دارد و خرقہ تبرک از پدر خود ابی المؤید علی و او از پدر خود جعفر و او از پدر خود محمد و او از پدر خود محمود و او از پدر خود احمد و او از پدر خود عبد اللہ و او از پدر خود علی اشقر و او از پدر خود جعفر و از پدر خود امام الہادی علی و او از پدر خود امام الجواد محمد و او از پدر خود امام الرضا علی و او از پدر خود امام کاظم موسی و او از پدر خود امام الصادق جعفر و از پدر خود امام باقر محمد و او از پدر خود امام السجاد علی و او از پدر خود امام حسین و او از پدر خود امیر المومنین علی و او از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط و در لطائف اشرفی آوردہ کہ جریان سلسلہ حضرت مخدوم جہانیان از دو خانوادہ است یکے از طرف حضرت شیخ رکن الدین و دوم از طرف شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی اگرچہ از ہمہ خاندان چاشنی یافتہ اند۔

مجموعۂ اوراد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

امابعد واضح ہو کہ یہ مجموعۂ اوراد مشتمل ہے بہت سے فوائد پر واسطے افادہ عام کے شائع کیا جاتا ہے راقم کو حضرت شاہ سلیمان صاحب پھلواروی مدظلہ نے سند محامد ثمانیہ کی تحریر فرمائی بلفظہ نقل کی جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ اما بعد فقد اجزت حبی وحبی السید الحنیف المولوی نور الحسن انار اللہ قلبہ بانوار العرفان بفضلہ الرحمانی بقراءۃ ھذہ المحامد الثمانیۃ بحق اجازتی عن الفاضل العلامۃ المحدث محمد صالح السناری السودانی وکانت تلک الاجازۃ فی الحرم المکی تجاہ الکعبۃ الشریفۃ وھو رحمہ اللہ کان مجازا عن شیخہ محمد السنوسی عن شیخہ صاحب ھذا الورد قطب زمانہ السید احمد ابن ادریس المغربی الشاذلی المحمدی رحمۃ اللہ علیھم وقد ست اسرارھم کتبہ خادم الفقراء محمد سلیمان القادری الچشتی ۵ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ

راقم کو جملہ اوراد شاذلیہ کی سند مکرمی شیخ احمد صاحب مکی سے ہے اور اُن کو فرزند حضرت شیخ احمد ادریس اور خادم حضرت شیخ سے حاصل ہوئی

منها حزب النصر بسم الله الرحمن الرحيم اللهم بسطوة جبروت قهرك
وبسرعة اغاثة نصرك وبغيرتك لانتهاك حرماتك وبحمايتك لمن احتمى
بآياتك نسألك يا الله يا سميع يا قريب يا مجيب يا سريع يا منتقم يا شديد
البطش يا جبار يا قهار يا من لا يعجزه قهر الجبابرة ولا يعظم عليه هلاك
المتمردة من الملوك والاكاسرة ان تجعل كيد من كادني في نحره ومكر
من مكربي عائدا عليه وحفرة من حفرلي واقعا فيها ومن نصب لي شبكة الخداع
اجعله يا سيدي مساقا اليها ومصادا فيها واسيرا لديها اللهم بحق
كهيعص اكفنا هم العدا ولقهم الردا واجعلهم لكل حبيب فدا وسلط عليهم
عاجل النقمة في اليوم والغدا اللهم بدد شملهم اللهم فرق جمعهم اللهم
اقلل عددهم اللهم اجعل الدائرة عليهم اللهم اوصل العذاب اليهم
اللهم اخرجهم عن دائرة الحلم واسلبهم مدد الامهال وغل ايديهم واربط على
قلوبهم ولا تبلغهم الآمال اللهم مزقهم كل ممزق مزقته لاعدائك انتصارا لانبيائك
ورسلك واوليائك اللهم انتصر لنا انتصارك لاحبابك على اعدائك ثلاثا
اللهم لا تمكن الاعداء فينا ولا تسلطهم علينا بذنوبنا ثلاثا حم حم حم حم
حم حم حم حم الامر وجاء النصر فعلينا لا ينصرون حمعسق حمايتنا مما
نخاف اللهم قنا شر الاسواء ولا تجعلنا محلا للبلوى اللهم اعطنا امل
الرجاء وفوق الامل يا هو يا هو يا من بفضله لفضله نسألك العجل العجل

الٰہنا الا اجابۃ الاجابۃ یامن اجاب نوحاً فی قومہ ویامن نصر ابراھیم
علی اعدائہ ویامن رد یوسف علی یعقوب یامن کشف ضر ایوب یامن
اجاب دعوۃ زکریا یامن قبل تسبیح یونس بن متی نسألک باسرار ھذہ الدعوات
ان تتقبل ما بہ دعوناک وان تعطنا ما سألناک انجز لنا وعدک الذی وعدتہ
لعبادک المؤمنین لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین انقطعت اٰمالنا
وعزتک الا منک وخابت رجاؤنا وحقک الا فیک ان ابطأت غارۃ الارحام
وابتعدت فاقرب الشئ منا غارۃ اللہ یا غارۃ اللہ جدی السیر مسرعۃ فی حل عقدتنا
یا غارۃ اللہ عدت العادون وجاروا ورجونا اللہ مجیرا وکفی باللہ ولیا وکفی باللہ
نصیرا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم استجب لنا آمین فقطع
دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

ف شیخ محمد احسن صاحب نے ورد سورہ لایلاف ایک سو ایک مرتبہ
اول و آخر درود ۷ یا ۱۱ مرتبہ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب سے نقل کیا اور حضرت
مولانا کو حضرت قبلہؒ نے فرمایا تھا

حضرت قاضی حبیب حسن صاحب بدایونی علیہ الرحمہ عالم بے ریا اور
صوفی باصفا تھے راقم نے حصن حصین اول سے آخر تک آپ کو سنائی اور آپنے
حصن حصین بتمامہ حضرت قبلہؒ کو سنائی تھی۔

حضرت منشی فیروز الدین احمد صاحب کو حضرت قبلہ نے ایکبار یوں تحریر

فرمایا کہ قصیدہ بردہ خوانند لہذا چند اشعار اُسکے مرقوم ہوتے ہین۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ	سواک عند حلول الحادث العمم
ولن یضیق رسول اللہ جاھک بی	اذا الکریم تجلی باسم منتقم
فان من جودک الدنیا وضرتھا	ومن علومک علم اللوح والقلم
یا نفس لا تقنطی من زلۃ عظمت	ان الکبائر فی الغفران کا للمم
لعل رحمۃ ربی حین یقسمھا	تاتی علی حسب العصیان فی القسم
یا رب اجعل رجائی غیر منعکس	لدیک واجعل حسابی غیر منخرم
والطف بعبدک فی الدارین ان لہ	صبرا متی تدعہ الاھوال ینھزم
وآذن لسحب صلوۃ منک دائمۃ	علی النبی بمنھل ومنسجم
ما رنحت عذبات البان ریح صبا	واطرب العیس حادی العیس بالنغم

حضرت مولانا مولوی سید عبد الحی صاحب رائے بریلوی سے راقم کو اجازت بیاض محمدی کی ہے عن الشیخ رحم آلھی المنگلوری عن مولفہ الشیخ محمد التھانوی رحمہ اللہ۔

راقم الحروف کو جملہ اوراد شاذلیہ حضرت خواجہ محی الدین حسین صاحب سے حاصل ہوئی عن الشاہ نذر الرحمن العظیم آبادی عن الشیخ محمد عن ابیہ الشیخ احمد بن ادریس اور یہ جملہ اوراد المفاخر العلیہ فی مآثر الشاذلیہ مین مذکور ہین جو اُس خاندان کی کتاب معتبر ہے۔

ضمیمۂ رسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست رسائل مولفہ راقم کے جو سابقا مطبوع ہو چکے ہین۔ (۱) "الرحمۃ المہداہ الی من یرید زیادۃ العلم علی احادیث المشکوٰۃ" احادیث فصل رابع مشکوٰۃ جسکا اضافہ شیخ معین الدین جنید واعظؒ نے کیا ہو اُن احادیث کی یہ کتاب جامع ہو۔ اسکے بعض مقامات پر ہماری شیخ الحدیث شیخ حسین صاحب محدث رحمہ اللہ کے حواشی مرقوم ہین (۲) "سلطان الاذکار من احادیث سید الابرارؐ" تلخیص کتاب "عمل الیوم واللیلۃ" ابن السنی رحمہ اللہ کی ہو (۳) "انوار المشارق" مشارق الانوار کی احادیث متفق علیہ پر مشتمل ہو جو بعد کلام اللہ کے اصح الاحادیث ہین۔ (۴) "مناقب الخلفا" تاریخ الخلفا امام سیوطی رحمہ اللہ سے مناقب حضرت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا التقاط ہو (۵) "صلائے عام" اُن فوائد متعلقہ احادیث پر مشتمل ہو جو حضرت قبلہؒ نے بعد ترجمہ احادیث کے تحریر فرمائی تھی (۶) "طریقہ تلاوت" ایک رسالہ قرات کا ہو۔ حضرت قبلہ کے دستخط خاص کا ہو اگرچہ اس کا علم نہین کہ آپ کی تالیف سے ہے یا حضرت نقل فرمایا تھا۔ بہر حال چونکہ مفید عام تھا اُسکا یہ نام رکھکر شائع کیا گیا۔ (۷) "ازہار محمدیہ" بعض عبارات مفیدہ علم الکتاب پر مشتمل ہے جس سے اُن حضرات کی راہ وروش معلوم ہوتی ہو اور حاصل جملہ طرق وہی نسبت مع اللہ ہو۔ از انجملہ عالم خیال کلام

فارسی کا راقم کی انتخاب ہی اور واردات دل کلام اُردو کا۔

روضتہ القیومیت مین عبادات وعادات حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیرؒ
مین تحریر فرماتے ہین۔ بست وپنجبار استغفار صبح وشام ورد داشتند وصحاب
را نیز امر کردہ بودند بخواندن آن۔ "استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم
الحی القیوم الذی لا یموت واتوب الیہ رب اغفرلی" درخواص این استغفار سیفرمودند
ہر کہ این را بخواند باید کہ برا و در خانہ او و در شہر او ہیچ آفتی نیاید۔

سابقا یہ دو جواب استفتار تعزیہ کے بعض رسائل مین درج تھے ایک
یہ عبارت حضرت قبلہؒ کی کہ درین باب گفتگو نباید کرد مقام ادب است۔ دوسری
عبارت ارباب مونگیر کے استفتا کے جواب مین کہ ماامور مذکورہ را قائل نیم ہر چہ
خلاف سنت است بدعت است اس باب مین مکتوب حضرت مولانا محمد علی صاحب
دامت برکاتہ کا۔ مکرمی عبدالوارث خان صاحب نے رسالۂ افادات محمدیہ کے آخر
مین نقل کیا ہی فافہم۔

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت سید موسی جنگی دوست و سید
ابوصالح مین اختلاف ہی بعض کے نزدیک یہ دو نام ہین اور بعض کے نزدیک یہ
نام اور لقب ایک ہی بزرگ کا ہی واللہ اعلم۔

حضرت قطب الدین بینا دلؒ کو طریقہ فردوسیہ مین بھی ایک انتساب ہے

حضرت شیخ حسین نوشۂ توحید بلخیؒ سے، اور انکو حضرت مخدوم امام مظفر بلخیؒ سے اور انکو
حضرت شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ بہاریؒ سے اور ان کو حضرت خواجہ نجیب الدینؒ سے
اور اُن کو حضرت خواجہ رکن الدین فردوسیؒ سے اور ان کو حضرت خواجہ بدرالدین سمرقندیؒ
سے اور اُن کو حضرت خواجہ سیف الدین باخرزیؒ سے اور ان کو حضرت نجم الدین کبریٰؒ
سے مکرمی شاہ مولوی حسن میاں نے تذکرۂ حضرت ابوالنجیب سہروردیؒ مین یہ
سلسلہ نقل کیا ہے۔

حدیث مین رویای صالحہ و حسن خلق کو اجزائے نبوت سے فرمایا ہی اور
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ایک روایت ہی تو کمالات نبوت جو مصطلح خاص حضرات
مجددیہ ہی یہ احادیث اُسکی سند ہین۔

"فقر و فنا" منجملہ مصطلحات صوفیہ کے ہی، فقر سے مراد افلاس نہین بلکہ
ایک مرتبہ ہی مراتب سلوک سے چنانچہ حضرت میر درد فرماتے ہین ؎

زنہار ادھر کھولیو مت چشم حقارت | یہ فقر کی دولت ہی کچھ افلاس نہین ہی

"ہیئت وحدانی" عبارت ہی مجموعۂ لطائف عشرہ عالم امر و عالم خلق سے۔

حضرت پیر و مرشد نے شجرۂ قادریہ راقم کو عنایت فرمایا اُس کے آخر مین
بعض معمولات آپ کے درج ہین لہذا مرقوم ہوتے ہین جسوقت آنکھ سوتے سے
کھلجاسے تو جب کروٹ لے تو دس بار بسم اللہ اور دس بار سبحان اللہ اور
دس بار امنت باللہ و کفرت بالطاغوت"

بعد نماز مغرب اور بعد نماز فجر دس بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملك وله الحمد بيده الخير وهو على كل شئ قدير"

برائے فتوح وکشائش رزق بسیار مجرب است بعد نماز فجر ایک سو ایکبار لا اله الا الله الملك الحق المبين"

ارباب سلوک، وصاحبان ذکر وشغل، چونکہ باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہین لہذا بہت سے حقائق ومعارف ونکات ولطائف اُن پر بحسب استعداد کھلتی ہین جیسا کہ عبارات واشارات صوفیہ سے واضح ولائح ہی، باوجود اسکے ظاہر کا انکار اُنسے ثابت نہین۔ مثلاً "حقیقت صلوٰۃ" ایک مقام ہی لیکن اس سے ظاہر نماز کا بطلان مراد نہین بالجملہ جسطرح کہ ہر ایک صورت کے کوئی معنی ہین ایسا ہی ہر ایک معنی کیلئے کوئی صورت ہی، برخلاف اسکے ارباب ہوا وہوس جو اپنی معانی مخترعہ سے انکار ظاہر نصوص کا کرتے ہین، اور عبارات واشارات مشائخ کو اپنی سند قرار دیتے ہین،

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

حضرت شاہ الٰہی بخش صاحب فرخ آبادی نے ۲- ربیع الاول ۱۳۰۳ھ مین انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ۔

منجملہ اُن تالیفات کے جو ارادتمندان حضرت قبلہ رضؓ نے آپ کے حالات وملفوظات مین لکھی ہین۔ یہ رسائل سابقاً طبع ہو چکی ہین۔ جذبات رحمانی مولفہ مولانا عبد الغفور صاحب بنارسی انوار العیون مولفہ حضرت مولانا حسام الدین احمد صاحب اِس

کتاب مین بعد ذکر پیران طریقت کے تذکرہ حضرت قبلہؒ کا تحریر فرمایا ہی عرفان رحمانی مولفہ حضرت حاجی عبد الستار صاحب ارشادات فضلیہ و اسرار رحمانی ہر دو رسالہ حضرت خواجہ محی الدین حسین صاحب اخبار الاتقیا مولفہ مکرمی مولوی عبد الوارث خان صاحب اس کتاب مین بعد تذکرہ مشائخ کے بعض حالات و ملفوظات حضرت قبلہؒ کے تحریر کیے ہین۔

حضرت مولانا عبد الحی صاحب رائے بریلوی کو حضرت قبلہؒ نے فرمایا حزب البحر ہر روز ایکبار پڑھا کرو اور کوئی شرائط نہین فرمائے ایسا ہی حضرت مولانا محمد علی صاحب نے راقم کو فرمایا اور شرائط دعوت وغیرہ کہ عبارات قدیم ارباب سند سے منقول ہین طریقہ مین ہمارے حضرات کے وہ سب کچھ ضرور نہین۔

شجرۂ خاندان سہروردیہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم	الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت حضرت امام حسین رضؓ	الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت امام محمد باقر رضؓ	الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم رضؓ	الٰہی بحرمت حضرت امام علی بن موسیٰ رضا رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت معروف کرخی رحؒ	الٰہی بحرمت حضرت سری سقطی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رضؓ	الٰہی بحرمت حضرت ابو علی رودباری رحؒ

الٰہی بحرمت حضرت ابو علی کاتب رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت ابو القاسم کرگانی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت احمد غزالی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ صدر الدین رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت سید بڈھن بہرائچی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الاحد رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت ہادی عالم شاہ محمد آفاق رضؓ

الٰہی بحرمت حضرت ابو عثمان مغربی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت ابو بکر نساج رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت بہاء الدین زکریا رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت سید اجمل بہرائچی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت درویش بن قاسم اودھی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضؓ
الٰہی بحرمت حضرت قطب الاقطاب دوران مولانا فضل رحمٰن رضؓ

الٰہی بحرمت حضرت پیر و مرشد برحق حضرت احمد میاں مدظلہ

شجرۂ خاندان چشتیہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رضؓ

الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت حضرت عبد الواحد بن زید رضؓ

الٰہی بحرمت حضرت فضیل بن عیاض رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت حذیفہ مرعشی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت ہبیرہ بصری رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ علو دینوری رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت ابو اسحاق شامی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت ابو احمد چشتی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت محمد چشتی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت یوسف چشتی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت حاجی شریف زندنی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان معین الدین سنجری رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت سید اجمل بہرائچی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت سید بڈھن بہرائچی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ درویش بن قاسم اودھی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الاحد رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحؒ
الٰہی بحرمت حضرت ہادی اعظم شاہ محمد آفاق رحؒ
الٰہی بحرمت قطب الاقطاب دوران حضرت مولانا فضل رحمٰن رحؒ
الٰہی بحرمت پیر مرشد برحق حضرت محمد میاں مدظلہ

حاجات ما روا کن و از جملہ آفات محفوظ دار و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

قطعہ تاریخ تحریر فرمودۂ حضرت مولانا شاہ سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی مدظلہ

امیرِ نکتہ دان و فخرِ اقران — حبیب و مخلصم نورالحسن خان

ندانم از کجا این دل بیاورد — کہ چون مہرِ درخشان است تابان

دلے دارد کہ ریش است از محبت — مگر باشد دلے دردمندان

دلے کو جامع الاضداد باشد — گہے جوش و خروش و گہ خموشان

گہے برق و شرار و شعلۂ طور — گہے نورِ نگاہِ پاک بینان

گہے گوید دلم نورے ندارد — مگر خود شمعِ بزمِ اہلِ عرفان

گہے با این و آن کارے ندارد — گہے در وجد میگوید کہ یاران

نباشد درد ما را ہیچ درمان
مگر تیرِ نگاہِ **فضلِ رحمٰن**

امامے مقتدائے رہنمائے — شہِ اقلیمِ عرفان قطبِ دوران

فضلے اللہ علی نورے کہ از وے — دلِ اہلِ ولا شد نور افشان

ازان نور ہست این نورے کہ دارم — ازان نور ہست این نورالحسن خان

ازان نور است این تابانیٔ من — کہ ہستم شہرۂ آفاق دوران

چو جوئی از کراماتش بمن بین ‌ ‌ ‌ که موری بودم و هستم سلیمان
منم یک قطره زان بحر محبت ‌ ‌ ‌ که موج بیکران دارم چو عمان
منم مستِ مے خمخانهٔ او ‌ ‌ ‌ خراب بادهٔ توحید و عرفان
ولے هوش و خرد دارم بجائے ‌ ‌ ‌ الا ذا الفضل من افضال رحمٰن
کسے در محو باشد من بصحوم ‌ ‌ ‌ که سالک را بود این فضل شایان
فطوبے للذین لهم شعور ‌ ‌ ‌ بذات الحق فی اطوار امکان
مپرس از من که چونی در غم او ‌ ‌ ‌ که این دردیست کاز نیست درمان
تنم تاب و توانائی ندارد ‌ ‌ ‌ دلم فرسوده شد از هجر جانان
ولو قلنا الی یوم القیامة ‌ ‌ ‌ نیاید قصهٔ دوری بپایان
الٰهی با که گویم با که سازم ‌ ‌ ‌ که دارد این دلم رازِ فراوان
مگر با قصهٔ محبوب سازم ‌ ‌ ‌ بهمانا آن مقالاتِ بزرگان
که از لعل لبش ملفوظ باشد ‌ ‌ ‌ باسناد صحیح شیخ ذی شان
بربط و ضبط الفاظ و معانی ‌ ‌ ‌ بتنقید و درایت تا بامکان
بایں تنقید ملفوظات اقدس ‌ ‌ ‌ نبوده جمع کردن کار آسان
بحمد الله مگر از فیض نواب ‌ ‌ ‌ امیر نکته پرور نور انسان
بهم شد جلد ملفوظ مقدس ‌ ‌ ‌ برائے عاشقانِ پاکبازان
روایاتِ صحیح و نقل محفوظ ‌ ‌ ‌ بود نور علے نور درخشان

بہر سطرے از دو نورے عجیب است   چہ نورے نور طور فضل رحمن

چہ طورے طور معراج محمد   کہ آنجا لن ترانی نیست شایان

قلم می بایدش از شجرۂ طور   کہ گفت انی انا از نور سبحان

مدادے بایدش از دیدۂ حور   سوادے بایدش از زلف خوبان

بجائے صفحۂ قرطاس باشد   قلوب عاشقان فضل رحمن

برائے سال طبعش طبع من گفت

ہمہ نور است از انوار رحمن
۱۳۳۱ھ

ز قلب نوریم ہر دم بر آید   جزاک اللہ اے نور الحسن خان

حباک اللہ فضلا بعد فضل   سقاک اللہ من کاسات عرفان

الٰہی نور را در دین و دنیا   بفضل خویشتن معمور گردان

بعز و جاہ و با مال و منالش   باہل و آل و اولاد عزیزان

ہمیشہ با دل مسرور باشد   کما قد کان فی روح و ریحان

تمام شد
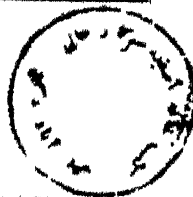
غلط نامہ مجموعۂ رسائل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۶	سمّے	سمیّ
″	۱۷	عرفانِ حقیقت	عرفان و حقیقت
۲	۱	ابو یعقوب	ابو یعقوبؒ
۳	۹	گویم	گوئیم
″	″	نکویم	نکوئیم
۴	۶	ازخود	اوخود
۲۶	۱۳	غواضی	غواصی
۳۸	۸	مقرر	مقرّ
۵۱	۱۷	کھب	کھب
۵۵	۵	حضورہی	حضوری
″	۸	ذبح کی	کی
۵۶	۹	قرآتن	قرآتین
۵۷	۶	بتو	بنو
۵۹	۱۱	فرماتے ہین	فرمایا
۶۲	۱۴	فرمایا	کیا
۷۶	۱۱	فائر	فائز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۱۱	کسی	کبھی
۸۰	۲	ہی	ہی کہ
۸۱	۹	کمال شاہ	شاہ کمال
۸۹	۱۴	ملّاء	ملاء
۹۰	۱۷	اذا	آذا
۹۱	۱۲	کلمۃ المھا	کلمتہ القاھا
۱۰۷	۱۰	اللہ	لِلّٰہِ
۱۰۹	۵	مشہور	مشہود
۱۱۲	۱	لکھا تھا	لکھا تا
۱۱۳	۱۱	قنوت	قنوت بھی
۱۱۹	۱	جمیع	جمع
"	۱۳-۱۴	ابتدای راوت سے کچھ احوال گذشتہ کلیان منظور ہوکہ،	×
۱۲۰	۱۶	تبرکا	×
۱۳۵	۴	الرُّوحُ	الرُّوحِ
"	۱۱	وَتْرُ	وِتْرُ
۱۳۸	۴	خدمات	جذبات
۱۴۰	۸	محبت کا	محبت کو
۱۴۳	۴	و	اور
۱۴۴	۱۰	حضرت	حضرت پیر و مرشد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۵	۵	مُحِبٍّ	مُحِبُّ
؍؍	۶	وَسِيْلَتِنَا	وَسِيْلَتُنَا
؍؍	؍؍	حِبِ	حِبُ
؍؍	۷	محبوبِ	محبوبُ
؍؍	؍؍	جدِّ	جدُّ
؍؍	۸	أبِي	ابُو
؍؍	؍؍	محمدِ ابنِ	محمدُ بنُ
؍؍	؍؍	نورٍ	نورٌ
۱۴۶	۱۵	صل علے	صل وسلم علی
۱۵۰	۹	افارتا	شرفنا
۱۵۱	۷	بقتد	تقتید
۱۵۲	۱۵	ماب باپ	ماباپ
۱۵۳	۱۰	وبعض	اوربعض
۱۵۴	۱۰	طولۂ نسبت	طولِ نسبت
؍؍	۱۷	محبوبیۂ صرفہ	محبوبیتِ صرفہ
۱۷۶	۷	عین عین	عین العین
؍؍	۱۱	كُلَّ	كُلِّ
؍؍	۱۲	بة	مہ
؍؍	۱۳	کنہ ذاتہ	کنہ ذاتك

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۷۷	۹	الا فق	افق
"	۱۰	مظهر	منظر
"	"	الالهيات	الالهية
"	"	المظهرية	ومظهر
"	۱۱	ينعث	نبعث
"	۱۴	الغايات	غاية الغايات
"	۱۵	لايطرق	لا يتطرق
"	"	الاختفاء	الاحصاء
"	۱۷	الجمالية	الجمالية فإن حقائق الذات
۱۷۸	۳	في الوادي	في حضرة الوادي
"	۷	على الذات	على سلطان حضرات الذات
"	۸	قلب روح	قطب رحى
"	"	كثير	كثيب
"	۹	الخبائية	الجنائية
"	۱۲	الدينيات	اللدنيات
"	"	البحار	بحار
"	۱۳	دقائق	حقائق
"	۱۶	الالهي	الالهي المطلق
"	"	بقران	لقرآن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۸	۱۶	کناب	کتاب مکنون
۱۷۹	۱	علیه	+
"	۸	الوجدانية	الواحدية
"	"	النعماً	العماً
"	۱۲	منك عليه	منك فيه عليه
"	۱۳	عدد	عدد الاعداد
۱۸۷	۵	التبيعة	التبعية
۱۹۲	۴	بائين	بائين
۱۹۸	۱۴	الفضائل	الفضائل الصورية والمعنوية
۱۹۹	۵	الاخلاق الاخلاق	الاخلاق
۲۰۰	۱	ابو	+
۲۰۲	۱۵	الصّدرِ	الصُّدُور
۲۰۴	۱۰	بَرَكَةً	بَرَكَةً
"	۱۶	ستطيعون	يستطيعون
۲۰۵	حاشیہ ۳	تامل	انامل
۲۰۷	۶	تقتضى	تقضى
"	۸	هِيًّا	هِيًا
۲۰۹	۱۱	ذالك	ذلك
"	۱۳	احفِظنِي	احفَظنِي

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۳	۱	آب جاہ	آب باران یا آب جاہ
″	۱۰	ایضا	ایضا بجہت
۲۱۵	۱۲	مرحوم	علیہ الرحمۃ
″	۱۴	حضرت	حضرت
۲۱۶	۶	حضرت	حضرت
″	۱۰	حضرت میان	حضرت میان
۲۱۸	۸	جب	جب
۲۲۰	۱۲	فی	فی
۲۲۴	۱۴	اقض	اقض
۲۲۵	۷	آعوذ	اعوذ
۲۲۶	حاشیہ	استاد عائی حضرت امام اعظم رض	×
۲۲۷	۹	عَلَی الْاِیْمَانِ	عَلَی الْاِیْمَانَ
۲۳۱	۱	المراۃ	المرۃ
″	″	منها	منها تعدل
″	۳	البهجهة	البهجة
″	۴	علی و اله	علی اله
″	۶	صل	صل علی
″	۷	علی ال	علی محمد و علی
۲۵۲	۶	ث	ت

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
نِ النّبیِّ التّھامِیِ	ن التھامی	۲	۲۵۳
حاصل نہوئی	حاصل ہوئی	۱۰	۲۶۱
عظمتِكَ	غظمتكَ	۱۳	۲۶۳
سَتّرھُم	ستّرھم	۸	۲۶۵
احفظنی	احفظنی	۱۳	"
حٰمٓ	حمٓ	۱۶	۲۷۳
رحمۃ اللہ	رحمۃ الیہ	۸	۲۸۲
سلاسلِ اولیا	سلاسل الاولیا	۱۲	"
طرق	طریق	۳	۲۸۳
مودود	موجودو	۲	۲۸۳
عارف وایشان راحضرت احمد عارف وایشان از حضرت شیخ عبدالحق ردولوی	عارف	۱	۲۸۶
العیس	العیس	۱۰	۲۹۱
بالنغم	بالنعم	"	"
نسیم	یسیم	۱۰	۲۹۳
مولانا	مولایا	۱۶	۲۹۵
العیون	العیان	۱۷	"
فرمایا تھا	فرمایا	۸	۲۹۶
روا	ورا	۱۷	۲۹۸
ودوران	دوران	۱۷	۲۹۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۴	۱۷	وایشان را وایشان را	وایشان را
۲۸۶	۱۷-۱۵	فرخ	فَرَج
۲۷۸	۱۰	شہر کے باہر	باہر
"	۱۱	شہر مین	بستی مین